بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

یزید پلید کے فسق وکفر پر بد نہاد وہابی کے ہفوات وبکواس کا رد بلیغ اور
اس کے بے جا اعتراضات کے مسکت و دندانِ شکن جواب بنام

سلسلۂ اشاعت 1

# مسئلۂ لعن یزید پر اعتراضات کا
# تحقیقی وتنقیدی محاسبہ

تحقیق وریسرچ
**محمد عارف حسین غوثی**
متخصص فی الفقہ
امام احمد رضا لرننگ اینڈ ریسرچ سینٹر، ناسک

ناشر
**مکتبہ تاجِ نوری**
لال پور پٹی قادر خان، رام پور، اتر پردیش

جملہ حقوق بحق مؤلف محفوظ ہیں

| | | |
|---|---|---|
| نام کتاب | : | مسئلہ لعن یزید پر اعتراضات کا تحقیقی وتنقیدی محاسبہ |
| تالیف | : | محمد عارف حسین غوثی |
| تقدیم | : | ابو یوسف مفتی مزمل مصباحی برکاتی |
| تقریظ جلیل | : | مفتی رحمت علی امجدی |
| تصدیق جمیل | : | ابوالاختر مفتی مشتاق احمد امجدی |
| نظر ثانی | : | حضرت علامہ مولانا محمد اشفاق احمد علیمی |
| تصحیح حروف | : | متخصصین شعبۂ تحقیق: ازہری دارالافتاء، ناسک |
| سن اشاعت | : | ربیع الآخر ۱۴۴۵ھ مطابق نومبر ۲۰۲۳ء |
| ناشر | : | مکتبہ تاج نوری، رام پور، اتر پردیش |
| صفحات | : | ۸۸ |

ملنے کے پتے

مکتبہ تاج نوری، رام پور، اتر پردیش

امام احمد رضا لرننگ اینڈ ریسرچ سینٹر، ناسک

# مشمولات


| نمبر شمار | عناوین | صفحہ نمبر |
|---|---|---|
| ۱ | شرف انتساب | ۱۳ |
| ۲ | نذر عقیدت | ۱۴ |
| ۳ | ابتدائیہ | ۱۵ |
| ۴ | تقریظ جلیل: مفتی رحمت علی امجدی حفظہ اللہ القوی | ۱۸ |
| ۵ | جام تأثر کرم: مولانا مصطفیٰ رضا یمنی حفظہ اللہ القوی | ۱۹ |
| ۶ | تصدیق جمیل: مفتی مشتاق احمد امجدی دام ظلہ علینا | ۲۰ |
| ۷ | تقدیم: مفتی محمد مزمل مصباحی برکاتی دامت برکاتہم العالیہ | ۲۲ |
| | **سوالات** | |
| ۸ | کیا یزید پلید کافر ہے؟ | ۳۲ |
| ۹ | جو یزید پلید کو کافر نہ جانے کیا وہ کافر ہے؟ | ۳۲ |
| ۱۰ | امام اعظم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے یزید کے معاملہ میں سکوت کیوں کیا؟ | ۳۲ |
| ۱۱ | کیا جو یزید کو کافر نہ کہے وہ لعنتی ہے؟ | ۳۳ |
| ۱۲ | امام احمد رضا نے امام اعظم کی پیروی کرتے ہوئے سکوت کیوں کیا؟ | ۳۳ |

| | | |
|---|---|---|
| ۱۳ | کیا ایسا ہے کہ امام احمد رضا کے متبعین ان کی بات پر عمل نہیں کرتے؟ | ۳۳ |
| ۱۴ | کیا یزید پلید پر لعنت بھیجنے کے معاملہ میں سنی حضرات روافض کی پیروی کرتے ہیں؟ | ۳۳ |
| ۱۵ | کیا امام اعظم ابوحنیفہ نعمان بن ثابت رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کو پھانسی دی گئی تھی؟ | ۳۳ |
| ۱۶ | جب امام اعظم ابوحنیفہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا زمانہ اور یزید کا زمانہ قریب قریب تھا تو سکوت کی وجہ کیا ہے؟ | ۳۳ |
| ۱۷ | جو یزید کے لعنتی ہونے میں شک کرے کیا وہ بھی لعنتی ہے؟ | ۳۳ |
| ۱۸ | کیا ایسا ہے کہ سنی علما کو دلائل و براہین سے کوئی سروکار نہیں؟ | ۳۳ |
| ۱۹ | کیا ایسا ہے کہ امام احمد رضا خود اپنے فتویٰ کی زد میں کافر ٹھہرتے ہیں؟ | ۳۴ |
| ۲۰ | کیا یہ بات درست ہے کہ پوری دنیا میں کوئی بھی حنبلی ایسا نہیں جو یزید کو کافر کہتا ہو؟ | ۳۴ |
| | **جوابات** | |
| ۲۱ | تمہیدی کلمات | ۳۴ |

| | | |
|---|---|---|
| ۲۲ | یزید پلید پر لعن وتکفیر کے بارے میں علمائے اہل سنت کے تین موقف ہیں | ۳۴ |
| ۲۳ | (۱) یزید مومن ہے | ۳۴ |
| ۲۴ | اول کی دلیل یہ ہے کہ اس کے کفر پر کوئی قطعی دلیل نہیں | ۳۴ |
| ۲۵ | اگرچہ وہ فاسق وفاجر ہے لیکن اس پر لعن کرنا درست نہیں | ۳۴ |
| ۲۶ | ہوسکتا ہے کہ مرنے سے قبل اس نے توبہ کرلی ہو | ۳۵ |
| ۲۷ | امام حسین کے قتل کی اجازت اس نے استحلال کے طور پر دی تھی اس پر کوئی دلیل قطعی نہیں | ۳۵ |
| ۲۸ | موقف اول امام شافعی، امام غزالی وغیرہ کا ہے | ۳۵ |
| ۲۹ | (۲) یزید کافر ہے | ۳۵ |
| ۳۰ | دوم کی دلیل یہ ہے کہ حرمین شریفین کی بے حرمتیاں کیں | ۳۵ |
| ۳۱ | اسی نے امام حسین کو شہید کرایا | ۳۶ |
| ۳۲ | موقف ثانی امام احمد وغیرہ کا ہے | ۳۶ |
| ۳۳ | (۳) توقف یعنی نہ اسے مومن کہا جائے اور نہ ہی اس کو کافر کہا جائے | ۳۶ |
| ۳۴ | موقف ثالث امام اعظم ابوحنیفہ وغیرہ کا ہے | ۳۶ |
| ۳۵ | سوم کی دلیل یہ ہے کہ اس کا فسق وفجور تو متواتر ہے لیکن اس کا کفر متواتر نہیں | ۳۶ |

| | | |
|---|---|---|
| ۳۶ | تینوں موقفوں پر دلائل و براہین | ۳۷ |
| ۳۷ | اس کا کفر یقینی نہیں اور تا دم غرغرہ توبہ مقبول | ۳۷ |
| ۳۸ | امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا سر اقدس کہاں مدفون ہے؟ | ۳۷ |
| ۳۹ | اس کے کافر ہونے پر قرآن مجید سے دلیل | ۳۸ |
| ۴۰ | کیا کسی معین زندہ کافر پر لعنت بھیجنے کی اجازت ہے؟ | ۳۸ |
| ۴۱ | کیا کسی معین فاسق پر لعن جائز ہے؟ | ۳۸ |
| ۴۲ | یزید پلید سے قتل امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بارے میں دونوں طرح کی روایات منقول ہیں | ۳۸ |
| ۴۳ | کیا نمازیوں پر لعن کرنا جائز ہے؟ | ۴۱ |
| ۴۴ | کیا اہل قبلہ پر لعن کرنا جائز ہے؟ | ۴۱ |
| ۴۵ | کچھ اہل قبلہ پر حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا لعنت فرمانا روایت میں ملتا ہے تو اس کا مطلب کیا ہے؟ | ۴۲ |
| ۴۶ | کیا جس کا کفر متواتراً ثابت ہو اس پر لعن کرنا جائز ہے؟ | ۴۳ |
| ۴۷ | کیا امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے یزید پلید کے خلاف خروج کر کے بغاوت کی ہے؟ | ۴۳ |
| ۴۸ | بلا تحقیق کسی کی طرف فسق یا کفر کی نسبت کرنا کیسا؟ | ۴۳ |
| ۴۹ | شیطان کی لعن سے گریز کرنا کیسا؟ | ۴۳ |

| | | |
|---|---|---|
| ۵۰ | کیا غیر نبی کا قتل اہل سنت وجماعت کے نزدیک کفر ہے؟ | ۴۳ |
| ۵۱ | اجمالی لعن جائز ہے یا نہیں؟ | ۴۳ |
| ۵۲ | شخصی لعن کا کیا حکم ہے؟ | ۴۳ |
| ۵۳ | کیا یزید پلید کا ایمان متحقق ہے؟ | ۴۴ |
| ۵۴ | یزید پر لعن جائز نہیں ہوسکتا ہے کہ وہ توبہ کر کے مرا ہو | ۴۴ |
| ۵۵ | کیا یزید نے اپنے اجداد کیا بدلہ لیا تھا؟ | ۴۴ |
| ۵۶ | یزید کے بارے میں علامہ قونوی کا قول کیا ہے؟ | ۴۴ |
| ۵۷ | کیا وحشی نے حالت کفر میں حضرت امیر حمزہ کو قتل کیا؟ | ۵۱ |
| ۵۸ | کیا گناہ کبیرہ قتل سے کم درجہ رکھتا ہے؟ | ۵۱ |
| ۵۸ | کیا یزید پلید کے کفر ولعن میں ہمارا توقف کرنا اس سے عقیدت ومحبت کی وجہ سے ہے؟ | ۵۶ |
| ۶۰ | کیا یزید پلید صحابی تھا؟ | ۵۶ |
| ۶۱ | یزید پلید نے مسلمانوں کے ساتھ وہ ناپسندیدہ کام کیے جو کوئی کافر فرنگ بھی نہیں کرتا | ۵۶ |
| ۶۲ | یزید کے بارے میں ہمارا توقف اس وجہ سے ہے کہ ہوسکتا ہے کہ اس نے توبہ کر لی ہو | ۵۶ |

| | | |
|---|---|---|
| ۶۳ | اس نے ہزاروں مسلمانوں کوشہید کرایااور مدینہ مقدسہ کی پاک باز خواتین اسلام کواپنے لشکر پر تین شبانہ روز مباح رکھا | ۵۷ |
| ۶۴ | لشکر یزید نے کعبہ شریف پر سنگ باری کی | ۵۷ |
| ۶۵ | انھوں نے کعبہ شریف کے غلاف کوجلاڈالااور چھت میں آویزاں سینگوں کوبھی جلادیا | ۵۸ |
| ۶۶ | یہاں سے زید بے قید کا تعاقب | ۶۲ |
| ۶۷ | زید کا اہل سنت وجماعت پر بہتان عظیم | ۶۲ |
| ۶۸ | زید بے قید کی عبارتیں آپس میں معارض ومتخالف ہیں | ۶۳ |
| ۶۹ | دروغ گورا حافظہ نہ باشد | ۶۳ |
| ۷۰ | کیا یہ درست ہے کہ سنی امام احمد رضا کی بات نہیں مانتے؟ | ۶۳ |
| ۷۱ | اگر سنی بریلوی سے مراد علما ہیں تو یہ بات غلط ہے کہ وہ یزید پر لعن کرتے ہیں | ۶۳ |
| ۷۲ | اس پر چند دلائل | ۶۳ |
| ۷۳ | یزید پلید صدر الشریعہ کی نظر میں | ۶۳ |
| ۷۴ | یزید پلید بحر العلوم کی نظر میں | ۶۴ |
| ۷۵ | یزید پلید فقیہ ملت کی نظر میں | ۶۴ |
| ۷۶ | یزید پلید مفتی حبیب اللہ نعیمی اشرفی کی نظر میں | ۶۵ |
| ۷۷ | مقلد کو مسئلہ یزید میں تقلید سے قدم باہر نکالنا مناسب نہیں | ۶۶ |

| | | |
|---|---|---|
| ۷۸ | یزید پلید شارح بخاری کی نظر میں | ۶۶ |
| ۷۹ | یزید پلید تاج الشریعہ کی نظر میں | ۶۶ |
| ۸۰ | دینی مسائل میں عوام کی باتوں کا اعتبار نہیں | ۶۷ |
| ۸۱ | اگر وہ اس کی تکفیر کریں اور اس پر لعن کریں تو ان کا یہ قول روافض کا اتباع نہیں بلکہ اکابر اہل سنت کے موقف پر ہوگا | ۶۷ |
| ۸۲ | اس پر فتاویٰ رضویہ سے دلیل | ۶۷ |
| ۸۳ | اس پر ملفوظ شریف سے دلیل | ۶۷ |
| ۸۴ | کیا کسی کی تکفیر کے لیے زمانہ کا قرب وبعد مؤثر ہے؟ | ۶۸ |
| ۸۵ | کیا صحابۂ کرام یزید کی تکفیر کرتے تھے؟ | ۶۸ |
| ۸۶ | تابعین ودیگر محدثین کا اس کے بارے میں کیا موقف تھا؟ | ۶۹ |
| ۸۷ | کیا یہ سب اس کو فاسق وفاجر جانتے تھے | ۶۹ |
| ۸۸ | اس پر چند شواہد | ۷۰ |
| ۸۹ | حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہما اس کو فاسق جانتے تھے۔ | ۷۰ |
| ۹۰ | حضرت عبداللہ بن زبیر یزید کے فسق وفجور کو اپنے اصحاب میں بیان کرتے تھے۔ | ۷۰ |
| ۹۱ | حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اس کو فاسق، ظالم وجابر حاکم سمجھتے تھے۔ | ۷۱ |

| | | |
|---|---|---|
| ۹۲ | حضرت ابوہریرہ ساٹھ ہجری کی ابتدا سے اورلونڈوں کی حکومت سے اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں پناہ مانگتے تھے۔ | ۷۱ |
| ۹۳ | حضرت عبداللہ بن حنظلہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے نزدیک یزید پلید فاسق وفاجراورناقابل بیعت تھا۔ | ۷۱ |
| ۹۴ | کیا یزیدام ولدو بیٹیوں اور بہنوں سے نکاح کرتا تھا؟ | ۷۱ |
| ۹۵ | کیا یزید پلید شرابی وتارک نماز تھا؟ | ۷۱ |
| ۹۶ | حضرت شہر بن حوشب رضی اللہ تعالیٰ عنہ یزید کو فاسق وفاجر جانتے تھے۔ | ۷۱ |
| ۹۷ | حضرت عمروبن عاص نے یزید کوشرار الناس میں شمار کیا۔ | ۷۲ |
| ۹۸ | امام محمد بن ابراہیم نے یزید کوظالم وجابراور خبیث وشیطان لکھا | ۷۲ |
| ۹۹ | امام ذہبی کے نزدیک یزید ناصبی، فاسق وفاجرتھا۔ | ۷۲ |
| ۱۰۰ | حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی کے نزدیک یزید پلید گمراہ گمراہ گرتھا۔ | ۷۳ |
| ۱۰۱ | حضرت شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی کے نزدیک یزید پلید فاسق وفاجر،شرابی وظالم تھا | ۷۴ |
| ۱۰۲ | زید کا یہ کہنا بھی درست نہیں کہ امام اعظم ابوحنیفہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کو پھانسی دی گئی | ۷۴ |
| ۱۰۳ | اس پر چند دلائل وبراہین | ۷۵ |

| | | |
|---|---|---|
| ۱۰۴ | کیا امام اعظم کی وفات کے سبب میں اختلاف ہے؟ | ۷۵ |
| ۱۰۵ | کیا آپ رحمہ اللہ تعالیٰ کو سر بازار کوڑے مارے جاتے تھے؟ | ۷۵ |
| ۱۰۶ | سلطان منصور نے امام اعظم کے بارے میں کس بات کی قسم کھائی تھی؟ | ۷۶ |
| ۱۰۷ | کیا آپ کا وصال زہر کے سبب ہوا؟ | ۷۶ |
| ۱۰۸ | آپ کا وصال کس حالت میں ہوا؟ | ۷۷ |
| ۱۰۹ | آپ کی تدفین کہاں ہوئی؟ | ۷۷ |
| ۱۱۰ | زید کا کہنا درست نہیں کہ جو یزید کو کافر کہے وہ خود کافر ہے | ۷۸ |
| ۱۱۱ | اگر زید بے قید کی بات مان لی جائے تو اس کے اکابر علما بھی اس کے قول کی زد میں آجائیں گے | ۷۸ |
| ۱۱۲ | اس پر چند شواہد | ۷۸ |
| ۱۱۳ | یزید پلید ابن تیمیہ کی نظر میں | ۷۹ |
| ۱۱۴ | یزید پلید محمد انور شاہ کشمیری کی نظر میں | ۸۰ |
| ۱۱۵ | یزید پلید رشید احمد گنگوہی کی نظر میں | ۸۰ |
| ۱۱۶ | یزید کو کافر کہنا جائز نہیں کہ وہ عقیدہ قلب پر موقوف ہے | ۸۰ |
| ۱۱۷ | یزید پلید قاری محمد طیب کی نظر میں | ۸۰ |
| ۱۱۸ | کیا یزید پلید کا فسق متفق علیہ ہے؟ | ۸۰ |

| | | |
|---|---|---|
| ۱۱۹ | جو کسی کافر کو کافر نہ کہے وہ خود کافر ہے اس کی توضیح جلیل | ۸۱ |
| ۱۲۰ | فتاویٰ رضویہ سے دلیل | ۸۱ |
| ۱۲۱ | مسائل تین طرح کے ہوتے ہیں | ۸۲ |
| ۱۲۲ | (۱) ضروریات دین کا انکار کرنے والے یا اس میں شک کرنے والے کا حکم | ۸۲ |
| ۱۲۳ | (۲) عقائد اہل سنت کے منکر کا حکم | ۸۲ |
| ۱۲۴ | (۳) وہ مسائل جو علمائے اہل سنت کے مابین مختلف فیہ ہیں | ۸۲ |
| ۱۲۵ | یزید پلید ان میں سے کونسی قسم میں شامل ہے؟ | ۸۲ |
| ۱۲۶ | اس پر مکتوبات شیخ الاسلام سے دلیل | ۸۲ |
| ۱۲۷ | مسئلہ تکفیر، تفسیق ، تعدیل ، تجریح وغیرہ میں کسی کا اتفاق کرنا ضروریات دینی یا بدیہات عقلی سے نہیں ہے | ۸۳ |
| ۱۲۸ | زید کا یہ کہنا کہ پوری دنیا میں کوئی حنبلی ایسا نہیں جو یزید کو کافر کہتا ہو یہ بھی عوام کو دھوکا دینے کی قبیل سے ہے، ورنہ تو حنابلہ کی کتابوں سے ثابت کیا جاچکا کہ ان کے نزدیک یزید کافر ہے | ۸۳ |
| ۱۲۹ | زید پر لازم ہے کہ اپنی بات پر دلیل پیش کرے کہ کوئی حنبلی یزید کو کافر نہیں کہتا | ۸۳ |
| ۱۳۰ | اللہ تعالیٰ فسادیوں کو محبوب نہیں رکھتا | ۸۳ |

# شرف انتساب

ہم تحریر وقلم کی یہ ادنی سی کاوش اپنے اولیں مربی ومحسن والد بزرگوار عالی مرتبت محمد احسان علی اور اپنی والدہ ماجدہ بی بی سکونت خاتون اور منظور چچا، اقبال چچا، صابر ماموں، دادا، دادی (اللہ تعالیٰ ان سب کو صحت وعافیت کے ساتھ عمر خضر عطا فرمائے) کے نام منسوب کرتے ہیں جن کی خصوصی، اخروی دل چسپی نے اس حقیر سراپا تقصیر کو اساتذۂ کرام کی بارگاہوں تک پہنچایا اور ان کی جوتیاں سیدھی کرنے کا موقع فراہم کیا نیز جن کی دعائے سحر گاہی سے میری زندگی میں شعور وآگہی کے دروازے کھلے اور اساتذہ ومشایخ کے فیضان وکرم سے شادکام ہوا خدا کرے یہ سلسلہ تاعمر قائم رہے۔آمین۔

خلوص کیش

**محمد عارف حسین غوثی**

متعلم درجۂ اختصاص فی الفقہ

امام احمد رضا لرننگ اینڈ ریسرچ سینٹر ناسک

# نذر عقیدت

میں اپنی اس قلمی کوشش کو اپنے تمام مشفق اساتذۂ کرام وکرم فرما مربیانِ عظام کی بارگاہوں میں پیش کرتے ہوئے فخر وسعادت محسوس کرتا ہوں، جن کی بافیض صحبت اور پاکیزہ تربیت نے میری زندگی میں ایک عظیم انقلاب پیدا کیا بالخصوص استاذ محترم نازش علم وفن حضرت علامہ **مولانا محمد محسن رضا قادری منظری** دامت برکاتہم علینا کی خدمت بابرکت میں نذر کرتا ہوں جن کی خصوصی توجہ سے یہ کمترین کار دنیا سے کار دین کی طرف مائل ہوسکا اور اساتذۂ کرام کی بارگاہوں میں زانوئے ادب تہہ کر کے آج اس مقام تک پہنچا، اللہ تعالیٰ کی بارگاہ اقدس میں دعا گوہوں کہ سبھوں کو حسب مراتب دارین کی سعادتوں سے سرفراز فرمائے اور ان کے درجات عالیہ علیہ میں روز افزوں ترقی عطا فرمائے۔ آمین۔

اساتذہ کا دست وقدم بوس

**محمد عارف حسین غوثی**

متعلم درجۂ اختصاص فی الفقہ

امام احمد رضا لرننگ اینڈ ریسرچ سینٹر، ناسک

## ابتدائیہ

ماہ محرم الحرام ۱۴۴۵ھ مطابق ۲۰۲۳ء کے اوائل میں ہمارے ایک جونیئر متخصص فی الفقہ مکرمی مولانا فخر عالم احسنی صاحب نے فقیر راقم السطور کو پی ڈی ایف میں آیا ہوا ایک مضمون دیا اور کہنے لگے کہ اس تحریر کا جواب لکھنا ضروری معلوم ہوتا ہے کیوں کہ اس مضمون میں زید بے قید نے امام اہل سنت اعلیٰ حضرت امام احمد رضا قدس سرہ اور امام ہمام امام اعظم ابوحنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ذات بابرکات کو نشانۂ تنقید بنایا ہے اور بہت کچھ بے سروپا الزامات واعتراضات کر کے عوام اہل سنت کو شک وتردد میں ڈالنے کی بے جا کوشش کی ہے جس سے بہت کم پڑھے لکھے لوگ گمراہیت کے شکار ہو سکتے ہیں۔

میں نے سوچا کہ آئے دن مخالفین کی طرف سے کوئی نہ کوئی اعتراض ہوتا رہتا ہے جس کا ہمارے علماے اسلام نے مدلل ومفصل جواب دے دیا ہوتا ہے، اس لیے اس کی طرف توجہ دینے کی چنداں ضرورت نہیں، یہ سمجھ کر میں نے ٹال مٹول سے کام لیا مگر جب اصرار بڑھا اور اس مضمون کو بغور پڑھا تو دنگ رہ گیا کہ زید بے توفیق نے کس قدر ناانصافی سے کام لیا ہے اور کس طرح جرأت و بے باکی سے امت مسلمہ کو گمراہ کرنے کی ناپاک کوشش وسعی کی ہے، پھر میں نے سوچا کہ یقیناً اس کا جواب لکھنا از حد ضروری ہے تاکہ عوام اہل سنت کو اس کے مکروفریب سے بچایا جاسکے چناں چہ اپنے محسن ومربی فاضل علوم اسلامیہ، خلیفۂ حضور محدث کبیر حضرت علامہ ابوالاختر مفتی مشتاق احمد امجدی دامت برکاتہم العالیہ کی تربیت ونگرانی میں میں نے اس کا جواب لکھنا شروع کیا اور دیکھتے ہی دیکھتے ایک مبسوط جواب تیار ہو گیا اور اصلاح کی غرض سے حضرت کی بارگاہ میں پیش کیا جسے مفتی صاحب قبلہ نے بہت ہی باریکی سے چیک فرمایا اور اصلاح سے نواز کر تصدیق وتائید کا دستخط بھی ثبت فرما دیا اور یہ مبسوط جواب **"کیا یزید کو کافر نہ جاننے والا کافر ہے؟"** کے عنوان سے **"ازہری دارالافتاء، ناسک، مہاراشٹر"** سے جاری ہوا۔

جب یہ جواب علماے اہل سنت کی نظر نواز ہوا تو علماے کرام نے اس کو پسندیدگی کی نظر سے دیکھا اور خوب سراہا بلکہ استاذ محترم خلیفۂ حضور محدث کبیر وحضور قائد ملت حضرت علامہ مولانا مفتی محمد رحمت علی امجدی دامت برکاتہم العالیہ نے راقم السطور سے فرمایا: مولانا! اگر اس کو

کتابی شکل دے دی جائے تو اچھا ہوگا، میں نے یہ بات ذہن میں رکھ لی اور اس سلسلے میں میں نے سب سے پہلے استاذ گرامی خلیفۂ حضور محدث کبیر حضرت علامہ مولانا ابوالاختر مفتی مشتاق احمد امجدی دام ظلہ علینا سے مشورہ کیا کہ حضرت اگلے مہینہ میں ہماری دستار بندی ہے اگر اس موقعہ پر اس جواب کو کتابی شکل دے دی جائے تو کیسا رہے گا؟ یہ سن کر حضرت نے حوصلہ افزائی کرتے ہوئے فرمایا کہ بہت اچھا رہے گا، پھر کیا تھا جب استاذ محترم کی اجازت مل گئی تو فقیر نے اس پر کام کرنا شروع کر دیا اور مسلسل آپ کی رہنمائی میں کام کرتا رہا حتی کہ ایک ضخیم رسالہ تیار ہو گیا اور اس طرح اس راقم وآثم کی یہ پہلی تحریری کاوش آپ کے ہاتھوں میں ہے۔

اس موقع پر میں سب سے پہلے اپنے اس عظیم محسن ومربی کا شکر گزار ہوں جن کی شبانہ روز کی کوششوں اور فقہ وفتاویٰ کے باب میں آپ کی مخلصانہ اصلاحات نے اس کمترین کو اس لائق بنایا اور قلم پکڑنے کا شعور بخشا، میری مراد استاذنا المکرم، مولانا المعظم، خلیفہ وتلمیذ حضور محدث کبیر حضرت العلام حضرت ابوالاختر مفتی مشتاق احمد امجدی صدر مفتی ازہری دارالافتاء، ناسک وصدر المدرسین: امام احمد رضا لرننگ اینڈ ریسرچ سینٹر، ناسک، حضور والا نے تدریس وتحریر اور فقہ وفتاویٰ کی کثیر مصروفیات کے باوجود اس رسالہ کو پڑھا، اصلاحات سے نوازا اور پھر کلمات تصدیق تحریر فرما کر اسے اعتبار اور استناد کا درجہ عطا فرمایا **فجزاہ اللہ عنا احسن الجزاء**۔

بڑی ناسپاسی ہوگی اگر اس موقع پر استاذ محترم، نازش علم وفن، مخدوم گرامی، خلیفۂ حضور محدث کبیر وحضور قائد ملت حضرت علامہ مولانا ابو یوسف مفتی مزمل مصباحی برکاتی دامت برکاتہم القدسیہ نائب قاضی شرع، گجرات کا ذکر جمیل نہ کروں، کہ حضور والا نے کثرت کار وہجوم افکار کے باوجود بالاستیعاب اس رسالہ کو پڑھا اور متعدد اغلاط کی نشان دہی فرمائی، اور اس پر ایک وقیع وگراں قدر مقدمہ رقم فرما کر اس کتاب کی اہمیت کو دوبالا کر دیا نیز میں بے حد ممنون ہوں خلیفۂ حضور محدث کبیر وحضور قائد ملت حضرت علامہ مولانا مفتی رحمت علی امجدی دام ظلہ علینا اور خلیفۂ حضور قائد ملت حضرت علامہ مولانا محمد مصطفیٰ رضا یمنی مدظلہ العالی کا کہ ان کرم فرماؤں نے اپنے قیمتی اوقات سے کچھ وقت نکال کر اپنے تأثرات اور خیالات سے نوازا۔

انتہائی احسان فراموشی ہوگی کہ اگر فقیر پر تقصیر مخدوم گرامی قدر استاذ المعقولات

حضرت علامہ مولانا محمد اشفاق احمد علیمی دام ظلہ العالی کا احسان یاد نہ کرے کہ آپ نے اس رسالہ کو بنظر عمیق پڑھا اور متعدد لفظی و معنوی اصلاحات سے اس رسالہ کے حسن ظاہری و معنوی کو چار چاند لگا دیا۔

بطور خاص ہم سپاس گزار ہیں اختصاص فی الفقہ کے ان تمام رفقا و زملا (مولانا محمد توفیق علی غوثی، مولانا کلیم سبحانی، مولانا مرجان شیخ مصباحی، مولانا نور شاد رضا مرکزی، مولانا محمد رضا امجدی، مولانا امتیاز احمد امجدی، مولانا محفوظ الرحمٰن امجدی، مولانا حماد رضا حنفی، مولانا فخر عالم احسنی، مولانا ربیع العالم ضیائی) کا جنہوں نے ذرہ نوازی کرتے ہوئے اس رسالہ کی پروف ریڈنگ، کمپوزنگ اور تصحیح حروف فرما کر رسالہ کو پریس جانے کے قابل بنایا۔

اللہ تعالیٰ کی بارگاہ اقدس میں دعا گو ہوں کہ مولیٰ تبارک و تعالیٰ سبھوں کو ان کے مقام و مرتبے کے مطابق دین و دنیا کی سعادتوں سے مالا مال فرمائے۔

اخیر میں خاص طور پر دل کی گہرائیوں سے "**تاج الشریعہ اکیڈمی**" کے جملہ ممبران کا شکریہ ادا کرتا ہوں جنہوں نے اس کی طباعت کا بار گراں اپنے اوپر لیا اور جن کے مالی تعاون سے یہ رسالہ چھپ کر آپ کے ہاتھوں میں پہنچ سکا ہے، اللہ تعالیٰ تمام ممبران کو جزائے خیر دے اور ان کے تمام نیک مقاصد میں کامیابی و کامرانی عطا فرمائے۔ آمین۔

## اعتذار

رسالہ کے مشمولات و مضامین کی مقدور بھر پروف و تصحیح کی کوشش کی گئی ہے پھر بھی بتقاضائے بشری کسی قسم کی کوئی غلطی راہ پا جائے اور دوران مطالعہ نظر سے گذرے تو براہ کرم دامن عفو و کرم میں جگہ عنایت فرمائیں اور اس رسالہ کو ہدف تنقید بنانے کی بجائے بنیت اخلاص ہمیں اس کی اطلاع دیں، ہم آپ کے بے حد ممنون ہوں گے اور آپ کے شکریہ کے ساتھ اگلی اشاعت میں اس کی اصلاح کرلیں گے۔ فقط

**احسان مند**

محمد عارف حسین غوثی

8868873282/arifhussain786282@gmail.com

## تقریظ جلیل

ماہر دراسات اسلامیہ، حافظ احادیث کثیرہ خلیفۂ حضور محدث کبیر وحضور قائد ملت

حضرت علامہ ومولانا **مفتی محمد رحمت علی امجدی** مدظلہ العالی

شیخ الحدیث جامعہ اہل سنت صادق العلوم شاہی مسجد، ناسک

---

نحمدہ ونصلی ونسلم علی رسولہ الکریم

عزیز مکرم مولانا محمد عارف حسین غوثی متعلم درجۂ تحقیق فی الفقہ : **امام احمد رضا لرننگ اینڈ ریسرچ سینٹر ناسک** کا رسالہ "**مسئلۂ لعن یزید پر اعتراضات کا تحقیقی وتنقیدی محاسبہ**" ایک بار بامعان نظر پڑھا، جس قدر مطالعے سے گذرا اسے خوب سے خوب تر پایا۔

اس رسالہ میں عزیز موصوف نے یزید پلید کے لعن وتکفیر کے متعلق ایک وہابی خیال گمراہ وگمراہ گر کے ہفوات وبکواس اور اس بارے میں امام اہل سنت ،مجدد دین وملت، اعلیٰ حضرت امام احمد رضا قدس سرہ پر لگائے گئے بے جا الزامات واتہامات اور بے سروپا اعتراضات ومغالطات کا بڑے محققانہ اور علمی انداز میں محاسبہ کر کے عوام اہل سنت کی بے چینی وکھلبلی اور اضطراب وبے قراری کو دور فرمایا ہے۔

اس مختصر تحریر میں عزیز موصوف نے تقریباً ۳۴ر کتابوں کے حوالوں سے اس کے دجل وفریب اور مکر وکید کو واشگاف کرنے کی کوشش کی ہے جس سے مسئلہ لعن یزید کے تمام پہلو محققانہ انداز میں کھل کر سامنے آتے ہیں اور اس بارے میں ہمارے اسلاف کرام خصوصاً اعلیٰ حضرت علیہ الرحمہ کا موقف بھی دلائل وبراہین کی روشنی میں ثابت ہوتا ہے۔

رب قدیر کی بارگاہ میں دعا ہے کہ مولیٰ تعالیٰ اس رسالہ کو نافع انام بنائے ،اس کے مؤلف موصوف کے علم وعمل ،فضل وکمال میں خوب برکتیں عطا فرمائے اور سواد اعظم مسلک حق یعنی مسلک اعلیٰ حضرت کا سچا ترجمان بنائے۔ آمین یارب **العالمین**۔

فقیر محمد رحمت علی امجدی

خادم: امام احمد رضا لرننگ اینڈ ریسرچ سینٹر ناسک

# جام تأثر مکرم

استاذ محترم، خلیفۂ حضور قائد ملت نائب قاضی پور بندر حضرت

علامہ مولانا **مصطفیٰ رضا غوثی ثم یمنی** مدظلہ العالی

پرنسپل وشیخ الحدیث: دار العلوم غوث اعظم، پور بندر، گجرات

---

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

**الحمد للہ، والصلاۃ والسلام علی رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم وبعد:**

یزید پلید علیہ مایستحقہ عند العزیز الحمید کے کفر ولعن کے حوالہ سے اساطین امت بالخصوص امام ہمام امام اعظم ابوحنیفہ نعمان بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور فقیہ بے مثیل امام اہل سنت سرکار اعلیٰ حضرت امام احمد رضا رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی شان رفیع میں جو بکواس کی گئی اوران بزرگوں پر بے بنیاد الزامات لگا کر جو زہر اگلا گیا، بحمدہ تعالیٰ عزیزم مولانا محمد عارف حسین غوثی سلمہ نے نہایت مدلل ومفصل، مسکت ودنداں شکن اور تحقیقی جواب تحریر کیا جو آج ایک ضخیم رسالہ "**مسئلۂ لعن یزید پر اعتراضات کا تحقیقی وتنقیدی محاسبہ**" کی شکل میں آپ کے ہاتھوں میں ہے، اسے پڑھ کر بہت ہی مسرت وشادمانی ہوئی کہ مولانا صاحب نے مدلل جواب دیا ہے اور اسے بڑی محنت وجاں فشانی کے ساتھ مصادر معتبرہ ومراجع معتمدہ سے مزین ومبرہن کیا ہے۔

دعا ہے کہ اللہ رب العزت موصوف کو جزائے خیر عطا فرمائے، ان کے علم وعمل میں بے پناہ برکتیں عطا فرمائے، اور مذہب اہل سنت یعنی مسلک اعلیٰ حضرت کا سچا ترجمان بنائے، آمین بجاہ حبیبہ الکریم علیہ الصلاۃ والتسلیم۔

فقیر محمد مصطفیٰ رضا الغوثی

خادم العلم الشریف: دار العلوم غوث اعظم (پور بندر، گجرات)

# تصدیق جمیل

نازش قرطاس وقلم، فاضل علوم اسلامیہ، تلمیذ وخلیفۂ حضور محدث کبیر
حضرت علامہ مولانا ابوالاختر **مفتی مشتاق احمد امجدی** دامت برکاتہم العالیہ
**صدر شعبۂ تحقیق:** امام احمد رضا لرننگ اینڈ ریسرچ سینٹر و **صدر مفتی:** ازہری دارالافتاء، ناسک

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

## حامداً ومصلیاً ومسلماً امابعد

علمائے کرام اور فقہائے اسلام حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی وراثت علمی کے حقیقی وارث اور شریعت وسنت کے سچے امین ہیں، اس گروہ پر اللہ تعالیٰ کا خاص فضل ہے کہ انہوں نے ہر دور اور ہر زمانے میں اس علمی وراثت کی حفاظت کی اور پوری دیانت داری کے ساتھ مذکورہ امانت قوم وملت تک پہنچائی اور اگر کسی نے اسلامی معتقدات اور فقہی احکام ومسائل پر کسی جہت سے اعتراض وایراد قائم کرنے کی کوشش کی تو ہمارے علمائے حق نے اپنی فکری صلاحیتوں کو بروقت بروئے کار لاکر متنازع فیہ مسئلہ کی کامل تحقیق اور شایان شان تنقیح فرما کر معترضین کے دانت کھٹے کر دیے۔

زیر نظر رسالہ "**مسئلۂ لعن یزید پر اعتراضات کا تحقیقی وتنقیدی محاسبہ**" اسی قسم کے ایک تحقیقی اور مبسوط جواب کی کتابی شکل ہے جسے "**امام احمد رضا لرننگ اینڈ ریسرچ سینٹر ناسک**" کے شعبۂ اختصاص فی الفقہ میں زیر تربیت ایک ہونہار فاضل و ریسرچ اسکالر، عزیز سعید "**مولانا محمد عارف حسین غوثی**" زید علمہ نے تحریر کیا ہے جس میں مولانا موصوف نے مسئلہ لعن یزید پر کیے گئے اعتراضات کا تحقیقی اور تنقیدی جائزہ پیش کرنے کی کوشش وسعی کی ہے۔

موصوف نے یہ تحقیقی ومفصل جواب فقیر کی نگرانی وتربیت میں تحریر کیا اور اس کمترین کی تصحیح وتصدیق کے ساتھ ازہری دارالافتاء، ناسک سے جاری ہوا، بعد میں بغرض

افادۂ عام اس میں خاطر خواہ مواد کا اضافہ کیا گیا جس سے یہ رسالہ اب ایک تحقیقی فقہی گلدستہ بن چکا ہے اور اس طرح مولانا موصوف کی یہ پہلی علمی وفقہی قلمی کاوش منصۂ شہود پر جلوہ گر ہو رہی ہے۔

یہ رسالہ چوں کہ آسان لب ولہجہ، سلیس اسلوب بیان، تحقیقی انداز تحریر میں لکھا گیا گیا ہے اس لیے امید قوی ہے کہ عوام وخواص دونوں کے لیے یکساں مفید ونفع بخش ہوگا۔

موصوف ابھی درجۂ اختصاص میں زیر تربیت ہیں اور بہت محنت وجاں فشانی کے ساتھ سوالوں کے جوابات تحریر کرتے ہیں، لکھنے پڑھنے کا کامل ذوق اور عربی ادب پر خاطر خواہ گرفت رکھتے ہیں، خوش خلق، خوش اطوار اور خوش گفتار ہیں، طبیعت میں جولانیت اور فکر میں شفافیت ہے، اس نوعمری اور نوخیزی میں تحریر وقلم سے وابستگی روشن مستقبل کا غماز ہے۔

دعا ہے کہ مولیٰ تعالیٰ اپنے حبیب مکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے صدقہ وطفیل اس کوشش وسعی کو قبول فرمائے، اپنے کل چہیتوں کے صدقے ناسک کے اس فقہی چمن **"امام احمد رضا لرننگ اینڈ ریسرچ سینٹر ناسک"** کو خزاں کا شکار ہونے سے محفوظ فرمائے اور اس کو ہمیشہ سرسبز وشاداب رکھے، اس رسالہ کو نافع انام بنائے اور مولف موصوف کے علم وعمل اور فضل وکمال میں بے پناہ برکتوں کا ظہور فرمائے اور مزید علمی وتحریری نگارشات کی توفیق خیر عطا فرمائے۔ آمین یارب العالمین۔

نیک خواہشات کا متمنی

**ابوالاختر مشتاق احمد امجدی غفرلہ**

خادم تدریس وافتاء: امام احمد رضا لرننگ اینڈ ریسرچ سینٹر، ناسک

# تقدیم

جامع معقولات ومنقولات، خلیفۂ حضور محدث کبیر وحضور قائد ملت

حضرت علامہ مولانا **ابو یوسف مفتی محمد مزمل مصباحی برکاتی** دامت برکاتہم القدسیہ

نائب قاضی شرع گجرات وپرنسپل: دار العلوم انوار مدینہ، جام کھمبھالیا، گجرات

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

**الحمد لله جاعل النعم لعباده ويزيد، الرافع ألف ألف درجات الحسين عن يزيد، والصلاة والسلام على جد الإمامين الحسن والحسين الشهيد، سيدنا محمد الذي هو شاهد وشهيد، وعلى ذويه وصحبه وخيار أمته وشهداء ملته حتى أمد بعيد.**

زیر نظر رسالہ "**مسئلۂ لعن یزید پر اعتراضات کا تحقیقی وتنقیدی محاسبہ**" عزیزم حضرت **مولانا عارف حسین غوثی** زید مجدہ کی پہلی علمی کاوش ہے، جو در اصل ایک استفتا کا طویل اور مدلل ومفصل جواب ہے اور بعد میں موصوف نے افادۂ علمی کی غرض سے اس میں مزید علمی ابحاث کا اضافہ کیا اور اس طرح یہ تحقیقی جواب دلائل وحقائق کے شہپاروں سے مزین وآراستہ ہو کر کتابی شکل میں منصۂ شہود پر جلوہ آرا ہوا۔

حضرت مولانا عارف صاحب ایک جواں سال عالم دین ہیں، بہت ہی نیک طبیعت اور اچھی استعداد کے مالک ہیں، زمانۂ طالب علمی ہی سے محنتی اور ہونہار تھے، اپنی جماعت میں نمایاں طلبہ کی فہرست میں گنے جاتے تھے۔ **دار العلوم غوث اعظم (پوربندر)** میں درس نظامی کی تکمیل کے بعد **امام احمد رضا لرننگ اینڈ ریسرچ سینٹر (ناسک)** کے دو سالہ "**شعبۂ تخصص فی الفقہ**" میں انہوں نے داخلہ لیا اور امسال اعیان امت واکابر ملت کے مقدس ہاتھوں سے ان کے اور ان کے رفقائے درس کے سروں پر دستار فقہ وافتا سجائی

جانے والی ہے اور اسی مناسبت سے یہ علمی سوغات پیش کی گئی ہے جس میں بڑی حد تک وہ کامیاب نظر آتے ہیں۔

مولا تعالیٰ ان کے قلم میں مزید پختگی عطا فرمائے ، اس کتاب کو قبول انام بنائے اور فاضل مؤلف کے اقبال کو بلند سے بلند تر فرمائے اور انہیں اسی طرح خدمت دین متین کی توفیق عطا فرمائے. آمین. وھو المستعان وعلیه التکلان۔

مناسب معلوم ہوتا ہے کہ سطور ذیل میں لعنت کے معنی اور اس کی شرعی حیثیت کا تعین احادیث نبویہ اور ائمۂ لغت وشراح حدیث کے اقوال کی روشنی میں کر دیا جائے جس سے آئندہ گفتگو کا سمجھنا آسان ہو جائے۔

## لعنت کا مفہوم:

عربی لغت کی مشہور و مستند کتاب قاموس میں ہے :

''لَعَنَهُ، طَرَدَهُ، وأبْعَدَهُ'' یعنی لعنت کے معنی ہیں دھتکار کر دور کر دینا۔(۱)

امام راغب مفردات القرآن میں لکھتے ہیں:

**''اللّعْنُ: الطّرد والإبعاد علی سبیل السّخط، وذلك من اللہ تعالیٰ في الآخرة عقوبة، وفي الدّنیا انقطاع من قبول رحمته و توفیقه، ومن الإنسان دعاء علی غیره''**. یعنی لعنت کہتے ہیں کسی سے ناراض ہو کر اسے دھتکار کر بھگا دینا۔ اور لعنت کی نسبت جب اللہ کی طرف کی جائے تو اس کا مطلب ہوتا ہے دنیا میں اپنی رحمت اور توفیق سے بالکلیہ محروم کر دینا اور آخرت میں سزا میں گرفتار کرنا، اور جب اس کی نسبت بندہ کی طرف کی جائے تو مطلب ہوتا ہے دوسرے پر اس بات کی بد دعا کرنا۔(۲)

---

(۱) القاموس المحیط، ج:۱، ص:۱۲۳۱۔

(۲) کتاب اللام، ص ۴۵۱، مطبوعہ: دار المعرفة، بیروت، لبنان.

لعنت کتنی بری چیز ہے، یہی وجہ ہے کہ احادیث نبویہ میں لعنت سے شدید ممانعت اور نہی فرمائی گئی اور لعنت کرنے پر بہت سخت وعیدیں وارد ہوئیں۔ چناں چہ مشکاۃ میں ترمذی سے ہے کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا :

"لَا یَنْبَغِی للمؤمن أن یکونَ لعَّاناً"۔ یعنی مومن کو شایاں نہیں کہ وہ لعنت کرے۔(۱)

اسی میں ایک اور حدیث مسلم سے مروی ہے کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں:

"إِنَّ اللَّعَّانِینَ لَا یَکُونُونَ شُھَدَاءَ وَلَا شُفَعَاءَ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ"

یعنی یقیناً لعنت کرنے والے قیامت کے دن نہ گواہ ہوں گے نہ شفاعت کریں گے۔(۲)

اسی میں ترمذی اور ابوداود سے ہے:

"لَا تَلَاعَنُوا بِلَعْنَۃِ اللّٰہِ وَلَا بِغَضَبِ اللّٰہِ" یعنی تم آپس میں ایک دوسرے پر نہ اللہ کی لعنت بھیجو نہ اس کے غضب کی لعنت کرو۔(۳)

ایک اور حدیث ابوداود سے اس طرح روایت فرمائی:

"إِنَّ الْعَبْدَ إِذَا لَعَنَ شَیْئًا صَعِدَتِ اللَّعْنَۃُ إِلَی السَّمَاءِ فَتُغْلَقُ أَبْوَابُ السَّمَآءِ دُونَھَا ثُمَّ تَھْبِطُ إِلَی الْأَرْضِ فَتُغْلَقُ أَبْوَابُھَا دُونَھَا ثُمَّ تَأخُذُ یَمِینًا وَشِمَالًا فَإِذَا لَمْ تَجِدْ مَسَاغًا رَجَعَتْ إِلَی الَّذِی لُعِنَ فَإِنْ کَانَ لِذَلِكَ أَھْلًا وَإِلَّا رَجَعَتْ إِلَی قَائِلِھَا" یعنی بندہ جب کسی پر لعنت کرتا ہے تو لعنت آسمان کی طرف چڑھتی ہے مگر آسمان کے دروازے بند کر دیئے جاتے ہیں، پھر زمین پر اترتی ہے تو زمین کے دروازے بھی بند کر دیئے جاتے ہیں، پھر دائیں بائیں پھیلتی ہے، جب کہیں بھی اسے جگہ نہیں ملتی تو اس شخص پر

(۱) مشکاۃ المصابیح: باب حفظ اللسان، فصل دوم، ص ۴۱۳، مجلس برکات۔
(۲) مشکاۃ المصابیح: باب حفظ اللسان، فصل اول، ص: ۴۱۱۔
(۳) مشکاۃ المصابیح: باب حفظ اللسان، فصل دوم، ص: ۴۱۳۔

لوٹتی ہے جسے لعنت کی گئی، اگر وہ اس کا مستحق تھا توٹھیک ورنہ کہنے والے پر لوٹ جاتی ہے۔(۱)

بخاری ومسلم میں ہے:

"لَعْنُ الْمُؤْمِنِ كَقَتْلِهِ" یعنی مومن پر لعنت کرنا گویا اسے قتل کرنا ہے۔(۲)

ولہذا علمانے فرمایا کہ کسی مسلمان پر بالتخصیص لعنت کرنا حرام ہے، حتی کہ کسی کافر کے لیے بھی لعنت جائز نہیں جس کے خاتمہ کا حال قطعی طور پر معلوم نہ ہو، ہاں! جن کفار کے بارے میں نصوص سے ثابت ہے کہ کفر پر ان کی موت ہوئی جیسے ابوجہل، ابولہب، صرف ایسوں پر لعنت کی اجازت ہے، ان کے ماسوا کسی کے لیے حلال نہیں اور قرآن وحدیث میں جہاں مسلمان گناہ گاروں کے لیے لعنت کا استعمال ہوا ہے، اس سے رحمت الٰہی سے بالکلیہ محروم کرنا مراد نہیں، بلکہ ابرار واخیار کے مقامات ودرجات سے محروم کرنا مراد ہے، اور مناسبت دونوں معنی میں واضح ہے، مگر اس کے لیے بھی شرط یہ کہ لعنت جنس پر ہو جیسے اللہ کی لعنت ہو جھوٹوں پر، نہ کسی شخص خاص پر کہ قرآن وحدیث میں مسلمانوں پر اس لفظ کا اطلاق اسی طرح وارد ہے۔

**لعنت کے اطلاقات اور حکم:**

تفصیل سابق سے واضح ہوا کہ لعنت کے عرف شرع میں دو اطلاقات ہیں، اول: رحمت الٰہی سے بالکلیہ محروم کردینا، اور اس معنی میں لعنت شخصی کسی کے لیے جائز نہیں بجز ان کفار کے جن کے خاتمہ کا حال دلیل قطعی سے معلوم ہے۔ دوم: مقربین اور صلحا کے مقامات سے محروم کرنا، اس معنی میں لعنت مسلمان گناہ گاروں کے لیے جائز ہے بشرطیکہ

---

(۱) مشکاۃ المصابیح: باب حفظ اللسان، فصل دوم، ص: ۴۱۳۔

(۲) بخاری: کتاب الآدب، باب من اکفر آخاہ بغیر تاویل الخ، ج۲، ص۹۰۱، مجلس برکات۔
مسلم: کتاب الایمان، باب غلظ تحریم الانسان قتل نفسہ، ج۱، ص۷۲، مجلس برکات۔

لعنت وصف کے ساتھ ہو، لعنت شخصی جائز نہیں۔

چناں چہ بخاری اور مسلم میں ہے :

" لَعَنَ اللّٰهُ السَّارِقَ يَسْرِقُ الْبَيْضَةَ فَتُقْطَعُ يَدُهُ وَيَسْرِقُ الْحَبْلَ فَتُقْطَعُ يَدُهُ " یعنی اللہ کی لعنت ہو چوری کرنے والے پر جس نے انڈے کی چوری کی پھر اس کا ہاتھ کاٹ دیا گیا اور رسی چرائی تو اس کا ہاتھ کاٹ دیا گیا۔(۱)

اس کے تحت امام قاضی عیاض مالکی فرماتے ہیں :

"لعن ھھنا السارق حجة فی لعن من لم یسم؛لأنه لعن للجنس لا للمعین. ولعن الجنس جائز؛لأن الله تعالی قد أوعدهم ، و ینفذ الوعید علی من شاء منهم و إنما یکره وینهی عن لعن المعین والدعاء علیه فی الإبعاد من رحمة الله تعالی، وهو معنی اللعن کما قال علیه السلام:" لا تعینوا الشیطان علی أخیکم" یعنی اس حدیث میں سارق پر لعنت کرنا دلیل ہے کہ بغیر نام لیے لعنت کرنا جائز ہے کہ یہ جنس پر لعنت ہے نہ کہ فرد معین پر اور جنس پر لعنت کرنا جائز ہے اس لیے کہ اللہ تعالیٰ نے ان پر وعید فرمائی اور وہ ان میں سے جس پر چاہے وعید نافذ کرے، البتہ معین شخص پر لعنت کرنا اور رحمت الٰہی سے دوری کی دعا کرنا ممنوع ومکروہ ہے، اور یہی مطلب ہے اس حدیث کا کہ تم اپنے بھائی پر شیطان کی مدد نہ کرو۔(۲)

امام قسطلانی فرماتے ہیں :

"فیه جواز لعن غیر المعین من العصاة لأنه لعن الجنس مطلقًا" یعنی اس میں

(۱) بخاری : کتاب الحدود، باب لعن السارق إذا لم یسم، ج ۲، ص ۱۰۰۳، مجلس برکات۔
مسلم : کتاب الحدود، باب حد السرقة ونصابها، ج ۲، ص ۶۳، مجلس برکات۔
(۲) اکمال المعلم : ج:۵، ص:۵۰۰۔

دلیل ہے کہ بے تعیین گناہ گاروں پر لعنت کرنا جائز ہے کیوں کہ یہ مطلق جنس پر لعنت ہے۔(۱)

بخاری شریف میں ہے :

**”عن عمر بن الخطاب: أن رجلا كان على عهد النبي صلى الله عليه وسلم كان اسمه عبدالله وكان يلقب حمارا. وكان يضحك رسول الله صلى الله عليه وسلم، وكان النبي صلى الله عليه وسلم قد جلده في الشراب، فأتي به يوما فأمر به فجلد، فقال رجل من القوم: اللهم العنه ما أكثر مايؤتى به، فقال النبي صلى الله عليه وسلم: (لا تلعنوه فوالله ماعلمت إلا أنه يحب الله و رسوله)۔**

یعنی حضرت عمر بن خطاب فرماتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے زمانے میں ایک شخص جس کا نام عبد اللہ اور لوگ حمار کہہ کر اسے پکارتے تھے، وہ اپنی حرکتوں سے حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو ہنسایا کرتا تھا، حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس پر شراب کی حد جاری فرمائی، ایک دن پھر وہ لایا گیا، حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے دوبارہ اس پر حد جاری کرنے کا حکم دیا، تو ایک شخص نے کہا کہ خدا کی لعنت ہو اس پر، یہ بار بار حد جاری کرنے کے لیے لایا جاتا ہے، اس پر حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اس پر لعنت نہ کرو، بخدا میں اس کے متعلق اس کے سوا کچھ نہیں جانتا کہ وہ اللہ اور اس کے رسول کو دوست رکھتا ہے۔(۲)

(۱) ارشاد الساری، ج:۹، ص: ۴۵۴۔

(۲) بخاری، کتاب الحدود، باب ما یکرہ من لعن شارب الخمر الخ، ج ۲، ص ۱۰۰۲، مجلس برکات۔

امام غزالی کیمیائے سعادت میں نقل کرتے ہیں:

''ایک شخص نے حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے وقت سو بار شراب پی، ایک صحابی نے اس پر لعنت کی اور کہا : کب تک اس کا فساد باقی رہے گا؟ حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) نے فرمایا : شیطان اس کا دشمن موجود ہے، وہ کفایت کرتا ہے تو لعنت کر کے شیطان کا یار نہ ہو''(۱)

فیض القدیر میں ہے :

''أصل اللعن من الله تعالى إبعادالعبدمن رحمته بسخطه و من الآدمي الدعاءعليه بالسخط واللعن بالوصف جائزحتى لطائفةمن عصاة المؤمنين كماهنالكن ليس المرادبه فيحقهم الطردعن رحمةالله بالكليةبل الإهانة والخذلان.ولهذاقال النووي :اتفق العلماءعلى تحريم اللعن فإن معناهاالإبعادعن الرحمةولايجوزأن يبعدمنهامن لاتعرف خاتمة أمره معرفة قطعية مسلما أو كافرإلامن علم بنص أنه مات أويموت كافرا كأبي جهل وإبليس. قال :وأما اللعن بالوصف كآكل الرباوموكله والفاسقين وغيرهم مماجاءت النصوص بإطلاقه على الأوصاف لاعلى الأعيان فجائز. وفي شرح الهداية:اللعن نوعان:أحدهماالطردعن رحمةالله وهذاليس إلا للكافرين والثاني الإبعادعن درجات الأبرارومقام الأخياروهوالمرادفي هذه الأخبار. والحاصل أن الطردو الإبعاد على مراتب في حق العبادوأن اللعن بالشخص بمعنى اليأس من الرحمة لايجوزحتى لكافرإلامن علم بالنص أنه مات أويموت كافر او لا حجة للمجوز فيخبر:إذادعى

(۱)[احسن الوعاء لآداب الدعاء، ص ۱۹۰، مطبوعہ مجلس المدینۃ العلمیۃ]

الرجل زوجته إلى فراشه فأبت لعنتها الملائكة ''لأن ذلك ليس من لعن المعين إذ التعيين إنما يحصل باسم أو إشارة ولعن الملائكة ليس من ذلك بل من اللعن بالوصف كأن يقول: اللهم العن من باتت هاجرة فراش زوجها'' یعنی لعنت اصل میں کہتے ہیں کسی انسان پر دعاے غضب کرنا اور اللہ کی رحمت سے اسے غضب الٰہی کے ذریعہ دور کر دینا، اور لعنت وصف کے ساتھ گناہ گار مومنوں کے لیے بھی جائز ہے جیسا اس حدیث میں کہ ان کے حق میں لعنت سے مقصود رحمت الٰہی سے بالکلیہ دور کرنا نہیں بلکہ محض ان کی توہین وتذلیل مقصود ہے۔

امام نووی فرماتے ہیں کہ لعنت کی حرمت پر علما متفق ہیں کیوں کہ اس کا مطلب ہے رحمت الٰہی سے کلیتا محروم کرنا اور کسی بھی شخص کو جس کے خاتمہ کا حال دلیل قطعی سے معلوم نہ ہو اسے اللہ کی رحمت سے دور کرنا جائز نہیں بجز ان کے جن کے بارے میں نصوص سے معلوم ہے کہ کفر پر مرے یا مریں گے جیسے ابوجہل اور ابلیس۔ پھر فرمایا کہ لعنت وصف کے ساتھ مثلاً" سود کھانے والوں، سود دینے والوں اور فاسقوں پر اللہ کی لعنت ہو" جیسا کہ نصوص میں وارد ہوا تو یہ کر سکتے ہیں کہ دراصل یہ اوصاف پر لعنت ہے نہ کہ معین اشخاص وذوات پر۔ شرح ہدایہ میں ہے کہ لعنت دو طرح کی ہے : ایک اللہ کی رحمت سے دور کر دینا اور یہ صرف کفار کے حق میں ہو سکتی ہے اور دوسری : صالحین اور نیکوکار کے مراتب ودرجات سے دور کرنا اور ان احادیث میں یہی مراد ہے۔

**الحاصل**: دربارۂ ناس رحمت سے دور کرنے کے الگ الگ درجات ہیں اور لعنت شخصی یعنی کسی معین شخص کو رحمت الٰہی سے بالکلیہ محروم اور بے آسرا کرنا تو یہ بجز ان کفار کے جن کے بارے میں نصوص سے کفر پر مرنا معلوم ہے، کسی

کافر تک کے لیے جائز نہیں۔ اور یہ جو حدیث میں ہے کہ" مرد جب اپنی عورت کو ہمبستری کے لیے بلائے اور وہ انکار کرے تو فرشتے اس پر لعنت کرتے ہیں" تو یہ لعنت شخصی کے قبیل سے نہیں بلکہ یہ لعنت بالوصف ہوتی ہے گویا فرشتے کہتے ہیں کہ خدایا! اس پر لعنت فرما جس نے اپنے شوہر کے بستر سے دور رات گزاری، لہذا یہ حدیث لعنت شخصی کے مجوزین کے لیے دلیل نہیں بن سکتی۔(۱)

احسن الوعاء میں ہے:

"لعنت لُغت میں بمعنی طرد و ابعاد کے ہے، اور اہل شریعت کبھی اس سے طرد و ابعادِ رحمتِ الٰہی و بہشت سے، اور کبھی طرد و ابعادِ جنابِ قرب اور رحمتِ خاص و درجۂ سابقین سے مراد لیتے ہیں"(۲)

ردالمحتار میں ہے:

"حقيقةاللعن المشهورةهي الطردعن الرحمة،وهي لاتكون إلا لكافر،ولذالم تجزعلى معين لم يعلم موته على الكفربدليل وإن كان فاسقامتهوراكيزيدعلى المعتمد،بخلاف نحوإبليس وأبي جهل فيجوز وبخلاف غيرالمعين كالظالمين والكاذبين فيجوز أيضا لأن المرادجنس الظالمين وفيهم من يموت كافرا،فيكون اللعن لبيان أن هذاالوصف وصفا لكافرين للتنفيرعنه والتحذيرمنه لالقصداللعن على كل فردمن هذا الجنس لأن لعن الواحدالمعين كهذاالظالم لا يجوزفكيف كل فردمن أفرادالظالمين"یعنی لعنت کی حقیقت مشہورہ ہے رحمت سے دور کرنا، اور یہ صرف کافر کے لیے ہے، لہذا کسی شخص معین پر

---

(۱) فیض القدیر، ج:۱، ص: ۵۳۔

(۲) احسن الوعاء، ص: ۱۹۲، مطبوعہ مجلس المدینۃ العلمیۃ۔

جس کا کفر پر خاتمہ کسی دلیل سے معلوم نہ ہو، لعنت کرنا جائز نہیں اگرچہ فاسق مجاہر ہو، جیسے یزید بر قول معتمد، بر خلاف ابلیس، ابوجہل وغیرہ کے کہ ان پر لعنت شخصی جائز ہے ، یوں ہی غیر معین افراد پر بھی لعنت جائز ہے جیسے کہ ظالموں اور جھوٹوں پر لعنت ہو، کیوں کہ مراد جنس ہے اور اس کے افراد میں ایسے بھی ہیں جو کفر پر مرے ہیں، لہذا لعنت اس سے نفرت دلانے اور ڈرانے کے لیے ہوگی کہ یہ کفار کا وصف ہے، نہ کہ اس جنس کے افراد میں سے ہر فرد پر لعنت کرنے کے لیے کہ جب شخص واحد پر علی التعیین لعنت جائز نہیں مثلاً اس طرح کہ اس ظالم پر اللہ کی لعنت، تو بھلا ظالمین کے افراد میں سے ہر فرد کا حال ہی کیا پوچھنا۔(۱)

## مسئلۂ لعنِ یزید

جب لعنت کا حکم واضح ہو گیا کہ کسی کافر کے لیے بھی نام لے کر جائز نہیں جس کا کفر پر مرنا یقین سے معلوم نہ ہوا، اگرچہ زندگی بھر کفر کی گندگی میں ملوث رہا، تو بھلا یزید پر لعنت کی اجازت کیسے ہو سکتی ہے کہ اس کا کفر تو مختلف فیہ ہے کہ امام احمد بن حنبل اور ان کے ہمنوا اس کے کفر کے قائل ہیں اور امام غزالی اور کچھ علما اس کے ایمان کے قائل ہیں اور محققین کی جماعت جن میں ہمارے امام اعظم ہیں ؛ سکوت کے قائل ہیں کہ نہ اسے مومن کہیں نہ کافر، اس کی مکمل تفصیل اب اگلے صفحات میں ملاحظہ کریں، اور امام احمد رضا قدس سرہ نے فتاوی رضویہ کے علاوہ اپنے رسالۂ مبارکہ " ذیل المدعا لاحسن الوعاء " کی ساتویں فصل میں بھی اس موضوع پر بقدر کفایت کلام فرمایا ہے۔

**محمد مزمل برکاتی**

خادم: دار العلوم انوار مدینہ، جام کھمبھالیا ( گجرات )

۱۰، ربیع الآخر ۱۴۴۵ھ/ ۲۵، اکتوبر ۲۰۲۳ء

---

(۱) رد المحتار، کتاب النکاح، مطلب في حیلۃ إسقاط الخ، ج:۳، ص:۴۱۶۔

## الاستـــــــــفتــــــــاء

کیا فرماتے ہیں علمائے کرام ومفتیان عظام مندرجہ ذیل مضمون کے بارے میں کہ جس میں زید بے قید نے امام الائمہ کاشف الغمہ سراج الامہ امام اعظم ابوحنیفہ نعمان بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور امام اہل سنت اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان محقق بریلوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے بارے میں بہت ہی بھدے الفاظ استعمال کیے ہیں اور پوری تحریر میں امام اہل سنت امام احمد رضا خان محدث بریلوی قدس سرہ اور امام اعظم ابوحنیفہ ودیگر اکابر علمائے کرام ومحدثین عظام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کی ذوات قدسیہ پر انگشت نمائی کی ہے اور ان سب کو لعنتی قرار دیا ہے اگر اس کی تحریر میں غور کیا جائے تو صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین بھی اس کی تحریر کی زد میں آتے ہیں جس کے سبب عوام اہل سنت میں ایک طرح کی بے چینی اور کھلبلی مچ گئی ہے آپ کی بارگاہ میں ادباً عرض ہے کہ اس کی تحریر کا مدلل ومفصل اور دندان شکن جواب تحریر فرما کر ہم اہل سنت وجماعت کی رہنمائی فرمائیں اور عنداللہ ماجور ومثاب اور عندالناس ممنون ہوں۔ اس کا مضمون حسب ذیل ہے۔

### "یزید پر لعنت کا مسئلہ، امام احمد رضا خاں، اور بریلوی فرقہ"

"امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ اور امام احمد رضا بریلوی کے فتویٰ کے مطابق یزید کو کافر کہنا کفر اور اس پر لعنت بھیجنے سے خاموشی اختیار کی جائے۔ کون کون سنی اس فتویٰ پر عمل کرتا ہے، فتاویٰ بریلوی کا اسکین آپ کے سامنے ہے جس میں امام احمد رضا خاں بریلوی صاحب کے فتاویٰ ہیں، یہ فتاویٰ بریلی کے مرکزی دارالافتاء نے مرتب کیا ہے، یعنی بریلوی مذہب کے مرکز سے شائع ہوا ہے، جس فتویٰ کا اسکین میں نے لگایا ہے اس میں احمد رضا خاں بریلوی سے امیر معاویہ اور یزید کے بارے میں سوال کیا گیا ہے، جس کا جواب دیتے ہوئے یزید کے بارے میں احمد رضا خاں بریلوی لکھتا ہے: "یزید کی تکفیر ولعن کے بارے میں اختلاف ہے، ہمارے امام اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا مذہب یہ ہے اس بارے میں کہ احتیاطاً سکوت برتے، یزید سے فسق وفجور متواتر ہیں کفر متواتر نہیں ہے اور بحال احتمال

نسبت کبیرہ بھی جائز نہیں نہ کہ تکفیر، ہاں امام احمد بن حنبل اسے کافر جانتے ہیں، بہر حال ہم حنفی مقلد ہیں ہم اپنے امام کی تقلید کرتے ہوئے لعن وتکفیر میں سکوت ہی اختیار کریں گے'' فتویٰ کے الفاظ آپ کے سامنے ہیں پڑھ لیں، احمد رضا خاں بریلوی نے صاف صاف لکھا ہے کہ یزید پر لعنت کرنے اور اس کی تکفیر کرنے میں اختلاف ہے، ہمارے امام اعظم ابو حنیفہ کا مذہب یہ ہے کہ اس کے بارے میں سکوت کیا جائے ،اور یزید سے کفر متواتر نہیں ہے اور جس میں احتمال ہو اس کی نسبت کسی کبیرہ گناہ کی طرف کرنا بھی جائز نہیں تکفیر تو دور کی بات ہے، لیکن آج بریلوی قوم سارا محرم صرف ایک ہی کام کرتی نظر آتی ہے اور وہ یہ کہ یزید پر لعنت، لیکن بریلویوں کا اعلیٰ حضرت کہتا ہے اس بارے میں سکوت کرنا چاہیے اب یہ اپنے اعلیٰ حضرت کی بھی نہیں مانتے اور شیعہ رافضیوں کی مان لیتے ہیں، ویسے بریلویوں کو دلائل و براہین سے کوئی سروکار نہیں ہوتا ، یہ جس معاملے میں کھانے کا انتظام ہو جائے ان کے نزدیک وہی حق ہو جاتا ہے، یہاں ایک بات اور نوٹ کر لیں، امام ابو حنیفہ ۸۰ ھ میں کوفہ میں پیدا ہوئے یزید کی وفات ۶۴ ھ ہے، یعنی یزید کے وفات کے سولہ سال بعد امام اعظم پیدا ہوئے ،ان کا زمانہ دیگر ائمہ محدثین کی نسبت یزید کے زمانے سے زیادہ قریب ہے، اور پیدائش بھی کوفہ کی جہاں واقعۂ کربلا پیش آیا، اتنا بڑا واقعہ ہوا تو جن لوگوں کو زبانی یاد ہوتا وہ شہر کوفہ میں بے شمار لوگ دستیاب ہوتے امام ابو حنیفہ بھٹو کو پھانسی ہوئی آج بھی لوگ موجود ہیں جو سارا واقعہ جانتے ہیں، اس لیے واضح موقف ہوتا امام ابو حنیفہ کا اس پر، لیکن امام ابو حنیفہ باوجود یزید کے قریبی زمانے کے ہونے باوجود کوفہ کے ہونے کے سکوت کا موقف اختیار کر رہے ہیں یزید کے بارے میں، سیدنا حسین کا قاتل لعنتی ہے اس کے لعنتی ہونے میں شک کرنے والا، سکوت کا موقف اختیار کرنے والا بھی ہمارے نزدیک لعنتی ہے لہذا اگر یزید قاتل حسین ہے تو امام ابو حنیفہ سمیت تمام علمائے محدثین جن کا موقف یزید کے بارے میں سکوت کا ہے ان پر کیا فتویٰ لگتا ہے؟ یہ سوال پھدو بریلویوں کے لیے چھوڑے جا رہا ہوں۔ دوسری بات جو نوٹ کرنی ہے وہ یہ ہے کہ احمد رضا خاں بریلوی کے

فتوے میں لکھا ہے کہ امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ یزید کو کافر جانتے ہیں یہ بات غلط ہے، اگر امام احمد بن حنبل یزید کو کافر جانتے تھے تو امام احمد رضا خاں بریلوی نے ہی دوسری جگہ خود لکھا ہے کہ جو کافر کو کافر نہ کہے وہ بھی کافر ہے اور خود کہہ رہا ہے ہم کافر نہیں کہتے، دوسرا پوری دنیا اور تاریخ میں ایک حنبلی نہیں جو یزید کو کافر کہتا ہو جب ان بریلویوں کے مطابق امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ یزید کو کافر جانتے تھے تو حنبلی بھی اسے کافر کہتے لیکن کوئی حنبلی یزید کی تکفیر کا قائل نہیں، اور امام ابو حنیفہ جو سکوت کے قائل ہیں یزید کے بارے میں۔

**المستفتی**: محمد سیف حشمتی، **الساکن**: قصبہ اچھولی، بارہ بنکی، یوپی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

**الجواب ــــــــــ اللھم ھدایۃ الحق والصواب**

زید بے قید کا نوشتہ پڑھا، اس کی تحریر جعل وتزویر، بہتان ودشنام، الزام واتہام اور مکروفریب سے پُر ہے، ایسی تحریر سے اہل سنت وجماعت کو سخت احتراز لازم، اس کے ہفوات ومغلطات، الزامات وافتراءات واختراعات اور بے سروپا اعتراضات کا جائزہ لینے سے پہلے ایک تمہید ملاحظہ کریں پھر زید کی غلط بیانی اور حق سے روگردانی دیکھیں۔

اہل سنت وجماعت کا اس بات پر اطباق واتفاق ہے کہ یزید پلید علیہ مایستحقہ عند العزیز الحمید یقیناً وقطعاً وجزماً سخت فاسق وفاجر، ظالم وجابر حاکم اور جری علی الکبائر تھا لیکن اس کا کافر ہونا متفق علیہ نہیں، اس کی تکفیر ولعن میں علمائے اہل سنت کے تین گروہ ہیں

**گروہ اول**: یزید مومن ہے۔

## اس موقف پر گروہ اول کے دلائل

**اولاً**: اس کے کافر ہونے پر کوئی دلیل ظنی بھی نہیں چہ جائے کہ دلیل قطعی ہو، اس لیے اس پر لعن کرنا ناجائز وممنوع ہے، **ثانیاً**: اس لیے کہ نبی کریم علیہ الصلاۃ والتسلیم نے اہل قبلہ پر لعن کرنے سے منع فرمایا ہے **ثالثاً**: اگرچہ یزید فاسق وفاجر ہے لیکن ہمارے ائمہ کرام نے

صراحت فرمائی ہے کہ کسی مسلمان فاسق وفاجر، جری علی الکبائر پر بالتعیین لعن کرنا جائز نہیں **رابعاً:** اگر چہ ہم یہ بات تسلیم کرلیں کہ یزید نے ہی امام عالی مقام رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور دیگر اہل بیت اطہار رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے قتل کا حکم دیا تھا اور اس سے خوش بھی تھا مگر اس پر کوئی یقینی دلیل نہیں کہ اس نے قتل کو حلال جان کر ایسا کیا تھا بلکہ بہت ممکن کہ اس نے تاویلاً ایسا کیا ہو اگر چہ وہ تاویل فاسد و کاسد تھی لہذا اس کا یہ فعل فسق وفجور ضرور ہے لیکن اس کے سبب وہ کافر نہیں، **خامساً:** ہوسکتا ہے کہ مرنے سے قبل اس نے توبہ کرلی ہو کہ تادم غرغرہ توبہ ورجوع مقبول ہے، یہ موقف حجۃ الاسلام امام ابو حامد محمد بن محمد غزالی شافعی وامام محمد بن ادریس شافعی وعلامہ ابن صلاح وتقی الدین احمد بن ابن تیمیہ حرانی وعلامہ شہاب الدین احمد ابن حجر ہیتمی مکی شافعی وغیرہم کا ہے۔

**گروہ ثانی:** یزید پلید کافر ہے لہذا اس پر لعن کرنا جائز و درست ہے۔

## اس موقف پر گروہ ثانی کے دلائل

**اولاً:** اس لیے کہ یزید پلید نے امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی شہادت کے بعد کہا: میں نے ان کو اس کا بدلہ دیا جو انھوں نے قریش کے بزرگوں اور سرداروں کے ساتھ جنگ بدر میں کیا تھا اور یہ بات یقیناً کفر ہے، **ثانیاً:** اس روسیاہ سے ایسے افعال واقوال منقول ہیں جو کفر وارتداد پر صریح دال ہیں جیسے شراب کا استحلال اور حرام کاری کا اس کے زمانہ میں علانیہ جاری ہونا، **ثالثاً:** اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان عالی شان ہے:

"فَهَلْ عَسَيْتُمْ اِنْ تَوَلَّيْتُمْ اَنْ تُفْسِدُوْا فِي الْاَرْضِ وَ تُقَطِّعُوْٓا اَرْحَامَكُمْ اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ لَعَنَهُمُ اللّٰهُ فَاَصَمَّهُمْ وَاَعْمٰٓى اَبْصَارَهُمْ" (۱)

ترجمہ: ''تو کیا تمھارے یہ لچھن (انداز) نظر آتے ہیں کہ اگر تمھیں حکومت ملے تو زمین میں فساد پھیلاؤ اور اپنے رشتے کاٹ دو یہ ہیں وہ لوگ جن پر اللہ نے لعنت کی (۲)

---

(۱) سورہ: محمد، ۲۲۔

(۲) کنز الایمان۔

اور انھیں حق سے بہرا کر دیا اور ان کی آنکھیں پھوڑ دیں۔

بالیقین یزید پلید والیِ ملک تھا اور اس نے زمین میں فساد بپا کیا چناں چہ تاریخ شاہد ہے کہ اسی نے حرمین شریفین پر چڑھائی کے لیے ایک لشکر جرار بھیجا جس نے حرمین شریفین کی بے حرمتیاں کیں، غلاف کعبہ معظّمہ کو جلایا، کعبہ شریف پر پتھرباری کی ، مدینہ طیبہ کی پارساو پاک باز پردہ نشین خواتینِ اسلام کو اپنے لشکر کے لیے تین شبانہ روز مباح رکھا، مسجد نبوی شریف کو تین دنوں تک بے اذان ونماز رکھا، مسجد نبوی شریف کے ستونوں میں گھوڑے باندھے ، ان کی لیدوں سے اس کے در و دیوار کو آلودہ کیا، سینکڑوں صحابۂ کرام وتابعین عظام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کو ناحق شہید کیا نیز اسی کے ایما واشارہ پر اس کی فوج نے امامِ عالی مقام امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ جن کو حضور اکرم نور مجسم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے بڑے نازوں سے پالا تھا بعد شہادت ان کی استخوان مبارک پر گھوڑے دوڑائے ، جس سے استخوان مبارک چور چور ہو گیے لہذا ایسا شخص ضرور فسادی ، کافر اور قابلِ لعن ہے، یہ موقف امام احمد بن حنبل اور ان کے اتباع وموافقین مثل امام ابوالفرج عبدالرحمٰن بن علی بن محمد بن جوزی حنبلی، قاضی ابویعلی محمد بن حسین فراء، علامہ ابن عقیل آلوسی اور علامہ سعدالدین مسعود بن عمر تفتازانی شافعی وقاضی محمد بن علی شوکانی وغیرہم کا ہے۔

**گروہ ثالث: توقف۔**

## اس موقف پر گروہ ثالث کے دلائل

یزید کے کفر کے بارے میں سکوت کیا جائے کہ اس کا فسق وفجور متواتر تو ہے لیکن اس کا کفر متواتر نہیں، لہذا اس کا تقاضا یہی ہے کہ نہ اس پر لعن کی جائے نہ اسے مومن یا کافر کہا جائے یہی ہمارے امام ہمام امام اعظم ابوحنیفہ نعمان بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا موقف ہے اور یہی اسلم وانسب اور احتیاط کے زیادہ قریب ہے، امام اہل سنت امام احمد رضا خان محقق بریلوی قدس سرہ اپنے امام کے اتباع و پیروی میں اسی کے قائل تھے اور اسی پر فتویٰ دیتے تھے **کما فی فتاواہ صریحا و سیأتی بعد** البتہ اگر کوئی حنفی یزید پلید پر لعن کرے تو اسے اس سے روکیں گے کہ مقلد کو مسئلۂ یزید میں بھی تقلید سے قدم باہر نکالنا مناسب نہیں مگر اس

پر الزام کفر نہیں کہ امام احمد بن حنبل و دیگر اجلۂ اکابر اہل سنت رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کے نزدیک وہ مستحق لعن ہے کما مر مفصلاً۔

## اکابر اہل سنت کی کتابوں سے دلائل و براہین

امام شہاب الدین احمد بن حجر مکی ہیتمی شافعی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ لکھتے ہیں:

**"قالت طائفة:"ليس (يزيد) بكافر فان الاسباب الموجبة للكفر لم يثبت عندنا منهاشئى ،والاصل بقاؤه على اسلامه حتى يعلم مايخرج عنه ، وماسبق انه المشهوريعارضه ماحكى ان يزيد لما وصل اليه رأس الحسين قال:رحمك الله ياحسين !لقد قتلك رجل لم يعرف حق الارحام، تنكرلابن زياد،وقال:زرع لى العداوة فى قلب البروالفاجر،ورد نساء الحسين ومن بقى من بنيه مع رأسه الى المدينة ليدفن الرأس بهاوانت خبيربانه لم يثبت موجب واحدة من المقالتين ،والاصل انه مسلم فناخذ بذلك الاصل حتى يثبت عندنا مايوجب الاخراج عنه ومن ثم قال جماعة من المحققين :ان الطريقة الثابتة القويمة فى شانه التوقف فيه وتفويض امره الى الله سبحانه وتعالىٰ لانه العالم بالخفيات والمطلع على مكنونات السرائروهواجس الضمائرفلانتعرض لتكفيره اصلاًلان هذاهوالاحرى والاسلم،وعلى القول بانه مسلم فهوفاسق شريرسكير(جائر)"وفيه ايضا:" وبعد اتفاقهم على فسقه اختلفوا فى جواز لعنه بخصوص اسمه فاجازه قوم منهم ابن الجوزى نقله عن احمد وغيره"فانه قال فى كتابه المسمى بالرد على المتعصب العنيدالمانع من ذم يزيد:سألنى سائل عن يزيدبن معاوية فقلت له يكفى مابه ،فقال :أيجوز لعنه؟ فقلت :قد اجازه العلماء الورعون منهم احمدبن حنبل فانه ذكر فى حق يزيدمايزيدعلى اللعنة ثم**

روی بن الجوزی عن القاضی ابی یعلی الفراء انہ روی فی کتابہ المعتمد فی الاصول باسنادہ الی صالح بن احمد بن حنبل قال :قلت لابی :ان قوماینسبوننا الی تولی یزید،فقال یابنی !ھل یتولیٰ یزید احد یؤمن باللہ ولم لایلعن من لعنہ اللہ فی کتابہ؟فقلت:واین لعن اللہ یزید فی کتابہ؟فقال فی قولہ تعالیٰ:"فَهَلۡ عَسَيۡتُمۡ اِنۡ تَوَلَّيۡتُمۡ اَنۡ تُفۡسِدُوۡا فِى الۡاَرۡضِ وَ تُقَطِّعُوۡۤا اَرۡحَامَكُمۡ اُولٰۤـئِكَ الَّذِيۡنَ لَعَنَهُمُ اللّٰهُ فَاَصَمَّهُمۡ وَ اَعۡمٰٓى اَبۡصَارَهُمۡ"[سورہ :محمد،۲۲]فھل یکون فساد اعظم من القتل،وقال آخرون:لایجوز لعنہ اذلم یثبت عندنامایقتضیہ،وبہ افتی الغزالی واطال فی الانتصار لہ وھذا ھو اللائق بقواعد ائمتنا، و بما صرحوا بہ من انہ لایجوز ان یلعن شخص بخصوصہ الا ان علم موتہ علی الکفر کابی جھل وابی لھب ، واما من لم یعلم فیہ ذلک فلایجوز لعنہ حتی ان الکافر الحی المعین لایجوز لعنہ لان اللعن ھو الطرد عن رحمۃ اللہ المستلزم للیأس منھا، و ذلک انما یلیق بمن علم موتہ علی الکفر،واما من لم یعلم فیہ ذلک فلا،وان کان کافرافی الحالۃ الظاھرۃ لاحتمال ان یختم لہ بالحسنی فیموت علی الاسلام ، وصرحوا ایضابانہ لایجوز لعن فاسق مسلم معیَّن،و اذا علمت انھم صرحوابذلک علمت انھم مصرحون بانہ لایجوزلعن یزیدوان کان فاسقا خبیثا،ولوسلمنا:انہ امربقتل الحسین وسربہ،لان ذلک حیث لم یکن عن استحلال او کان عنہ لکن بتاویل ولو باطلا وھو فسق لا کفر،علی ان امرہ بقتلہ وسرورہ بہ لم یثبت صدورہ عنہ من وجہ صحیح بل کما حکی عنہ ذلک حکی عنہ ضدہ"

یعنی ایک گروہ نے کہا کہ یزید کافر نہیں ہے کیوں کہ کفر کو ثابت کرنے والے اسباب میں سے کوئی بھی سبب ہمارے نزدیک اس سے ثابت نہیں،تو وہ اصل

میں مسلمان رہے گا یہاں تک کہ کوئی ایسی بات پائی جائے جو اسے اسلام سے خارج کرے اور جو مشہور بات (یعنی یزید پلید امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے سر مبارک پر اپنی چھڑی مارتا اور کہتا کہ آج میں نے اپنے اکابر کا بدلہ لے لیا جن کو ان لوگوں نے جنگ بدر میں قتل کیا تھا) گزری اس کے معارض بھی مروی ہے، وہ یہ کہ جب امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا سر مبارک یزید کے پاس پہنچا، تو اس نے کہا: اے حسین! اللہ تعالیٰ آپ پر رحم کرے آپ کو ایسے شخص نے قتل کیا ہے جو نسبی رشتہ داروں کے حقوق سے نا آشنہ ہے، یزید نے ابن زیاد کے عمل کو ناپسند کرتے ہوئے کہا کہ اس نے ہر نیک و بد کے دل میں میری عداوت پیدا کردی اور یزید نے امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے اہل خانہ کو مع سر اقدس کے مدینہ مقدسہ بھیج دیا تاکہ وہاں سر مبارک کو سپرد خاک کیا جائے، اور تو جانتا ہے کہ دونوں باتوں میں سے کوئی ایک بھی ثابت نہیں اور اصل میں وہ مسلمان ہے تو ہم اسی اصل کو لیں گے جب تک ہمارے نزدیک وہ چیز ثابت نہ ہو جو اس کو اسلام سے خارج کرے، اسی وجہ سے محققین کی ایک جماعت نے کہا کہ صحیح و درست بات یہی ہے کہ اس کے بارے میں توقف اختیار کیا جائے اور اس کے معاملہ کو اللہ تعالیٰ کے سپرد کردیا جائے، اس لیے کہ وہی پوشیدہ باتوں سے باخبر اور راز ونیاز اور دل کے خطرات سے آگاہ ہے، لہذا ہم اس کی تکفیر میں بالکل نہیں پڑیں گے اس لیے کہ یہی اولیٰ واحریٰ ہے، اور یہ جو کہا گیا کہ وہ مسلمان ہے اس کا مطلب یہ ہے کہ وہ ساتھ ہی ساتھ فاسق وفاجر اور ظالم وجابر بھی ہے اسی میں ہے: ''یزید کے فسق پر اتفاق کے بعد اس بات میں علما کا اختلاف ہے کہ اس کے مخصوص نام کے ساتھ اس پر لعنت بھیجنا جائز ہے یا نہیں؟ **تو ایک** گروہ نے اس کو جائز قرار دیا، ان میں سے ایک امام ابن جوزی ہیں، انہوں نے اس کو امام احمد بن حنبل وغیرہ سے اپنی کتاب ''**الرد علی المتعصب العنید**

**المانع من ذم یزید**‘‘میں نقل کیا کہ مجھ سے کسی شخص نے یزید بن معاویہ کے بارے میں پوچھا،تو میں نے اس سے کہا کہ اس کی بداعمالیاں اس کے لیے کافی ہیں پھراس نے پوچھا کہ یزید پر لعنت بھیجنا کیسا ہے؟ تو میں نے کہا کہ صاحب ورع وتقوی علمانے اس پر لعنت بھیجنے کی اجازت دی ہے ان میں سے امام احمد بن حنبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ بھی ہیں، کیوں کہ انہوں نے یزید کے حق میں وہ ذکر فرمایا ہے جو لعنت سے بڑھ کر ہے، پھر امام ابن جوزی نے قاضی ابویعلیٰ فرا سے روایت کیا کہ انھوں نے اپنی کتاب ’’**المعتمد فی الاصول**‘‘ میں حضرت صالح بن امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہما کا واقعہ اپنی سند کے ساتھ بیان کیا، انھوں نے کہا کہ میں نے والد محترم سے پوچھا کچھ لوگ کہتے ہیں کہ ہم لوگ یزید سے محبت کرتے ہیں، تو انھوں نے کہا اے فرزند! کیا کوئی مومن یزید سے محبت رکھے گا؟ جس پر اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں لعنت کی ہو اس پر لعنت کیوں نہ کی جائے؟ میں نے عرض کیا کہ اللہ تعالیٰ نے قرآن مقدس میں کہاں یزید پر لعنت بھیجی ہے؟ فرمایا: اللہ تعالیٰ کا وہ فرمان یہ ہے، ترجمہ: ’’تو کیا تمھارے یہ لچھن (انداز) نظر آتے ہیں کہ اگر تمھیں حکومت ملے تو زمین میں فساد پھیلاؤ اور اپنے رشتے کاٹ دو یہ ہیں وہ لوگ جن پر اللہ نے لعنت کی اور انھیں حق سے بہرا کردیا اور ان کی آنکھیں پھوڑ دیں، تو کیا قتل سے بڑھ کر کوئی فساد ہوسکتا ہے؟ اور دوسرے گروہ نے کہا کہ اس پر لعنت بھیجنا جائز نہیں جب تک ہمارے نزدیک لعنت جائز کرنے والی کوئی چیز نہ پائی جائے اور اسی پر امام غزالی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فتویٰ دیا اور ’’**الانتصار**‘‘ نامی کتاب میں اس پر کافی طویل گفتگو کی اور یہی ہمارے ائمۂ کرام کے قواعد اور ان کی تصریحات کے مطابق ہے کہ کسی معین شخص پر لعنت بھیجنا اس وقت جائز ہے جب کہ اس کا کفر کی حالت میں مرنا یقینی طور پر معلوم ہو جیسے ابوجہل و ابولہب،

لیکن جس کے بارے میں ایسی بات معلوم نہ ہو تو اس پر لعن جائز نہیں حتی کہ معین زندہ کافر پر بھی لعن جائز نہیں کہ لعن کا معنی ہوتا ہے اللہ تعالیٰ کی اس رحمت سے دور کرنا جو ناامیدی کو مستلزم ہے اور یہ اسی کے مناسب ہے جس کا کفر کی حالت میں مرنا یقینی ہو اور جس کے بارے میں معلوم نہ ہو تو وہاں ایسا نہیں، اگرچہ فی الحال وہ کافر ہو، ہوسکتا ہے کہ اس کا خاتمہ بالخیر ہوا ہو اور وہ اسلام کی حالت پر فوت ہوا ہو، علما نے اس بات کی بھی صراحت کی ہے کہ کسی متعین فاسق شخص پر لعن کرنا جائز نہیں اور جب یہ بات جان چکے جس کی علمائے کرام نے صراحت کی ہے، تو اس سے معلوم ہو گیا کہ انھوں نے اس بات کی بھی صراحت کی ہے کہ یزید پر لعن جائز نہیں، اگرچہ وہ فاسق وخبیث تھا، اور اگرچہ یہ بات مان بھی لیں کہ اس نے امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور ان کے لشکر کے قتل کا حکم دیا اور ان کے قتل پر خوش بھی ہوا کہ یہ سب استحلال کے طور پر نہیں تھا یا استحلال کے طور پر ہی تھا لیکن کسی تاویل کے سبب تھا اگرچہ وہ تاویل باطل ہی ہو اور یہ فسق ہے کفر نہیں، علاوہ ازیں اس کا امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے قتل کا حکم دینا اور اس پر خوشی ظاہر کرنا اس کی جانب سے کسی وجہ صحیح سے ثابت نہیں، جس طرح اس سے یہ روایت مروی ہے اسی طرح اس سے اس کے خلاف بھی مروی ہے۔(۱)

علامہ سعد الدین مسعود بن عمر تفتازانی شافعی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ لکھتے ہیں:

**”انما اختلفوا فی یزید بن معاویة حتی ذکر فی الخلاصة وغیرها انه لاینبغی اللعن علیه، ولاعلی الحجاج لان النبی علیه (الصلاة و) السلام نهی عن لعن المصلین ومن کان من اهل القبلة، ومانقل من لعن النبی علیه (الصلاة و) السلام لبعض من اهل القبلة فلما انه یعلم من احوال**

(۱) الصواعق المحرقۃ فی الرد علی اهل البدع والزندقۃ، ص ۵۹۳ تا ۵۹۹، ملخصاً۔

الناس مالا یعلمه غیره، و بعضهم اطلق اللعن علیه لماانه کفر حین امر بقتل الحسین و اتفقوا علی جواز اللعن علی من قتله او امر به او اجازه و رضی به، و الحق ان رضا یزید بقتل الحسین و استبشاره بذلک و اهانة اهل بیت النبی علیه (الصلاۃ و) السلام مما تواتر معناه و ان کان تفاصیله احادا فنحن لا نتوقف فی شانه بل فی ایمانه لعنة اللہ علیه و علی انصاره و اعوانه"(۱)

ترجمہ: یزید بن معاویہ کے بارے میں علما کا اختلاف ہے یہاں تک کہ خلاصہ وغیرہا میں مذکور ہے کہ اس (یزید) پر اور حجاج بن یوسف پر لعن مناسب نہیں اس لیے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے نمازیوں اور اہل قبلہ پر لعنت کرنے سے منع فرمایا ہے، اور بعض اہل قبلہ پر لعنت جو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے منقول ہے وہ اس وجہ سے ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم لوگوں کے وہ تمام احوال جانتے تھے جو دوسرے نہیں جانتے ہیں، اور بعض علما نے اس پر مطلقاً لعن کو جائز کہا اس لیے کہ وہ اس وقت کافر ہو گیا جب اس نے امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے قتل کا حکم دیا ہاں علما کا اس پر اتفاق ہے کہ اس طرح کہا جا سکتا ہے: اللہ کی لعنت ہو ان کے قاتلوں، قتل کا حکم دینے والوں، قتل کی اجازت دینے والوں اور اس سے راضی اور خوش ہونے والوں پر اور حق تو یہ ہے کہ قتل حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ پر یزید کی رضا، اس کا خوش ہونا اور اہل بیت اطہار کی توہین کرنا یہ سب متواتر المعنی ہیں اگرچہ اس کی تفصیلات آحاد سے ہیں پس ہم اس کے معاملہ میں بلکہ اس کے ایمان میں توقف نہیں کرتے اس پر اور اس کی حمایت کرنے والوں پر اللہ تعالیٰ کی لعنت ہو۔

اس کے تحت ملا علی قاری حنفی علیہ رحمۃ اللہ الباری تحریر فرماتے ہیں:

(۱) شرح العقائد مع جمع الفرائد، الاختلاف فی یزید بن معاویۃ، ص ۱۵۶ تا ۱۵۷۔

”ولایخفی مافی نقله حیث ابهم فی قائله، ثم تعلیله یحتاج الی اثبات امره بقتل الحسین رضی الله تعالیٰ عنه اولاً ثم ترتب کفره علیه ثانیاً وکلاهما ممنوع، فقد قال حجة الاسلام فی ”الاحیاء“ فان قیل :هل یجوز لعن یزید ؟لانه قاتل الحسین او آمر به ؟قلنا:هذا لم یثبت اصلاً، فلایجوز ان یقال:انه قتله او امر به فضلاً عن اللعنة، لانه لاتجوز نسبة مسلم الی کبیرة من غیر تحقیق، نعم یجوز ان یقال:قتل ابن ملجم علیا رضی الله تعالیٰ عنه وقتل ابو لؤلؤة عمر رضی الله تعالیٰ عنه، فان ذلک ثبت متواترا فلایجوز ان یرمی مسلم بفسق او کفر من غیر تحقیق ، وعلی الجملة ففی لعن الاشخاص خطر فلیجتنب ،ولاخطر فی السکوت عن لعن ابلیس فضلاً عن غیره، ولان الامر بقتل الحسین رضی الله تعالیٰ عنه لایوجب الکفر، فان قتل غیر الانبیاء علیهم الصلاة والسلام کبیرة عند اهل السنة والجماعة الاان یکون مستحلاً، وهو غیر مختص بالحسین ونحوه مع ان الاستحلال امر لایطلع علیه الا ذو الجلال، وانما کان قتله نظیر قتل عمار بن یاسر، واماماتفوه به بعض الجهلة من ان الحسین کان باغیاً فباطل عند اهل السنة والجماعة، ولعل هذا من هذیانات الخوارج عن الجادة، ثم قال :واتفقوا علی جواز اللعنة علی من قتله او امر به او اجازه اورضی به ففیه بحث لانه مع کونه بظاهره مناقضالماقدمه من بیان الخلاف ان ارادجواز اللعن الاجمالی بان یقال :لعنة الله علی قاتل الحسین اوالراضی به فلاکلام فیه لقوله تعالیٰ:”اَلَا لَعۡنَةُ اللّٰهِ عَلَی الظّٰلِمِیۡنَ“وان ارادجواز اللعن الشخصی فقد تقدم عدم جوازه بلا اختلاف فیه فضلاعن اتفاقه، ثم قال بطریق المحاکمة فی المقال :”والحق :ان رضایزیدبقتل الحسین واستبشاره بذلک واهانة اهل بیت النبی علیه(الصلاة و) السلام مماتواتر معناه وان کان تفاصیله احادا فنحن لانتوقف فی شانه بل فی ایمانه لعنة الله علیه وعلی انصاره واعوانه‘

ولا یخفی: ان قوله :"والحق" بعد نقله الاتفاق لیس فی محله مع ان الرضی بقتل الحسین لیس بکفر لماسبق من ان قتله لا یوجب الخروج عن الایمان بل هو فسق وخروج عن الطاعة الی العصیان، ثم دعواه :انه مما تواتر معناه فقد سبق :انه لا یثبت اصلاً فضلاً عن تواتر قطعاً، ثم قوله :"لا نتوقف فی شانه بل فی ایمانه" فقد علم مما تقدم :انه کان مسلما ولم یثبت عنه مایخرجه عن کونه مومنا مع ان الاستحلال الموجب للکفر امر باطنی لا یعلمه الا الله ، فعدم توقفه ووجود جرأته خارج عن مقتضی عقله وعدالته وکمال علمه وجمال دیانته علی ان العبرة بالخواتیم، قال ابن الهمام رحمه الله :"واختلف فی اکفار یزید قیل :نعم یعنی لما ورد عنه مایدل علی اکفاره من تحلیل الخمر ومن تفوهه بعد قتل الحسین واصحابه :انی جازیتهم بمافعلوا باشیاخ قریش وصنادیدهم فی بدر، وامثال ذلک ولعله وجه ماقال الامام احمد رحمه الله بتکفیره بماثبت عنده من نقل تقریره، و حقیقة الامر التوقف فیه ومرجع امره الی الله سبحانه وقال القونوی فی " شرح عمدة النسفی" لا یخفی انه ایمان یزید محقق و لا یثبت کفره بدلیل ظنی فضلا عن دلیل قطعی فلا یجوز لعنه بخصوصه"

ترجمہ: بعض کا قول نقل کرنے میں جو کمی در آئی وہ مخفی نہیں کہ قاتل کا نام ذکر نہ کیا پھر ان کی بیان کردہ تعلیل اس بات کی محتاج ہے کہ اولاً یہ ثابت ہو کہ اس نے امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے قتل کا حکم دیا اور ثانیاً یہ کہ امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا قتل کفر ہے اور یہ دونوں باتیں ممنوع ہیں چناں چہ حجۃ الاسلام نے احیاء العلوم میں فرمایا: پس اگر کہا جائے کہ یزید پر لعن جائز ہے اس لیے کہ اس نے امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو قتل کیا یا قتل کرنے کا حکم دیا؟ ہم اس کا جواب دیں گے کہ یہ بالکل ثابت نہیں، لہذا یہ کہنا جائز نہیں کہ اس نے

ان کو قتل کیا یا قتل کرنے کا حکم دیا چہ جائے کہ اس پر لعن کی جائے ، اس لیے کہ بلا تحقیق کسی مسلمان کی نسبت کسی گناہ کبیرہ کی طرف کرنا جائز نہیں ، ہاں یہ کہا جا سکتا ہے کہ ابن ملجم نے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو اور ابولولو نے حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو قتل کیا، کیوں کہ یہ متواتراً ثابت ہے ، پس بغیر تحقیق کے کسی مسلمان کی طرف فسق یا کفر کی نسبت کرنا جائز نہیں ، خلاصۂ کلام یہ ہے کہ معین اشخاص پر لعن کرنے میں خطرہ ہے، تو اس سے اجتناب چاہیے اور ابلیس پر لعن نہ کرنے میں کوئی خطرہ نہیں چہ جائے کہ اوروں کے معاملہ میں سکوت کرنے میں کوئی خطرہ ہو، اور امام حسین کے قتل کا حکم دینا موجب کفر نہیں، کیوں کہ اہل سنت وجماعت کے نزدیک غیر انبیا علیہم الصلاۃ والسلام کو قتل کرنا گناہ کبیرہ ہے کفر نہیں، ہاں اگر اس کو حلال سمجھ کر قتل کرے تو یہ ضرور کفر ہے اور یہ امام حسین وغیرہ کے ساتھ خاص نہیں، علاوہ ازیں حلال سمجھ کر قتل کرنا یہ ایک ایسا امر ہے جس پر اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی آگاہ نہیں اور ان کا قتل ایسا ہی ہے جیسے حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا قتل ، اور جو بعض جاہل یہ بکواس کرتے ہیں کہ امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ باغی تھے یہ اہل سنت وجماعت کے یہاں باطل ہے، شاید یہ واہیات خوارج کی ہیں، جو یہ فرمایا کہ ” علما کا اس پر لعن کرنے میں اتفاق ہے جس نے ان کو قتل کیا یا قتل کرنے کا حکم دیا یا اس کی اجازت دی اور اس سے خوش ہوا“ تو اس میں بحث ہے کیوں کہ ماسبق میں جو اختلاف انھوں نے ذکر کیا، بظاہر اس کے معارض یہ بات ہے، علاوہ ازیں اگر اس سے مراد اجمالی لعن کا جواز ہو اور یوں کہا جائے امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے قاتل یا اس سے راضی ہونے والے پر اللہ تعالیٰ کی لعنت ہو، تو اس میں کوئی کلام نہیں ، اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کی وجہ سے: ”اَلَا لَعْنَةُ اللّٰهِ عَلَى الظّٰلِمِيْنَ“ اور اگر اس

سے مراد شخصی لعن کا جواز ہو تو بلا اختلاف اس کا عدم جواز گزر چکا چہ جائے کہ اس پر اتفاق ہو، پھر آخر میں بطور محاکمہ کہا: ''اور حق تو یہ ہے کہ قتل حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ پر یزید کا رضا مند ہونا اور اس سے اس کا خوش ہونا، اہل بیت اطہار کی توہین کرنا یہ سب متواتر المعنی ہیں، اگر چہ اس کی تفصیل آحاد سے ہے، لہذا ہم اس معاملے میں بلکہ اس کے ایمان میں توقف نہیں کرتے، اس پر اور اس کے تمام حامیوں پر اللہ تعالیٰ کی لعنت ہو، حالاں کہ یہ واضح ہے کہ بیان تواتر کے بعد حق کا لفظ استعمال کرنا بے جا ہے، علاوہ ازیں امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے قتل سے راضی ہونا کفر نہیں جیسا کہ گزرا کہ ان کا قتل ایمان سے خارج کرنے کا سبب و موجب نہیں بلکہ وہ فسق ہے اور گناہ ہے، پھر اس بات کا دعویٰ کیا کہ یہ متواتر المعنی ہے، حالاں کہ گزر چکا کہ بالکل بھی ثابت نہیں چہ جائے کہ اس کا تواتر ثابت ہو، پھر ان کا قول: ''ہم اس کے معاملہ بلکہ اس کے ایمان میں توقف نہیں کرتے'' جب کہ ماسبق سے یہ معلوم ہو چکا کہ وہ مسلمان ہے اور اس سے کوئی ایسی چیز ثابت نہیں جو اس کو مومن ہونے سے خارج کردے باوجودیکہ استحلال جو موجب کفر ہے ایک امر باطنی ہے، جس پر آگاہی صرف اللہ تعالیٰ کو ہے، لہذا توقف نہ کرنا اور اس طرح کی جرأت کرنا یہ عقل و دانشمندی اور انصاف و دیانت کے تقاضوں کے خلاف ہے، علاوہ ازیں اعتبار خاتمہ ہی کا ہے، علامہ ابن ہمام صاحب فتح القدیر نے فرمایا: یزید کی تکفیر میں اختلاف ہے، ایک قول یہ ہے کہ وہ کافر ہے کیوں کہ اس سے ایسی جادہ منقول جو اس کے کفر پر شاہد یعنی شراب کو حلال جاننا اور امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور آپ کے رفقا کے قتل کے بعد اس کا یہ بکنا کہ میں نے ان سے اس کا بدلہ لے لیا جو انھوں نے قریش کے شیوخ اور سرداروں کے ساتھ میدان بدر میں کیا تھا اور بھی اس طرح کی باتیں اس سے مروی ہیں

اور شاید یہی وجہ ہے کہ جب حضرت امام احمد بن حنبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے نزدیک اس کی یہ باتیں پایۂ ثبوت کو پہنچیں تو آپ اس کی تکفیر کے قائل ہوئے، اور حقیقت امر یہ ہے کہ اس میں توقف کیا جائے اور اس کا معاملہ اللہ عزوجل کے سپرد کیا جائے۔

قونوی نے ''عمدۃ النسفی کی شرح'' میں کہا: یہ مخفی نہیں کہ یزید کا ایمان محقق ہے اور اس کا کفر دلیل ظنی سے بھی ثابت نہیں چہ جائے کہ دلیل قطعی سے ثابت ہو، لہذا معین کر کے اس پر لعن جائز نہیں۔(۱)

علامہ جمال الدین ابوالفرج عبدالرحمٰن بن علی بن محمد ابن جوزی حنبلی لکھتے ہیں:

''اتفق العلماء علی فسق یزید ولم یخالف فی ذلک الا من لا یعبأ به منهم ابن العربی واختلفوا بعد ذلک فی مسألتین :اولاً :انه کافر وممن قال هذا القول ابن عقیل الآلوسی ،والحجة لهذالفریق ماوقع منه من الاجتراء علی الذریة الطاهرة کالامربقتل الحسین رضی اللہ تعالیٰ عنه، وماجری ممایبنو عن سماعه الطبع ویصم لذکره السمع، (۲) قالوا بعدم کفره :وهوماعلیه اکثرالعلماء ،والحجة لهم :ان الاسباب الموجبة للکفر لم یثبت عندنا منها شئی والاصل بقاؤه علی اسلامه حتی یعلم مایخرجه عنه، ثانیاً:لعنه ،وقد انقسم العلماء فیه الی قسمین :(۱) جواز لعنه:منهم الامام احمد، والقاضی ابویعلیٰ، وابنه ابوالحسین والخلال، وغلامه عبدالعزیز، والکیاالهراسی وابن الجوزی و سبطه والسفارینی وابن محب الدین الحنفی التفتازانی والسیوطی وغیرهم، والحجة لهم :کثرة اوصافه الخبیثة وارتکابه الکبائرفی جمیع ایام خلافته ویکفی مافعله ایام استیلاءه باهل المدینة ومکة ومافعل باهل

(۱) منح الروض الازھر، لا یکفر مسلم بذنب مالم یستحلہ، ص ۱۲۸ تا ۱۳۱۔

البیت ورضاه بقتل الحسین واستبشاره بذلک واهانته لاهل بیته مماتواتر معناه(۲) لایحبونه ولکن لایجوزون لعنه :وهو رائ جمهور العلماءمنهم ابن الصلاح ،الغزالی،ابن تیمیة ،ابن حجرالهیتمی وغیرهم ،وهؤلاء مختلفون فی سبب منع جواز لعنه الی :(۱)انه لم یامر بقتل الحسین رضی اللہ تعالیٰ عنه ،وهو رائ ابن صلاح،والغزالی، وابن حجر الهیتمی ، (۲) لایجوز لعنه الا اذا تحقق ثبوت انه کان من الفساق الظالمین الذین تباح لعنتهم وانه مات مصرا علی ذلک ،فاذا کان کذلک ،جاز لعنه وهذا رائ ابن تیمیةوالحقیقة ان مبنی الخلاف فی عدم لعن یزید یعود الی مسئلة الخلاف فی جواز لعن الفاسق المعین فالجمهور علی عدم جواز لعن الفاسق المعین وممن قال بعدم جوازه وهو رائ الجمهور الی عدم جواز لعن یزیدباسمه" یعنی علما کا یزید کے فسق پر اتفاق ہے اوراس میں مخالفت نہ کی مگر نا قابل اعتبار لوگوں نے ان میں سے ایک ابن عربی بھی ہیں ،اس کے بعد دو مسئلوں میں علما کا اختلاف ہو گیا،**مسئلہ اول:** اس کے کفر میں،اس بارے میں علما دوطرح کے ہیں: (۱) وہ کافر ہے ،جن علما نے یہ قول کیا ہے ان میں سے ایک ابن عقیل آلوسی بھی ہیں اوراس فریق کی دلیل ذریت طاہرہ (اہل بیت اطہار رضی اللہ تعالیٰ عنہم ) پر یزید کی طرف سے وارد شدہ زیادتیاں جیسے امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کوقتل کرنے کا حکم دینا اوروہ جسے سننے سے طبیعت نفرت کرے اورکان بہرے ہوجائیں (۲) وہ کافرنہیں ،اسی پر اکثر علما ہیں ،ان کی دلیل یہ ہے کہ کفر کوثابت کرنے والے اسباب میں سے کوئی سبب ہمارے یہاں ثابت نہیں تو وہ اصل کی بنا پر مسلمان ہی رہے گا جب تک اسلام سے خارج کرنے والی کوئی چیز معلوم نہ ہو،**مسئلہ دوم:** یزید پر لعن جائز ہونا، اس بارے میں علما دوگروہ میں بٹ گیے

(۱) اس پر لعن جائز ہے ان میں سے چند علما یہ ہیں: امام احمد بن حنبل، قاضی ابویعلی فرا، ان کے بیٹے ابوالحسین، خلال، ان کے غلام عبدالعزیز، کیاہراسی، ابن جوزی، ان کے نواسے، محمد بن احمد سفارینی، ابن محب الدین حنفی تفتازانی، علامہ سیوطی وغیرہم، ان لوگوں کی دلیل یزید کا بہت سے اوصاف خبیثہ رذیلہ کا حامل ہونا اور اپنے پورے دور خلافت میں گناہ کبیرہ کا ارتکاب کرنا، اس پر لعن کرنے کے لیے اس کا وہ ظالمانہ رویہ ہی کافی ہے جو اس نے اپنے غلبہ واستبداد کے دنوں میں اہل مدینہ ومکہ اور اہل بیت اطہار پر کیا، امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے قتل سے اس کا راضی ہونا اور اس پر اس کا خوش ہونا اور اس کا اہل بیت اطہار کی اہانت کرنا متواتر المعنی ہیں (۲) ان کے دل اس سے نافر ہیں البتہ اس پر لعن کی اجازت بھی نہیں دیتے اور یہ جمہور علما کی راے ہے ان میں کے چند علما یہ ہیں: ابن صلاح، امام غزالی، ابن تیمیہ، ابن حجر مکی وغیرہم، اور اس پر لعن منع ہے اس کے سبب میں ان کے مختلف قول ہیں (۱) اس نے امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے قتل کا حکم نہیں دیا، یہ ابن صلاح، امام غزالی شافعی اور ابن حجر مکی شافعی کی راے ہے (۲) اس پر لعن جائز نہیں مگر اسی وقت جب کہ یہ ثابت ہوجائے کہ وہ ان فساق وفجار اور ظالمین میں سے ہے جن پر لعن کرنا مباح ہے، اور وہ اسی پر مصر ہو کر مرا، پھر اگر معاملہ ایسا ہی ہو تو اس پر لعن کرنا جائز ہے، اور یہ ابن تیمیہ کی راے ہے اور حقیقت میں یزید پر لعن نہ کرنے میں اختلاف کی بنا لعنت شخصی کے جواز وعدم جواز پر ہے تو جمہور علما کی راے یہ ہے کہ لعنت شخصی ناجائز ہے، اور جن علما کی یہ راے ہے کہ معین فاسق پر لعن جائز نہیں ان کی یہ بھی راے ہے کہ یزید کا نام لے کر اس پر لعن جائز نہیں۔

امام عبداللہ بن اسعد یافعی قدس سرہ تحریر فرماتے ہیں:

(۱) الرد علی المتعصب العنید المانع من ذم یزید، مسالۃ لعن یزید، ص ۱۵ تا ۱۷۔

"اما حکم من قتل الحسین او امر بقتله فمن استحل ذلک فهو کافر وان لم یستحل فهو فاسق وفاجر" یعنی رہا اس شخص کا حکم جس نے امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو قتل کیا یا ان کو قتل کرنے کا حکم دیا تو جس نے اس کو حلال جانا وہ کافر ہے اور اگر حلال نہیں جانا تو وہ فاسق وفاجر ہے۔(۱)

ناصر السنہ قامع البدعہ ملا علی قاری حنفی علیہ رحمۃ اللہ الباری رقم فرماتے ہیں:

"ان بعض العلماء جوزوا لعنهما (یزیدبن معاویة، عبیدالله بن زیاد) بل الامام احمدبن حنبل قال بکفریزیدلکن جمهوراهل السنة لا یجوزون لعنه حیث لم یثبت کفره عندهم، علی التنزل فلعله مات تائبا ولهذاقالوا :لایجوز لعن کافر بعینه الا اذا ثبت کفره وقوله علیه بدلیل قطعی من کتاب او سنة کفرعون وابی جهل وامثالهم" یعنی بعض علما نے یزید بن معاویہ اور حجاج بن یوسف پر لعن کو جائز کہا ہے بلکہ امام احمد بن حنبل نے یزید کے کفر کا قول کیا ہے لیکن جمہور علمائے اہل سنت وجماعت اس پر لعن کرنا ناجائز کہتے ہیں اس لیے کہ ان کے یہاں اس کا کفر ثابت نہیں، علی سبیل التنزل (یعنی اگر مان لیا جائے کہ کفر ثابت بھی ہو گیا تو) ہوسکتا ہے کہ وہ توبہ کر کے مرا ہو، اسی وجہ سے علما نے کہا کسی معین کافر پر لعن کرنا اسی وقت جائز ہے جب کہ اس کا کافر ہونا اور اسے کفر پر کہا جانا قرآن وحدیث کی قطعی دلیل سے ثابت ہو جیسے فرعون، ابوجہل وغیرہ۔(۲)

حجۃ الاسلام امام ابو حامد محمد بن محمد غزالی شافعی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ لکھتے ہیں:

"ان لعن فاسق بعینه غیر جائز وعلی الجملة ففی لعن الاشخاص خطر فلیجتنب ولا خطر فی السکوت عن لعن ابلیس فضلا عن غیره،

(۱) شذرات الذہب فی اخبار من ذہب، ج۱، ص۲۷۹۔

(۲) شرح الشفاء، فصل وسب آل بیتہ۔۔الی۔۔حرام ملعون فاعلہ، ج۲، ص۵۵۶۔

فان قیل :هل یجوز لعن یزید ؟لانه قاتل الحسین او آمر به ؟ قلنا:هذا لم یثبت اصلاً ،فلایجوز ان یقال:انه قتله او امر به مالم یثبت فضلاًعن اللعنة، لانه لاتجوز نسبةمسلم الی کبیرةمن غیر تحقیق،نعم یجوز ان یقال:قتل ابن ملجم علیا و قتل ابو لؤلؤة عمر رضی اللہ تعالیٰ عنهما ،فان ذلک ثبت متو اترا فلایجوز ان یرمی مسلم بفسق او کفر من غیر تحقیق ،فان قیل :فهل یجوز ان یقال قاتل الحسین لعنه اللہ او الآمر بقتله لعنه اللہ ؟ قلنا الصو اب ان یقال :قاتل الحسین ان مات قبل التوبة لعنه اللہ لانه یحتمل ان یموت بعد التوبة فان و حشیا قاتل حمزة عم رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه و سلم قتله و هو کافر ثم تاب عن الکفر و القتل جمیعا و لایجوز ان یلعن و القتل کبیرة و لاتنتهی الی رتبة الکفر فاذا لم یقید بالتوبة و اطلق کان فیه خطر و لیس فی السکوت خطر فهو اولیٰ ”یعنی بلا شبہ کسی معین فاسق پر لعن جائز نہیں ، فی الجملہ معین اشخاص پر لعن کرنے میں خطرہ ہے تو اس سے اجتناب چاہیے اور ابلیس پر لعن سے سکوت کرنے میں کوئی خطرہ نہیں چہ جائے کہ اس کے علاوہ میں، پس اگر کہا جائے کہ کیا یزید پر لعن جائز ہے؟ اس لیے کہ اس نے امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو قتل کیا یا قتل کرنے کا حکم دیا۔ اس کا ہم جواب یہ دیں گے کہ یہ بالکل ثابت نہیں لہذا یہ کہنا جائز نہیں کہ اس نے ان کو قتل کیا یا قتل کرنے کا حکم دیا جب تک ثابت نہ ہو جائے چہ جائے کہ اس پر لعن کی جائے اس لیے کہ بلا تحقیق کسی مسلمان کو کسی گناہ کبیرہ کی طرف منسوب کرنا ناجائز ہے، ہاں یہ کہا جاسکتا ہے کہ ابن ملجم نے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو اور ابولؤلؤ نے حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو قتل کیا کیوں کہ یہ متواتراً ثابت ہے پس بغیر تحقیق کے کسی مسلمان کی طرف فسق یا کفر کی نسبت کرنا جائز نہیں، کیا یہ کہنا درست ہے کہ امام حسین کے قاتل یا ان کے قتل کا حکم

دینے والے پر اللہ کی لعنت ہو؟اس کا جواب یہ ہے کہ درست یہ ہے کہ یہ کہا جائے امام حسین کا قاتل اگر قبل توبہ مر گیا تو اس پر اللہ تعالیٰ کی لعنت ہو کیوں کہ ہوسکتا ہے کہ توبہ کے بعد مرا ہو، چناں چہ وحشی نے حالت کفر میں عم رسول حضرت امیر حمزہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو شہید کر دیا پھر کفر و قتل دونوں سے توبہ کرلی ،اور لعن کرنا جائز نہیں اور قتل کبیرہ گناہ ہے لیکن قتل کفر سے کم درجہ رکھتا ہے پس اگر توبہ سے مقید نہ کیا جائے اور مطلق کہا جائے تو اس میں خطرہ ہے اور لعن نہ کرنے میں کوئی خطرہ نہیں ،لہذا یہی بہتر ہے۔(۱)

محقق علی الاطلاق حضرت شاہ عبد الحق محدث دہلوی حنفی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ رقم فرماتے ہیں:

"بعضے در یزید شقی نیز توقف کنند وبعضے براہ غلو وافراط درشان وے وموالات وے روند و گویند کہ وے بعد ازاں کہ با تفاق مسلمانان امیر شد، اطاعت وے برامام حسین واجب شد، **نعوذ باللہ من ھذا القول و من ھذا الاعتقاد**، حاشا کہ وے باوجود امام حسین امام وامیر شود ،واتفاق مسلمانان بروے کے شد وجمع صحابہ کہ درزمانے یزید پلید بودند واولاد اصحاب ہم منکر وخارج از اطاعت وے بودند،نعم جماعتی از مدینہ مطہرہ بشام نزد وے کرہا وجبرا رفتند واوجائزہائے سنی وفائدہ ہائے ہنی نزد ایشاں نہاد بعد ازآں کہ حال قباحت مال اورا دیدند، بمدینہ باز آمدند وخلع بیعت وے کردند وگفتند کہ وے عدو اللہ وشارب الخمر وتارک الصلاۃ وزانی وفاسق ومستحل محارم است، وبعضے دیگر گویند کہ وے امر بقتل آں حضرت نکردہ، وبداں راضی نہ بودہ ،وبعد از قتل وے واہل بیت وے رضوان اللہ تعالیٰ علیہم مسرور ومستبشر نہ شدہ، ایں سخن مردود و باطل است، چہ عداوت آں بے سعادت باہل بیت نبوی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم واستبشار روے بقتل ایشاں واذلال واہانت اومر ایشاں را بدرجہ تواتر معنوی رسیدہ است وانکار آں تکلف

(۱) احیاء علوم الدین، کتاب آفات اللسان، الآفۃ الثامنۃ، ج ۳،ص ۱۱۲ تا ۱۲۲۔

ومکابرہ است وبعضے گویند کہ قتل امام گناہ کبیرہ است، چہ قتل نفس مومن یا مومنہ بناحق کبیرہ است نہ کفر ولعنت مخصوص بہ کافراں است ولیت شعری کہ ارباب ایں اقاویل وباحادیث نبوی کہ ناطق اند باآں کہ بغض وایذاواہانت فاطمہ واولاد وے موجب بغض وعداوت واہانت رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم چہ می گویند، وآں سبب کفر وموجب لعن وخلود نار جہنم است بلاشک وریب ''اِنَّ الَّذِیْنَ یُؤْذُوْنَ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ لَعَنَهُمُ اللّٰهُ فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَةِ وَاَعَدَّ لَهُمْ عَذَابًا مُّهِیْنًا،، بعضے دیگر گویند کہ خاتمت وے معلوم نیست شاید بعد از ارتکاب آں کفر ومعصیت توبہ کردہ باشد ودر نفس آخر توبہ رفتہ باشد ومیل امام محمد غزالی در احیاء العلوم بایں حکایت است وبعضے از علمائے سلف واعلام امت مثل امام احمد بن حنبل وامثال او بروے لعنت کردہ اند وابن جوزی کہ کمال شدت وتعصب در حفظ سنت وشریعت دارد در کتاب خود لعن وے از سلف نقل کردہ وبعضے منع کردہ اند وبعضے متوقف ماندہ اند وبالجملہ وے مبغوض ترین مردم است نزد ما وکارہائے کہ آں بے سعادت دریں امت کردہ ہیچ کس نہ کردہ وبعد از قتل امام حسین واہانت اہل بیت لشکر بتخریب مدینہ مطہرہ وقتل اہل آں فرستادہ وبقیہ از اصحاب وتابعین را امر بقتل کردہ، وبعد از تخریب مدینہ منورہ امر بہ انہدام حرم مکہ معظّمہ وقتل عبداللہ ابن زبیر کردہ وہم در اثنائے ایں حالت از دنیا رفتہ دیگر احتمال توبہ ورجوع اوراخداوند حق تعالیٰ دلہائے مارا وتمامہ مسلمان ہارا از محبت وموالات وے واعوان وانصار وے وہر کہ بااہل بیت نبوت بد بودہ وبد اندیشاں وحق ایشاں پائے مال کردہ وباایشاں برائے محبت وصدق عقیدت نیست ونبودہ نگاہ دارد ومارااودوستان مارادرزمرۂ محبان ایشاں محشور گرداند ودر دنیا وآخرت بر دین وکیش ایشاں بدارد''

یعنی شقی یزید کے بارے میں کچھ لوگ توقف کرتے ہیں، مگر بعض لوگ

غلو و افراط کی وجہ سے اس کی شان و منزلت بیان کرنے بیٹھ جاتے ہیں، اور کہتے ہیں کہ چوں کہ وہ مسلمانوں کی اکثریت کی بنا پر امیر مقرر ہوا تھا، امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ پر ضروری تھا کہ ان کی اطاعت کرتے، **نعوذ باللہ من ھذا القول و من ھذا الاعتقاد۔**

یزید امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ہوتے ہوئے کیسے امیر ہوسکتا ہے، اور مسلمانوں کو اجماع اس پر کس طرح واجب آتا ہے جب کہ اس وقت صحابہ کرام اور صحابہ کی اولاد جو بھی موجود تھی اس کی اطاعت سے بیزاری کا اعلان کر چکے تھے، مدینہ منورہ سے چند لوگ اس کے پاس شام میں جبر و اکراہ سے پہنچائے گیے تھے مگر یزید کے ناپسندیدہ اعمال کو دیکھ کر واپس مدینہ چلے آئے، اور عارضی بیعت کو فسخ کر دیا، اور ان لوگوں نے برملا کہا کہ وہ خدا کا دشمن ہے، شراب نوش ہے، تارک الصلاۃ ہے، زانی ہے، فاسق ہے، محارم سے صحبت کرنے سے بھی باز نہیں آتا۔

ایک طبقہ ایسا بھی ہے جس کی رائے ہے کہ یزید نے حضرت امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے قتل کا حکم نہیں دیا تھا، اور نہ ہی وہ شہادت امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ پر رضامند تھا، حضرت حسین اور اہل بیت رضی اللہ تعالیٰ عنہم کی شہادت سے وہ کبھی بھی مسرور و مطمئن نہیں ہوا، ہمارے نزدیک یہ رائے مردود اور باطل ہے کیوں کہ یزید کی اہل بیت سے عداوت اور اہل بیت کی اہانت و ذلت کے واقعات تواتر کے ساتھ اس سے سرزد ہوتے رہے، ان تمام واقعات سے انکار کرنا از راہ تکلف ہے۔

ایک طبقہ کی رائے یہ ہے کہ قتل حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ دراصل گناہ کبیرہ ہے کیوں کہ ناحق مومن کا قتل کرنا گناہ کبیرہ میں آتا ہے، کفر میں نہیں آتا مگر لعنت تو کافروں کے لیے مخصوص ہے، ایسی رائے کا اظہار کرنے والوں پر افسوس

ہے، وہ نبی علیہ الصلاۃ والسلام کے کلام سے بھی بے خبر ہیں کیوں کہ حضرت فاطمہ اوران کی اولاد سے بغض وعداوت اورانھیں تکلیف دینا اوران کی توہین کرنا باعث ایذا وعداوت نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہے، اس حدیث کی روشنی میں یہ حضرات یزید کے متعلق کیا فیصلہ کریں گے، کیا اہانت رسول اور عداوت رسول اللہ کفر ولعنت کا سبب نہیں ہے، اور یہ بات جہنم کی آگ میں پہنچانے کے لیے کافی نہیں، آیت کریمہ ملاحظہ ہو:

"اِنَّ الَّذِیۡنَ یُؤۡذُوۡنَ اللّٰہَ وَرَسُوۡلَہٗ لَعَنَہُمُ اللّٰہُ فِی الدُّنۡیَا وَالۡاٰخِرَۃِ وَاَعَدَّ لَہُمۡ عَذَابًا مُّہِیۡنًا" [سورہ :احزاب، آیت ۵۷:] ترجمہ: بے شک جو ایذا دیتے ہیں اللہ اور اس کے رسول کو ان پر اللہ کی لعنت ہے دنیا اور آخرت میں اور اس نے ان کے لیے ذلت کا عذاب تیار کر رکھا ہے۔ (کنزالایمان)

بعض لوگوں کا خیال ہے کہ چوں کہ یزید کے خاتمہ کے متعلق کوئی علم نہیں ہوسکتا ہے کہ ارتکاب کفر ومعصیت کے بعد اس نے توبہ کرلی ہو، اور آخر کار تائب ہوگیا ہو، حضرت امام غزالی نے اپنی کتاب احیاء العلوم میں اسی خیال کا اظہار کیا ہے، علمائے سلف اور مشاہیر امت میں سے بعض نے جن میں امام احمد بن حنبل جیسے بزرگ شامل ہیں یزید پر لعنت کی ہے، ابن جوزی جو شریعت اور حفظ سنت میں بڑے متشدد تھے، اپنی کتاب میں لعنت بر یزید کو علمائے سلف سے نقل کیا ہے بعض علمائے کرام نے لعنت کرنے کی ممانعت کی ہے اور بعض توقف کرتے ہیں۔

ہماری رائے میں یزید مبغوض ترین انسان تھا، اس بدبخت نے جو کارہائے بدانجام دیے ہیں، امت رسول میں سے کسی سے نہیں ہوسکتے، شہادت حسین اوراہانت اہل بیت سے فارغ ہوکر اس بدبخت نے مدینہ منورہ پر لشکر کشی کی اور اس مقدس شہر کی بے حرمتی کے بعد اہل مدینہ کے خون سے ہاتھ رنگے، اور

باقی ماندہ صحابۂ رسول اور تابعین اس کی تیغ ستم کی نذر ہو گیے، مدینہ منورہ کی تخریب کے بعد اس نے مکہ معظّمہ کی تباہی کا حکم دیا، اور حضرت عبد اللہ بن زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی شہادت کا ذمہ دار ٹھہرایا، اور انہی حالات میں وہ دنیا سے رخصت ہو گیا، اور اس کی توبہ اور رجوع کا مزید حال تو اللہ تعالیٰ ہی جانتا ہے، اللہ تعالیٰ ہمارے اور دوسرے اہل ایمان کے دلوں کو یزید کی محبت والفت، اس کے مددگاروں اور معاونین کی موانست اور ان تمام لوگوں کی دوستی جو اہل بیت نبوی کے بدخواہ رہے ہیں، اور ان کے حقوق کو پائے مال کرتے آئے ہیں، اور ان سے محبت وصدق عقیدت سے محروم رہے ہیں، سے محفوظ ومامون رکھے اور دنیا وآخرت میں اہل بیت کے مشرب ومسلک پر رکھے۔(۱)

امام ربانی مجدد الف ثانی شیخ احمد سرہندی فاروقی حنفی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ لکھتے ہیں:

''یزید بے دولت از اصحاب نیست در بدبختی او کرا سخن است کارے کہ آں بدبخت کردہ ہیچ کافر فرنگ نہ کنندہ بعضے از علماے اہل سنت کہ در لعن او توقف کردہ اند نہ آں کہ از وے راضی اند بلکہ رعایت احتمال رجوع وتوبہ کردہ اند''

یعنی یزید بدنصیب اصحاب کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم میں سے نہیں ہے، اس کی بدبختی میں کس کو کلام ہے جو کام اس بدبخت نے کیا کوئی کافر فرنگ بھی نہیں کرتا، اہل سنت وجماعت کے بعض علماے کرام نے جو اس پر لعنت کرنے کے بارے میں توقف کیا ہے وہ اس وجہ سے نہیں کہ وہ اس سے راضی ہیں بلکہ اس کے اپنے کیے سے رجوع وپشیمانی اور توبہ کے احتمال کی رعایت کرتے ہوئے کیا ہے''(۲)

رئیس المتکلمین خاتم المحققین حضرت علامہ مفتی نقی علی خان حنفی رحمہ اللہ تعالیٰ قلمبند فرماتے ہیں:

---

(۱) تکمیل الایمان، ص ۹۷۔

(۲) مکتوبات لامام ربانی مجدد الف ثانی، دفتر اول، مکتوب ۵۴، ج۱، ص ۱۸۵۔

''بہت محققین علما یزید پر لعنت میں توقف کرتے ہیں باوجود اس کے کہ اس کے لشکر نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے نواسے اور اعزہ واہل بیت کو ہزاروں بے رحمیوں اور سنگ دلیوں کے ساتھ شہید کیا اور کوئی دقیقہ ہتک حرمت حرم کا باقی نہ چھوڑا، اصل اس باب میں یہ ہے کہ لعنت کرنا کسی پر ثواب نہیں اگر کوئی شخص دن بھر شیطان پر لعنت کرتا رہے، کیا فائدہ حاصل ہو اس سے یہ بہتر ہے کہ اس قدر وقت ذکر وتلاوت ودرود میں صرف کرے کہ ثواب عظیم ہاتھ آئے، اگر اس کام میں ہمارے لیے کچھ فائدہ ہوتا پروردگار عالم ابلیس پر لعنت کرنے کا حکم دیتا پس احتیاط اسی میں ہے کہ جس کے انجام سے اطلاع نہ ہو اس پر لعنت نہ کرے اگر وہ لائق لعنت کے ہے تو اس پر لعنت کہنے میں تضییع وقت ہے اور جو وہ لعنت کا مستحق نہیں تو گناہ بے لذت، اسی واسطے امام عبداللہ یافعی یمنی ''مرآۃ الجنان'' میں فرماتے ہیں: کسی مسلمان پر لعنت اصلاً جائز نہیں اور جو کسی مسلمان پر لعنت کرے وہ ملعون ہے''(۱)

خاتم الحفاظ امام جلال الدین سیوطی شافعی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ تحریر فرماتے ہیں:

''وفی سنة ثلاث وستین بلغه ان اهل المدینة خرجوا علیه وخلعوه، فارسل الیهم جیشا کثیفاو امرهم بقتالهم، ثم المسیر الی مکة لقتال ابن زبیر، فجاؤا وکانت وقعة الحرة علی باب طیبة، وماادراک ماوقعة الحرة ؟ذکرهاالحسن مرة فقال: واللہ ماکاد ینجو منهم احد، قتل فیها خلق (کثیر) من الصحابة رضی اللہ تعالیٰ عنهم ومن غیرهم، ونهبت المدینة وافتض فیهاالف عذراء، فانا للہ واناالیه راجعون، وکان سبب خلع اهل المدینة له ان یزید اسرف فی المعاصی، وسار جیش الحرة الی مکة لقتال ابن الزبیر، فمات امیر الجیش بالطریق، فاستخلف علیهما

(۱) احسن الوعاء لآداب الدعاء، ص ۱۹۴ تا ۱۹۸۔

میرا، و اتوامکۃ، وحاصرواابن الزبیروقاتلوہ ورموہ بالمنجنیق، وامیرا، و اتوامکۃ، وحاصرواابن الزبیروقاتلوہ ورموہ بالمنجنیق، وذلک فی صفر سنۃ اربع وستین،واحترقت من شرارۃ نیرانھم استار الکعبۃ وسقفھا وقرناالکبش الذی فدی اللہ بہ اسماعیل وکانا فی السقف،واھلک اللہ یزیدفی نصف شھرربیع الاول من ھذاالعام"

یعنی ۶۳ھ میں اس کو یہ خبر پہنچی کہ اہل مدینہ نے اس کے خلاف خروج کیا اوراس کی بیعت توڑ دی تواس نے ان کے خلاف ایک لشکر جرار روانہ کیااورانھیں ان کے قتل کا حکم دیا پھر مکہ پہنچ کرحضرت عبداللہ بن زبیر کے قتل کاحکم دیاتو یہ لوگ وہاں آئے اوروہاں واقعۂ حرہ رونماہوااورتو کیا جانے کہ واقعۂ حرہ کیا ہے؟ اس کوامام حسن نے ایک مرتبہ ذکرکرتے ہوئے کہا: باخدا ان میں سے کوئی نہ بچا مدینہ میں صحابہ وغیرہ بہت سےلوگ شہید کیے گئے اورمدینہ کو ویران کیا گیا اوراس میں ہزاروں پاک بازدوشیزاؤں کی عزت کو پامال کیا گیا،اہل مدینہ نے اس کی بیعت اس وجہ سےتوڑی تھی کہ وہ گناہوں میں بہت زیادہ ملوث تھااورحرہ کا لشکرعبداللہ بن زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کوقتل کرنے کے لیےمکہ مکرمہ چلاتوراہ میں لشکرکا امیر مرگیا پھراس نےان کا کسی دوسرے کو امیر بنایا اور یہ لوگ مکہ میں آکرعبداللہ بن زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کا محاصرہ کرلیے اوران سے جنگ کرنے لگے اوران پر منجنیق سے تیر برسانے لگے ،یہ واقعہ صفر ۶۴ھ میں ہوااوران کی آگ کے شراروں سے کعبہ شریف کے پردے اوراس کی چھت اوراس دنبہ کے دونوں سینگ جل گئےجس کے ذریعہ اللہ تعالیٰ نے حضرت اسمعیل علیہ الصلاۃ والسلام کا فدیہ دیااوروہ دونوں چھت میں آویزاں تھے اوراللہ تعالیٰ نے یزید پلید کونصف ربیع الاول اسی سال ہلاک وتباہ فرمادیا۔(۱)

(۱) تاریخ الخلفاء،ص ۱۵۸ تا ۱۵۹۔

ناصر السنہ قامع البدعہ ملا علی قاری علیہ رحمۃ اللہ الباری تحریر فرماتے ہیں:

**”انه (یزید) بعث الی المدینة السکینة مسلم بن عقبة فاباحها ثلاثة ایام فقتل من خیار اهلها“** یعنی یزید نے مسلم بن عقبہ کو مدینہ طیبہ بھیجا تو اس نے تین شبانہ روز وہاں کی پاک باز خواتین کو اپنے لشکر پر مباح کر دیا اور وہاں کے صالحین کو شہید کیا۔(۱)

خاتمۃ المحققین علامہ ابن عابدین محمد امین شامی قدس سرہ السامی رقم طراز ہیں:

**”حقیقة اللعن المشهورة هي الطرد عن الرحمة، وهي لاتکون إلا لکافر، ولذا لم تجز علی معین لم یعلم موته علی الکفر بدلیل وإن کان فاسقا متهورا کیزید علی المعتمد، بخلاف نحو إبلیس وأبي جهل فیجوز، وبخلاف غیر المعین کالظالمین والکاذبین فیجوز أیضا لأن المراد جنس الظالمین وفیهم من یموت کافرا، فیکون اللعن لبیان أن هذا الوصف وصف الکافرین للتنفیر عنه والتحذیر منه لا لقصد اللعن علی کل فرد من هذا الجنس لأن لعن الواحد المعین کهذا الظالم لا یجوز فکیف کل فرد من أفراد الظالمین“** یعنی لعنت کی حقیقت مشہورہ ہے رحمت سے دور کرنا، اور یہ صرف کافر کے لیے ہے، لہذا کسی شخص معین پر جس کا کفر پر خاتمہ کسی دلیل سے معلوم نہ ہو، لعنت کرنا جائز نہیں اگر چہ فاسق مجاہر ہو، جیسے یزید بر قول معتمد، بر خلاف ابلیس، ابو جہل وغیرہ کے کہ ان پر لعنت شخصی جائز ہے، یوں ہی غیر معین افراد پر بھی لعنت جائز ہے جیسے کہ ظالموں اور جھوٹوں پر لعنت ہو، کیوں کہ مراد جنس ہے اور اس کے افراد میں ایسے بھی ہیں جو کفر پر مرے ہیں، لہذا لعنت اس سے نفرت دلانے اور ڈرانے کے لیے ہوگی کہ یہ کفار کا وصف ہے، نہ کہ اس جنس کے افراد میں سے ہر فرد پر لعنت کرنے کے لیے کہ جب شخص واحد پر علی التعیین

---

(۱) شرح الشفاء، فصل وسب آل بیتہ ۔۔الی۔۔حرام ملعون فاعلہ، ج ۲، ص ۵۵۶۔

لعنت جائز نہیں مثلاً اس طرح کہ اس ظالم پر اللہ کی لعنت، تو بھلا ظالمین کے افراد میں سے ہر فرد کا حال ہی کیا پوچھنا۔(۱)

مذکورہ بالا دلائل و براہین سے تینوں گروہِ اہل سنت کا موقف شمس وامس کی طرح واضح وروشن ہو گیا اور اسی کو امام المحققین والمدققین سید الفضلاء والعلماء اعلیٰ حضرت امام اہل سنت امام احمد رضا خان علیہ الرحمۃ والرضوان اپنے الفاظ میں یوں رقم فرماتے ہیں:

''یزید پلید کے بارے میں ائمہ اہل سنت کے تین قول ہیں، امام احمد وغیرہ اکابر اسے کافر جانتے ہیں تو ہر گز بخشش نہ ہوگی، اور امام غزالی وغیرہ مسلمان، تو اس پر کتنا ہی عذاب ہو بالآخر بخشش ضرور ہوگی اور ہمارے امام سکوت فرماتے ہیں کہ نہ ہم مسلمان کہیں نہ کافر، لہذا یہاں بھی سکوت کریں گے'' وفیہ ایضا: ''یزید پلید علیہ مایستحقه من العزیز المجید قطعاً یقیناً باجماع اہل سنت فاسق وفاجر وجری علی الکبائر تھا اس قدر پر ائمہ اہل سنت کا اطباق واتفاق ہے صرف اس کی تکفیر ولعن میں اختلاف فرمایا، امام احمد بن حنبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور ان کے اتباع وموافقین اسے کافر کہتے اور بہ تخصیص نام اس پر لعن کرتے ہیں اور اس آیۂ کریمہ سے اس پر سند لاتے ہیں: ''فَهَلْ عَسَيْتُمْ اِنْ تَوَلَّيْتُمْ اَنْ تُفْسِدُوْا فِي الْاَرْضِ وَ تُقَطِّعُوْا اَرْحَامَكُمْ اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ لَعَنَهُمُ اللّٰهُ فَاَصَمَّهُمْ وَ اَعْمٰى اَبْصَارَهُمْ '' کیا قریب ہے کہ اگر والی ملک ہو تو زمین میں فساد کرو اور اپنے نسبی رشتہ کاٹ دو یہ ہیں وہ لوگ جن پر اللہ تعالیٰ نے لعنت فرمائی تو انھیں بہرا کر دیا اور ان کی آنکھیں پھوڑ دیں، شک نہیں کہ یزید نے والی ملک ہو کر زمین میں فساد پھیلایا حرمین طیبین وخود کعبۂ معظّمہ وروضۂ طیبہ کی سخت بے حرمتیاں کیں، مسجد کریم میں گھوڑے باندھے، ان کی لید اور پیشاب منبر اطہر پر پڑے، تین دن مسجد نبی صلی اللہ تعالیٰ

(۲) شامی، کتاب الطلاق، باب الرجعۃ، مطلب فی حکم لعن العصاۃ، ج ۵، ص ۹۴، زکریا۔

علیہ وسلم بے اذان ونماز رہی ،مکہ ومدینہ وحجاز میں ہزاروں صحابہ وتابعین بے گناہ شہید کیے، کعبۂ معظّمہ پر پتھر پھینکے، غلاف شریف پھاڑااور جلایا، مدینہ طیبہ کی پاک دامن پارسائیں تین شبانہ روز اپنے خبیث لشکر پر حلال کردیں، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے جگر پارے کو تین دن بے آب ودانہ رکھ کر مع ہمراہیوں کے تیغ ظلم سے پیاسا ذبح کیا، مصطفی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے گود کے پالے ہوئے تن نازنین پر بعد شہادت گھوڑے دوڑائے گئے کہ تمام استخوان مبارک چور ہوگئے سر انور کہ محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا بوسہ گاہ تھا کاٹ کر نیزہ پر چڑھایااور منزلوں پھرایا، حرم محترم مخدرات مشکوئے رسالت قید کیے گیے اور بے حرمتی کے ساتھ اس خبیث کے دربار میں لائے گئے اس سے بڑھ کر قطع رحم اور زمین میں فساد کیا ہوگا ملعون ہے وہ جو ان ملعون حرکات کو فسق وفجور نہ جانے قرآن عظیم میں صراحۃً اس پر ''لَعَنَهُمُ اللّٰهُ''فرمایا لہذا امام احمد اور ان کے موافقین اس پر لعنت فرماتے ہیں اور ہمارے امام اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ لعن وتکفیر سے احتیاطاً سکوت کہ اس سے فسق وفجور متواتر ہیں کفر متواتر نہیں اور بحال احتمال نسبت کبیرہ بھی جائز نہیں نہ کہ تکفیر اور امثال وعیدات مشروط بعدم توبہ ہیں لقولہ تعالیٰ ''فَسَوْفَ يَلْقَوْنَ غَيًّا إِلَّا مَنْ تَابَ''اور توبہ تادم غرغرہ مقبول ہے اور اس کے عدم پر جزم نہیں اور یہی احوط واسلم ہے''(۱)

ایک اور مقام پر فرماتے ہیں:

''لعنت بہت سخت چیز ہے ہر مسلمان کو اس سے بچایا جائے بلکہ لعین کافر پر بھی لعنت جائز نہیں جب تک اس کا کفر پر مرنا قرآن وحدیث سے ثابت نہ ہو''(۲)

(۱) فتاویٰ رضویہ قدیم، کتاب السیر ،ج۶،ص ۱۰۷ تا ۱۵۴۔

(۲) فتاویٰ رضویہ مترجم، ج۲۱،ص ۲۲۲۔

# اب زید بے قید کے ہفوات وبکواس کا محاسبہ ملاحظہ کریں

اس تمہید سے یزید کے فسق وکفر اور لعنت وملامت کا مسئلہ خوب واضح ہو چکا نیز ان تمام دلائل وبراہین سے زید کی افترا پردازی اور اس کی عیاری ومکاری بھی اچھی طرح آشکار اور واشگاف ہوگئی پھر بھی زید کے اتہامات وبے سروپا اعتراضات کو اجاگر کرنا مناسب معلوم ہوتا ہے۔

زید لکھتا ہے : **”ویسے بریلویوں کو دلائل وبراہین سے کوئی سروکار نہیں ہوتا یہ جس معاملے میں کھانے کا انتظام ہوجائے ان کے نزدیک وہی حق ہوجاتا ہے“** اہل سنت وجماعت پر یہ کھلا ہوا بہتان ہے جس کا باطل ہونا واضح وعیاں ہے، عیاں راچہ بیان۔

زید لکھتا ہے :

**”امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ اور امام احمد رضا بریلوی کے فتویٰ کے مطابق یزید کو کافر کہنا کفر“**

زید لکھتا ہے:

> **”احمد رضا خاں بریلوی سے امیر معاویہ اور یزید کے بارے میں سوال کیا گیا ہے، جس کا جواب دیتے ہوئے یزید کے بارے میں احمد رضا خاں بریلوی لکھتا ہے: ”یزید کی تکفیر ولعن کے بارے میں اختلاف ہے، ہمارے امام اعظم کا مذہب یہ ہے کہ اس سے احتیاطاً سکوت برتے یزید سے فسق وفجور متواتر ہیں کفر متواتر نہیں ہے اور بحال احتمال نسبت کبیرہ بھی جائز نہیں نہ کہ تکفیر، ہاں امام احمد بن حنبل اسے کافر جانتے ہیں، بہر حال ہم حنفی مقلد ہیں ہم اپنے امام کی تقلید کرتے ہوئے لعن وتکفیر میں سکوت ہی اختیار کریں گے“ اور اس کے بعد لکھتا ہے: ”فتوی کے الفاظ آپ کے سامنے ہیں پڑھ لیں، احمد رضا خاں بریلوی نے صاف صاف لکھا ہے کہ یزید پر لعنت کرنے اور اس کی تکفیر کرنے میں اختلاف ہے، ہمارے امام اعظم ابوحنیفہ کا مذہب یہ ہے کہ اس کے بارے میں سکوت کیا جائے، اور یزید سے کفر متواتر نہیں ہے اور جس میں احتمال ہو اس**

**کی نسبت کسی کبیرہ گناہ کی طرف کرنا بھی جائز نہیں تکفیر تو دور کی بات ہے‘‘**

زید کی مذکورہ عبارتوں پر غور کرنے سے اس کی افترا پردازی و کذب بیانی خود اس کی تحریر سے آشکارا ہے کہ شروع میں لکھا کہ امام اعظم ابوحنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور امام احمد رضا خان محقق بریلوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے فتویٰ کے مطابق یزید کو کافر کہنا کفر ہے اور اس پر دلیل میں اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی جو عبارت پیش کی اس میں اس کا ثبوت عبارت کے کسی ٹکڑے سے فراہم نہیں ہوتا اور آگے خود ہی اپنے ماقبل کے خلاف لکھ مارا:

> **’’امام احمد رضا خاں بریلوی نے صاف صاف لکھا ہے کہ یزید پر لعنت کرنے اور اس کی تکفیر کرنے میں اختلاف ہے، ہمارے امام اعظم ابوحنیفہ کا مذہب یہ ہے کہ اس کے بارے میں سکوت کیا جائے، اور یزید سے کفر متواتر نہیں ہے اور جس میں احتمال ہو اس کی نسبت کسی کبیرہ گناہ کی طرف کرنا بھی جائز نہیں تکفیر تو دور کی بات ہے‘‘**

تو اس سے خود اس کا جھوٹا اور مفتری ہونا ثابت ہو گیا کما ھو ظاھر جدا، اسی لیے تو کہتے ہیں کہ ’’دروغ گورا حافظہ نباشد‘‘۔

زید لکھتا ہے:

> **’’لیکن آج بریلوی قوم سارا محرم صرف ایک ہی کام کرتی نظر آتی ہے اور وہ یہ کہ یزید پر لعنت، لیکن بریلویوں کا اعلیٰ حضرت کہتا ہے اس بارے میں سکوت کرنا چاہیے اب یہ اپنے اعلیٰ حضرت کی بھی نہیں مانتے اور شیعہ رافضیوں کی مان لیتے ہیں‘‘**

یہ بھی اہل سنت و جماعت پر سراسر اتہام و بہتان ہے، کوئی سنی صحیح العقیدہ حنفی عالم نہیں جو یزید کو کافر یا لعنتی کہتا ہو ہم اس پر چند شواہد پیش کرتے ہیں ملاحظہ کریں۔

**(۱) یزید پلید صدر الشریعہ علامہ مفتی محمد امجد علی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی نظر میں**

صدر الشریعہ علامہ مفتی محمد امجد علی اعظمی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ رقم فرماتے ہیں:

''یزید پلید فاسق فاجر مرتکب کبائر تھا اس کو کافر کہنے اور اس پر لعنت کرنے میں علمائے اہل سنت کے تین قول ہیں اور ہمارے امام اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا مسلک سکوت یعنی ہم اسے فاسق فاجر کہنے کے سوا نہ کافر کہیں، نہ مسلمان''(۱)

**(۲) یزید پلید بحر العلوم علامہ مفتی عبد المنان اعظمی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی نظر میں**

بحر العلوم علامہ مفتی محمد عبد المنان اعظمی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ رقم طراز ہیں:

''امام احمد علیہ الرحمہ یزید کو کافر کہتے ہیں، امام شافعی علیہ الرحمۃ مسلمان، اور ہمارے امام اعظم توقف کرتے ہیں، یہی ہمارا مذہب ہے کہ اس کا معاملہ خدا کے سپرد کرتے ہیں'' وفیہ ایضا: ''یزید باجماع اہل سنت فاسق وفاجر اور جری علی الکبائر تھا اس پر ائمہ کا اتفاق ہے البتہ اس کی تکفیر اور اس پر لعن میں اختلاف ہے، امام احمد بن حنبل تو اسے کافر کہتے ہیں، اور نام لے کر اس پر لعنت بھیجتے ہیں، امام غزالی وغیرہ اس کو مسلمان کہتے ہیں، یہ نام لے کر لعنت بھیجنے کو اس پر منع کرتے ہیں اور ہمارے امام اعظم سکوت فرماتے ہیں نہ لعنت بھیجیں نہ اس کے لیے مغفرت کی دعا کریں''(۲)

**(۳) یزید پلید فقیہ ملت مفتی جلال الدین امجدی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی نظر میں**

فقیہ ملت مفتی جلال الدین امجدی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ تحریر فرماتے ہیں:

''حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بدبخت بیٹے یزید کے بارے میں اس امر پر سب ائمۂ اہل سنت کا اتفاق واجماع ہے کہ وہ فاسق وفاجر اور جری علی الکبائر تھا لیکن اس کو کافر کہنے میں اختلاف فرمایا، حضرت امام احمد بن حنبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور ان کے متبعین یزید کو کافر کہتے ہیں، اور ہمارے حضرت امام

---

(۱) بہار شریعت مخرجہ، امامت کا بیان، ج ۱، ص ۲۶۱۔

(۲) فتاویٰ بحر العلوم، کتاب العقائد، ج ۶، ص ۱۴۱ تا ۱۵۵۔

اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کافر کہنے سے احتیاطاً سکوت فرمایا ہے کہ اس سے فسق وفجور متواتر ہیں مگر کفر متواتر نہیں اور جبکہ احتمال ہو تو کسی کی جانب کبیرہ گناہ کی نسبت جائز نہیں ہے تو بصورت احتمال کافر کہنا کیسے جائز ہوگا''(۱)

**(۴) یزید پلید عمدۃ المحققین علامہ مفتی حبیب اللہ نعیمی اشرفی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی نظر میں**

عمدۃ المحققین علامہ مفتی محمد حبیب اللہ نعیمی اشرفی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ لکھتے ہیں :

''یزید کے متعلق علمائے جلیل القدر حضرات نے امام اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا قول جو نقل فرمایا وہ سکوت ہی ہے، سراج العوارف فی الوصایا والمعارف ص ۲۷ میں ہے: ''علمائے اہل سنت وجماعت را در لعن یزید پلید سہ قول ست، یکے سکوت، دوم منع، سوم جواز، سکوت مذہب امام اعظم کوفی و متبعان آں امام والا مقام است وھموں اسلم واحکم ست ومنع مذہب امام غزالی رضی اللہ تعالیٰ عنہ وتابعان اوست، وجواز مذہب امام احمد بن حنبل وموافقان آں جناب ست، والحق حسن احتیاطی کہ مذہب مہذب حضرت امام اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ وارد فوق البیان ست، وما در فقہ مقلد حضرت امام والا مقام خودیم پس اینجا چرا از تقلید جنابش قدم باز کشیم'' لعنت یزید کے سلسلہ میں علمائے اہل سنت کے تین قول ہیں (۱) سکوت (۲) منع (۳) جواز، سکوت والا موقف امام اعظم کوفی اوران کے متبعین کا ہے، اور یہی موقف اسلم واحکم ہے، منع والا مذہب امام غزالی اوران کے متبعین کا ہے اور جواز والا موقف امام احمد بن حنبل اوران کے موافقین کا ہے، حق یہ ہے کہ امام اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا موقف جو حسن احتیاط رکھتا ہے وہ بیان سے اوپر ہے، چوں کہ ہم لوگ فقہ میں امام اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مقلد ہیں،

---

(۱) فتاویٰ فیض الرسول، کتاب العقائد، ج۱، ص ۸۰۔

تو یہاں کیوں کر ان کی تقلید سے قدم باہر نکالیں‘‘(۱)

**(۵) یزید پلید شارح بخاری مفتی شریف الحق رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی نظر میں**

فقیہ اسلام نائب مفتی اعظم شارح بخاری مفتی شریف الحق رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ رقم طراز ہیں:

’’یزید کو امام احمد وغیرہ کافر کہتے ہیں، علامہ سعد الدین تفتازانی کا بھی یہی فتویٰ ہے، البتہ ہمارے امام اعظم قدس سرہ نے یزید کے بارے میں سکوت اختیار فرمایا ہے، اس لیے کافر کہنے کے لیے حد درجہ قوی ثبوت درکار ہے، وہ موجود نہیں، واقعۂ کربلا کے سلسلے میں روایتیں متعارض ہیں، یہ تو طے ہے کہ اس نے یہ حکم نہیں دیا تھا کہ حضرت امام حسین کو شہید کیا جائے، اس نے صرف بیعت لینے کا حکم دیا تھا،، ساری شرارت ابن زیاد بدنہاد کی ہے، شہادت کی اطلاع ملنے پر یہ بھی روایت آئی ہے کہ وہ ابن زیاد وغیرہ پر بہت ناراض ہوا، اور یہ بھی روایت آئی ہے کہ خوش ہوا، ان میں سے کسی ایک کو ترجیح نہیں، اس لیے سکوت ہی ضروری ہے، لیکن اگر کوئی یزید کو کافر کہتا ہے تو وہ نہ کافر ہے نہ گمراہ، اس لیے کہ بہت سے ائمہ نے اس کو کافر کہا ہے‘‘(۲)

**(۶) یزید پلید تاج الشریعہ علامہ مفتی محمد اختر رضا رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی نظر میں**

فتاویٰ بریلی شریف جس کے مرتب حضرت علامہ مولانا مفتی عبد الرحیم نشتر فاروقی صاحب قبلہ اور حضرت علامہ مولانا مفتی محمد یونس اویسی مونسی صاحب قبلہ ہیں اس میں پیر طریقت رہبر راہ شریعت حضرت علامہ مولانا مفتی محمد اختر رضا قدس سرہ کے مصدقہ جوابات بھی ہیں ان میں سے ایک جواب یزید پلید کے بارے میں بھی ہے جس کی آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے تصدیق فرمائی ہے، ملاحظہ کریں۔

’’یزید کی تکفیر ولعن کے بارے میں اختلاف ہے، ہمارے امام اعظم رضی اللہ

(۱) حبیب الفتاویٰ، کتاب العقائد، ج ۱، ص ۷۰ تا ۷۱۔

(۲) فتاویٰ شارح بخاری، کتاب العقائد، عقائد متعلقہ صحابۂ کرام، ج ۲، ص ۱۰۴ تا ۱۰۵۔

تعالیٰ عنہ کا مذہب یہ ہے اس بارے میں کہ احتیاطاً سکوت برتے ، یزید سے فسق وفجور متواتر ہیں کفر متواتر نہیں ہے اور بحال احتمال نسبت کبیرہ بھی جائز نہیں نہ کہ تکفیر، ہاں امام احمد بن حنبل اسے کافر جانتے ہیں ، بہر حال ہم حنفی مقلد ہیں ہم اپنے امام کی تقلید کرتے ہوئے لعن وتکفیر میں سکوت ہی اختیار کریں گے“ (۱)

اور اگر وہ ان پڑھ عوام کی بات کرتا ہے تو شرع میں ان کا اعتبار نہیں اور بالفرض اگر کوئی حنفی یزید پلید کو کافر یا لعنتی کہے بھی تو اسے کافر یا مخالف اہل سنت یا تابع روافض فراعنہ وشیعہ ملعونہ نہیں کہا جائے گا کہ وہ بھی اہل سنت کے ایک جلیل القدر امام سیدنا امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ تعالیٰ وغیرہ کے موقف پر عمل کرنے والا ہے نہ کہ روافض فراعنہ کے موقف پر، چناں چہ امام اہل سنت اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان علیہ الرحمۃ والرضوان ایک مقام پر تحریر فرماتے ہیں:

”ہمراہیان یزید یعنی جوان مظالم ملعونہ میں اس کے مدد ومعاون تھے ضرور خبیث ومردود تھے اور کافر وملعون کہنے میں اختلاف ہے، ہمارے امام کا مذہب سکوت ہے اور جو کہے وہ بھی مورد الزام نہیں کہ یہ بھی امام احمد وغیرہ بعض ائمہ اہل سنت کا مذہب ہے“ (۲)

ایک اور مقام پر رقم طراز ہیں:

”یزید کو اگر کوئی کافر کہے تو ہم منع نہ کریں گے اور خود نہ کہیں گے“ (۳)

زید بے قید امام الائمہ کاشف الغمہ سراج الامہ امام اعظم ابوحنیفہ نعمان بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بارے میں مغلظات وہفوات بکتا ہوا لکھتا ہے :

**”امام ابوحنیفہ ۸۰ھ میں کوفہ میں پیدا ہوئے یزید کی وفات ۶۴ھ ہے، یعنی**

---

(۱) فتاویٰ بریلی شریف، ص ۲۷۵ تا ۲۷۶۔

(۲) فتاویٰ رضویہ قدیم، ج ۹، نصف آخر، ص ۲۷۳۔

(۳) ملفوظ شریف، اول، ص ۱۱۴۔

یزید کے وفات کے سولہ سال بعد امام اعظم پیدا ہوئے ،ان کا زمانہ دیگر ائمہ محدثین کی نسبت یزید کے زمانے سے زیادہ قریب ہے،اور پیدائش بھی کوفہ کی جہاں واقعہ کربلا پیش آیا،اتنا بڑا واقعہ ہوا تو جن لوگوں کو زبانی یاد ہوتا وہ شہر کوفہ میں بے شمار لوگ دستیاب ہوتے امام ابوحنیفہ بھٹو کو پھانسی ہوئی آج بھی لوگ موجود ہیں جو سارا واقعہ جانتے ہیں،اس لیے واضح موقف ہوتا امام ابو حنیفہ کا اس پر،لیکن امام ابوحنیفہ باوجود یزید کے قریبی زمانے کے ہونے باوجود کوفہ کے ہونے کے سکوت کا موقف اختیار کر رہے ہیں یزید کے بارے میں،سیدنا حسین کا قاتل لعنتی ہے اس کے لعنتی ہونے میں شک کرنے والا ،سکوت کا موقف اختیار کرنے والا بھی ہمارے نزدیک لعنتی ہے لہذا اگر یزید قاتل حسین ہے تو امام ابوحنیفہ سمیت تمام علمائے محدثین جن کا موقف یزید کے بارے میں سکوت کا ہے ان پر کیا فتوی لگتا ہے؟ یہ سوال پھدو بریلویوں کے لیے چھوڑے جا رہا ہوں''

آں جناب کا یہ کہنا ہے کہ امام اعظم ابوحنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا زمانہ اور امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی شہادت کا زمانہ قریب قریب ہے اور امام اعظم ابوحنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کوفہ ہی میں پیدا ہوئے تو پھر سکوت کس بات کا؟ اس کا تحقیقی جواب تو اوپر گزر چکا کہ کسی کو کافر کہنے کے لیے اس کے کفر پر قطعی ویقینی دلیل چاہیے اس میں قرب یا بعد زمانہ کا کچھ اعتبار نہیں ،امام اعظم ابوحنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو قرب زمانہ کے باوجود اس کے کفر پر قطعی ویقینی دلیل نہیں ملی تو امام اعظم ابوحنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اسے کافر گردانںے میں سکوت فرمایا کمامر۔

اور اگر زید کی بات مان لی جائے کہ امام اعظم کا زمانہ قریب تھا اور یقیناً قریب تھا اور محض اس وجہ سے حضرت امام اعظم ابوحنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو اس کے کفر پر سکوت نہیں کرنا چاہیے تھا،تو بر سبیل تنزل یہ اعتراض صرف حضرت امام پر کیوں؟ اگر انصاف سے کام

لیجیے تو یہ اعتراض صرف امام ہی پر نہیں بلکہ زید کا یہ اعتراض ان کے علاوہ دیگر بہت سے صحابہ و بے شمار اکابرین امت پر پڑے گا جن میں سرفہرست حضرت عبداللہ ابن زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہما جیسے جلیل القدر صحابی رسول ہیں کیوں کہ حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہما وغیرہ کا زمانہ نہ صرف زمانۂ یزید پلید سے قریب تھا بلکہ یہ دونوں ہم زمانہ تھے اور یزید کی ساری کار گزاریاں ان کے سامنے تھیں پھر بھی حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے یزید پلید کو فاسق و فاجر ہی کہا، اس کو کافر نہیں کہا، چناں چہ امام محمد بن عبداللہ مکی ازرقی اپنی سند صحیح کے ساتھ نقل فرماتے ہیں:

"**عن ابن جریج قال سمعت غیر واحد من اهل العلم ممن حضر ابن الزبیر حین هدم الکعبة و بناها قالوا لما ابطأ ابن الزبیر عن بیعة یزید بن معاویة و تخلف و خشی منهم لحق بمکة لیمتنع بالحرم و جمع موالیه و جعل یظهر عیب یزید بن معاویة و یشتمه و یذکر شربه الخمر و غیر ذلک یثبت الناس عنه و یجتمع الناس الیه الخ**" یعنی حضرت ابن جریج رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے بہت سے اہل علم سے سنا جو ابن زبیر کے کعبہ کو منہدم کرکے دوبارہ تعمیر کرتے وقت موجود تھے انھوں نے کہا جب عبداللہ ابن زبیر نے یزید کی بیعت سے ٹال مٹول کیا اور بیعت سے پیچھے رہے اور انھیں یزیدیوں کے ظلم کا خوف ہوا تو وہ مکہ آگیے، تاکہ حرم میں پناہ لیں یہاں انھوں نے اپنے خادموں کو جمع کیا اور یزید بن معاویہ کے عیوب کھلے عام بیان کرنے لگے اس کی برائیاں بیان کرنے لگے اور یزید کے شرابی و بدکار ہونے کا چرچا کرنے لگے لوگوں کو اس سے باز رکھنے لگے اور لوگ ان کے گرد جمع ہونے لگے۔(۱)

(۱) اخبار مکہ للازرقی، ج ا ص ۲۰۱۔

اور یہی کچھ تاثرات دوسرے صحابہ وتابعین ودیگر ائمہ دین رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کے بھی رہے ہیں بطور نمونہ چند شواہد حسب ذیل ہیں ملاحظہ کریں۔

**(۱) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی نظر میں**

صحیح حدیث سے ثابت ہے کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ساٹھ ہجری کے لونڈوں کی حکومت سے اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں پناہ مانگتے تھے اور یہ دعا کرتے تھے:

"**اللھم انی اعوذبک من رأس الستین و امارۃ الصبیان**" یعنی اے اللہ میں ساٹھ ہجری کی ابتدا سے اور لونڈوں کی حکومت سے تیری پناہ چاہتا ہوں" اس کی وضاحت امام شہاب الدین احمد بن حجر مکی ہیتمی شافعی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ یوں لکھتے ہیں:

"**وکان مع ابی ھریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ علم من النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بما مر عنہ فی یزید، فانہ کان یدعو: "اللھم انی اعوذبک من رأس الستین و امارۃ الصبیان" فاستجاب اللہ لہ وتوفاہ سنۃ تسع وخمسین وکان وفاۃ معاویۃ وولایۃ ابنہ سنۃ ستین فعلم ابو ھریرۃ بولایۃ یزید فی ھذہ السنۃ فاستعاذ منھا لما علمہ من قبیح احوالہ بواسطۃ اعلام الصادق المصدوق صلی اللہ علیہ وسلم بذالک**" یعنی یزید کے تعلق سے جو کچھ علم حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے حاصل کیا تھا اس کی وجہ سے وہ دعا کیا کرتے تھے کہ اے اللہ! ساٹھ ہجری کی ابتدا اور لونڈوں کی حکومت سے میں تیری پناہ چاہتا ہوں تو اللہ تعالیٰ نے ان کی دعا قبول فرمائی اور وہ انسٹھ ہجری میں وصال فرماگیے اور حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا وصال اور ان کے لڑکے یزید پلید کی حکومت ساٹھ ہجری میں ہوئی تو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے بتانے سے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو معلوم تھا کہ ساٹھ ہجری میں یزید پلید کی حکومت قائم ہوگی، اس لیے آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس کے قبیح احوال سے اللہ کی پناہ چاہی۔(۱)

خاتم الحفاظ امام جلال الدین سیوطی شافعی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ رقم فرماتے ہیں:

(۱) الصواعق المحرقۃ فی الرد علی اہل البدع والزندقۃ، ص ۵۹۵۔

"ابو ھریرۃ سنۃ تسع و خمسین و کان یدعو: اللھم انی اعوذبک من رأس الستین، و امارۃ الصبیان، فاستجیب لہ و خلائق آخرون رضی اللہ تعالیٰ عنھم جمیعا" یعنی حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ انسٹھ ہجری میں دعا کیا کرتے تھے خداوندا! ساٹھ ہجری کی ابتدا اور لونڈوں کی حکومت سے میں تیری پناہ چاہتا ہوں تو ان کی اور دیگر لوگوں کی دعا قبول کرلی گئی۔(۱)

**(۲) حضرت عبداللہ بن حنظلہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی نظر میں**

خاتم الحفاظ امام جلال الدین سیوطی شافعی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ رقم فرماتے ہیں:

"ان عبداللہ بن حنظلۃ الغسیل قال: واللہ ماخرجنا علی یزید حتی خفنا ان نرمی بالحجارۃ من السماء! انہ رجل ینکح امھات الاولاد، والبنات والاخوات، ویشرب الخمر ویدع الصلاۃ" یعنی حضرت عبداللہ بن حنظلہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں: "خدا کی قسم ہم نے یزید کے خلاف خروج اس وقت تک نہ کیا جب تک کہ ہمیں یہ خوف نہ ہوا کہ کہیں ہم پر آسمان سے پتھر نہ برسائے جائیں، وہ ایک ایسا آدمی تھا جو ام ولد اور بیٹیوں اور بہنوں سے نکاح کرتا تھا وہ شراب پیتا تھا ،نمازیں ترک کرتا تھا۔(۲)

**(۳) حضرت شہر بن حوشب تابعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی نظر میں**

امام محی السنۃ حسین بن مسعود بغوی شافعی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اپنی سند صحیح سے نقل فرماتے ہیں:

"عن شھر بن حوشب قال: لما جاءتنا بیعۃ یزید بن معاویۃ قال: قلت لو خرجت الی الشام فتنحیت من شر ھذہ البیعۃ قال : فخرجت حتی قدمت الشام الاخ" یعنی حضرت شہر ابن حوشب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ جب ہمارے پاس یزید بن معاویہ کی بیعت کی خبر آئی تو میں نے سوچا

---

(۱) تاریخ الخلفاء، فصل فی نبذ من اخبارہ، ص ۱۵۶۔

(۲) تاریخ الخلفاء، ص ۱۵۸ تا ۱۵۹۔

کہ اگر میں شام جا کر گوشہ نشیں ہو جاؤں تو اس بیعت کے شر سے محفوظ رہوں گا۔ چناں چہ میں شام چلا گیا۔اس کے بعد کا ٹکڑا حضرت عمرو بن عاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے انہوں نے یزید جیسے امیر کو شرار الناس یعنی برے لوگوں میں شمار کیا۔(۱)

**(۴) امام محمد بن ابراہیم الوزیر الحسنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی نظر میں**

امام محمد بن ابراہیم قدس سرہ تحریر فرماتے ہیں:

"وقد نصوا علیٰ ان یزید ظالم غاشم (جابر) خبیث شیطان۔یعنی اسلافِ امت نے صراحت کی ہے کہ یزید ظالم، جابر، خبیث، شیطان تھا۔"(۲)

**(۵) امام حافظ شمس الدین محمد بن احمد بن عثمان ذہبی شافعی کی نظر میں**

امام ذہبی لکھتے ہیں:

"یزید بن معاویة کان ناصبیا فظا غلیظا جلفا یتناول المسکر ویفعل المنکر افتتح دولته بقتل الشهید الحسین رضی الله عنه واختتمها بوقعة الحرة فمقته الناس ولم یبارک فی عمره وخرج علیه غیر واحد بعد (قتل) الحسین رضی الله عنه" یعنی یزید بن معاویہ ناصبی (گمراہ بد دین) بدخلق، سنگ دل، بے مروت تھا شراب پیتا اور گناہ کرتا تھا۔امام حسین شہید رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو قتل کر کے اپنی حکومت کی شروعات کی اور جنگ حرہ (مدینہ پر لشکر کشی) پر ختم کی جس کی وجہ سے لوگ اس سے متنفر ہو گیے، اس کی عمر میں برکت نہیں ہوئی، حضرت امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی شہادت کے بعد اس کے خلاف بہت سے لوگ نکل پڑے۔(۳)

---

(۱) شرح السنہ، باب ذکر الشام ج ۱۴ ص ۲۰۹۔

(۲) الروض الباسم فی الذب عن سنۃ ابی القاسم، ج ۲ ص ۵۸۴۔

(۳) ایضاً، ص ۳۸۷۔

**(۶) حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی حنفی رحمہ اللہ تعالیٰ کی نظر میں**

امام شاہ ولی اللہ بن عبد الرحیم محدث دہلوی حنفی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے یزید پلید کو گمراہ گر لکھا ہے، چناں چہ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی یہ روایت نقل کی ہے:

"**و قال حذیفة رضی الله تعالیٰ عنه :قلت :یارسول الله! صلی الله تعالیٰ علیه وسلم أیکون بعد هذا الخیر (الاسلام) شر؟قال :نعم قلت :فما العصمة؟قال :السیف قلت :وهل بعدالسیف بقیة؟قال : نعم !تکون امارة علی اقذاء وهدنة(الصلح) علی دخن (الخداع،والخیانة، و الفساد) قلت :ثم ماذا؟قال:ثم ینشأ(یظهر) دعاة الضلال فان کان لله فی الارض خلیفة جلد ظهرک و اخذ مالک فاطعه و الافمت و انت عاض علی جذل شجرة**" یعنی حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے عرض کیا: یارسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ! کیا اسلام کی خوبی وبہتری کے بعد پھر برائی اور شر ہوگا؟ فرمایا: ہاں! میں نے عرض کیا: اس سے بچنے کا طریقہ کیا ہوگا؟ فرمایا: تلوار یعنی جنگ کے ذریعہ، میں نے عرض کیا تلوار کے بعد بھی وہ برائی کچھ باقی رہے گی؟ فرمایا: ہاں! اس طرح کہ حکومت غلط طریقے سے قائم ہوگی، لوگ اس کو خوش دلی سے تسلیم نہیں کریں گے بلکہ جبر واکراہ اور مکر وفساد کے ذریعہ مصالحت ہوگی، میں نے عرض کیا: پھر کیا ہوگا؟ فرمایا: کچھ لوگ گمراہی کی طرف بلائیں گے، اس وقت اگر کوئی اللہ کا خلیفہ ہو جو تمھاری پیٹھ پر کوڑے مارے اور تمھارا مال لے تو تم اس کی اطاعت کرو ورنہ جنگل میں کسی درخت کے نیچے گوشہ نشینی کی حالت میں مرجاؤ۔(۱)

"**ثم ینشأ دعاة الضلال**" کی توضیح کرتے ہوئے رقم فرماتے ہیں:

(۱) حجۃ اللہ البالغۃ، ج ۲، من ابواب شتی، ص ۵۷۹۔

"ودعاة الضلال یزید بالشام ومختار بالعراق ونحو ذلک حتی استقر الامر علی عبدالملک" یعنی ملک شام میں گمراہی کی طرف بلانے والا یزید پلید ہے اور عراق میں مختار رہے حتی کہ یہ معاملہ عبدالملک بن مروان پر ٹھہر گیا۔(۱)

**(۷) حضرت شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی حنفی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی نظر میں**

حضرت شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ لکھتے ہیں:

"انہ (یزید) کان فاسقا مدمنا للخمر ظالماً" یعنی بلاشبہ یزید فاسق و فاجر، شراب کا عادی اور ستم گر تھا۔(۲)

ان حوالوں سے روز روشن کی طرح واضح وعیاں ہے کہ یزید کو صرف فاسق وفاجر اور جری علی الکبائر سمجھنا اور اس کے کفر پر سکوت کرنا نہ صرف امام احمد رضا قدس سرہ اور حضرت امام ہمام سیدنا امام اعظم ابوحنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا موقف ہے بلکہ سلفاً وخلفاً ہر دور کے اجلہ علما وفقہا بلکہ صحابہ وتابعین رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کا یہی نظریہ رہا ہے جیسا کہ مشتے نمونہ از خروارے چند شواہد ہم نے اوپر قلم بند کیے، تتبع وتلاش سے مزید بھی پیش کیے جا سکتے ہیں، لہذا کفر یزید کے بارے میں حضرت امام اعظم ابوحنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے سکوت پر اعتراض کرنا محض تعنت وعناد سے ہے ورنہ وہی اعتراض دوسرے صحابہ وتابعین اور دیگر اکابرین امت واساطین ملت رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین پر بھی پڑے گا۔

زید کا حضرت امام اعظم ابوحنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے متعلق یہ لکھنا کہ آپ کو پھانسی ہوئی تھی یا تو تاریخ سے جہالت ونادانی ہے یا تعصب وہٹ دھرمی اور عداوت ودشمنی پر مبنی ہے، کیوں کہ امام اعظم ابوحنیفہ نعمان بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے سبب وفات میں اگرچہ اختلاف ہے لیکن کسی تاریخ نویس نے بھی یہ نہیں لکھا کہ آپ کی وفات

---

(۱) ایضاً۔

(۲) سر الشہادتین، ص ۱۵۔

پھانسی ہونے کی وجہ سے ہوئی، ہاں آپ کے تذکرہ نگاروں نے آپ کے وصال کا سبب قید وبند یا جبراً زہر دیا جانا ضرور تحریر کیا ہے۔

## اس پر چند شواہد

ہم اپنی اس بات پر چند شواہد بطور ضیافت پیش کرتے ہیں ملاحظہ کریں۔

امام شہاب الدین احمد بن حجر مکی ہیتمی شافعی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ رقم طراز ہیں:

”ان المنصور کان یرسل الیه من یقول له ان احببت الخلاص فاقبل مایعرضه علیک، فیمتنع ولماشددالامتناع ،امر ان یخرج به کل یوم فیضرب عشرة اسواط ،وینادی علیه فی الاسواق ، فاخرج وضرب ضربا موجعاحتی سال الدم علی عقبیه ،ونودی علیه وهو کذلک فی الاسواق ثم اعیدالی الحبس وضیق علیه تضییقا شدیداحتی فی مأکله ومشربه ،ثم فعل به ذلک الضرب الشدیدوالنداء فی الیوم الثانی والثالث،ثم هکذا الی تمام عشرة ایام ،فحینئذٍ بکی،ورفع رأسه ضارعابالدعاءفتوفی بعدخمسةایام،وروی جماعة:”انه رفع الیه قدح فیه سم لیشرب،فامتنع ، وقال:انی لاعلم مافیه ،ولااعین علی قتل نفسی، فطرح ،ثم صب فی فیه قهرا علیه فمات،وقیل :ان ذلک کان بحضرة المنصور، وصح انه لمااحس بالموت، سجدوخرجت روحه وهو ساجد“ یعنی سلطان منصور امام اعظم ابوحنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس اپنا قاصد بھیجتا جو آپ سے کہتا کہ اگر قید سے چھٹکارا چاہتے ہو تو بادشاہ کا پیش کردہ منصب قضا قبول کرلو، تو آپ منع فرمادیتے، اور جب آپ نے سخت انکار کردیا، تو اس نے حکم دیا کہ ان کو قید سے باہر لایا جائے، اور ہر روز دس کوڑے مارے جائیں، اور بازاروں میں ان کی تشہیر کی جائے ،چناں چہ ایک دن آپ کو نکالا گیا اور بہت ہی دردناک ضرب لگائی گئی، یہاں تک کہ آپ کی دونوں ایڑیوں تک خون بہہ آیا، اور اسی طرح سر بازار آپ کی تشہیر کی گئی، پھر قید خانہ آپ کو واپس بھیج دیا گیا، اور کھانے پینے میں نہایت ہی تنگی کردی گئی، اسی طرح

دوسرے تیسرے دن ہوا، یونہی برابر دس دن تک تب آپ روپڑے اور بارگاہ رب العزت میں سر بلند کر کے دعا گو ہوئے، اس کے پانچویں دن آپ نے داعی اجل کو لبیک کہا، اور ایک جماعت نے یوں روایت کیا ہے کہ آپ کو زہر کا پیالہ پینے کو دیا گیا، آپ نے انکار کر دیا اور فرمایا میں جانتا ہوں جو اس میں ہے، میں اپنے قتل میں قاتل کا مددگار ہونا پسند نہیں کرتا ہوں تو آپ کو زمین پر لٹا کر آپ کے منہ میں زبردستی وہ زہر ڈال دیا گیا جس سے آپ نے وفات پائی، اور بعضوں نے کہا کہ یہ منصور کے سامنے کا واقعہ ہے، اور یہ بات صحیح و درست ہے کہ جب آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنی وفات کا احساس فرمایا سجدہ کیا، روح مبارک نے اس حالت میں مفارقت کی کہ آپ سجدہ میں تھے۔(۱)

امام حافظ ابوعبداللہ محمد بن احمد بن عثمان ذہبی شافعی تحریر فرماتے ہیں:

**"بشر بن الولید قال: اشخص اباحنیفة فارادہ علی ان یولیه، فابیٰ، فحلف علیه لیفعلن، و حلف ابو حنیفة لایفعل، فقال الربیع الحاجب: الا تری امیر المومنین یحلف؟ قال: امیر المومنین علی کفارة ایمانه اقدر منی، فابیٰ ان یلی، فامر به الی السجن فمات فیه، و دفن فی مقابر الخیزران، و قال عبداللہ الصیمری الفقیه بسندله: لم یقبل العهد بالقضاء، فضرب مأة سوط، و حبس و مات فی السجن"** یعنی بشر بن ولید نے کہا: سلطان منصور نے امام اعظم ابوحنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو طلب کر کے ان کو منصب قضا دینے کا ارادہ کیا تو امام اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے انکار کر دیا، اس پر منصور نے قسم کھالی کہ وہ ضرور منصب قضا کو قبول کریں گے، اور امام اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بھی قسم کھالی کہ وہ ہرگز اس کو قبول نہیں کریں گے، اس پر ربیع حاجب نے کہا: کیا نہیں دیکھتے کہ امیر المومنین قسم کھا رہے ہیں؟ فرمایا:

(۱) الخیرات الحسان، الفصل الحادی والثلاثون فی سبب وفاته، ص ۱۵۱۔

امیر المومنین اپنی قسم کا کفارہ ادا کرنے میں مجھ سے زیادہ قادر ہیں، پس انھوں نے ولایت کے قبول کرنے سے انکار کر دیا، تو اس نے ان کو قید خانہ میں ڈالنے کا حکم دیا، تو آپ اسی میں وصال کر گیے، خیزران (جو کہ بغداد معلیٰ میں واقع ہے) کے قبرستان میں سپرد خاک کیے گیے، اور عبداللہ صیمری فقیہ نے اپنی سند کے ساتھ بیان کیا: قضا کے عہدہ کو قبول نہیں کیا، تو انہیں سو (۱۰۰) کوڑے لگائے گئے، اور قید کر دیا گیا، قید خانہ ہی میں رفیق اعلیٰ سے جا ملے۔(۱)

امام موفق بن احمد مکی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ لکھتے ہیں:

**”دفع الیه قدحا فیه سم لیشربه فابیٰ وقال لااشرب لانی اعلم مافیه ولااعین علی قتل نفسی فطرحه وصب فی فمه، وحکی عنه فجاء الی المنزل الذی کان ینزل فیه ببغداد لم یلبث الاقلیلاحتی مات“ وفیه ایضا:”ابو حنیفة ابیٰ (القضاء) وامتنع فضرب مأة سوط وحبس حتی مات فی الحبس ‘وقال یحیٰ بن نصر لانشک ان الامام سقی السم فمات، وقال ابو حسان الزیادی بلغنی انه لما احس بالموت سجد فخرجت نفسه وهو ساجد، والصحیح انه توفی فی السجن“** یعنی امام اعظم ابوحنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو زہر کا ایک پیالہ پینے کے لیے پیش کیا تو آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے انکار کر دیا، اور فرمایا: میں نہیں پیوں گا کیوں کہ جو اس پیالہ میں ہے میں اسے جانتا ہوں، اور میں خود کی ہلاکت میں قاتل کی مدد نہیں کروں گا، تو جبراً آپ کے منہ میں زہر انڈیل دیا گیا، اور انھیں سے مروی ہے کہ امام اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ بغداد میں اسی مقام پر آگیے جہاں رہائش پذیر تھے، کچھ وقت ہی گزرا تھا کہ آپ کا وصال پر ملال ہوگیا، اسی میں ہے: امام اعظم ابوحنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے منصب قضا کو قبول کرنے سے

(۱) مناقب الامام ابی حنیفة، ۲۶ تا ۲۷۔

انکار کر دیا تو آپ کو سو (۱۰۰) کوڑے لگائے گیے، اور آپ کو محبوس کر دیا گیا یہاں تک کہ قید ہی میں آپ کا وصال ہو گیا، اور یحیٰ بن نصر نے کہا: بلا شک وشبہ امام اعظم ابوحنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو زہر دیا گیا اور اسی کی وجہ سے آپ کا انتقال ہوا، ابوحسان زیادی نے کہا: مجھے پتہ چلا کہ جب امام اعظم ابوحنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے محسوس کیا کہ میرا وصال ہونے والا ہے تو سجدہ ریز ہو گیے، اور سجدہ ہی کی حالت میں آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روح قفص عنصری سے پرواز کر گئی، اور صحیح یہ ہے کہ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا وصال قید خانہ میں ہوا۔(۱)

زید لکھتا ہے:

**"سیدنا حسین کا قاتل لعنتی ہے اس کے لعنتی ہونے میں شک کرنے والا، سکوت کا موقف اختیار کرنے والا بھی ہمارے نزدیک لعنتی ہے"**

یہ بات تو کسی حنبلی المذہب شخص نے بھی نہیں کہی جو یزید کے لعنتی ہونے کے قائل ہیں بلکہ آج تک امت کے کسی عالم نے نہیں کہی، اس کا مذکورہ قول بدتراز بول انتہائی جرأت وبے باکی پر مبنی ہے، کہ یزید کو لعنتی کہنا اس کو کافر سمجھنے پر موقوف ہے، اور اوپر گذر چکا کہ یزید کے کفر پر دلیل ظنی بھی نہیں ہے، چہ جائے کہ اس کے کفر پر دلیل قطعی ہو، اور جب اس کا ثبوت نہیں تو اس پر لعنت کیوں کر روا ہو سکتی ہے، علی سبیل التنزل اگر زید کی بات مان لی جائے تو اس بے قید کے قول کے مطابق نہ صرف امام اعظم ابوحنیفہ وامام شافعی وامام غزالی شافعی وعلامہ ابن الصلاح وامام شہاب الدین احمد ابن حجر ہیتمی مکی شافعی وغیرہم لعنتی ٹھہریں گے بلکہ خود زید کے امام وپیشوا تقی الدین احمد بن تیمیہ حرانی ومحمد انور شاہ کشمیری ودیگر اذناب واتباع بھی لعنت کے سزاوار ہوں گے کیوں کہ اس کے ان جیسے بدنام زمانہ پیشوایان مبتدعین بھی یزید کو لعنتی نہیں کہتے ہیں بطور نمونہ دو چند شواہد ملاحظہ کریں۔

(۱) علامہ جمال الدین ابوالفرج عبدالرحمٰن بن علی بن محمد ابن جوزی حنبلی لکھتے ہیں:

---

(۱) مناقب ابی حنیفۃ، ج۱، الفصل السادس فی وفاۃ الامام رضی اللہ تعالیٰ عنہ، ۳۰۰ تا ۳۰۴۔

"اتفق العلماء علی فسق یزید ولایحبونه ولکن لایجوزون لعنه : وهو رائ جمهور العلماء منهم ابن الصلاح، الغزالی، ابن تیمیة، ابن حجر الهیتمی، وغیرهم، وهؤلاء مختلفون فی سبب منع جواز لعنه الی :(۱) انه لم یامر بقتل الحسین رضی اللہ تعالیٰ عنه، وهو رائ ابن صلاح، و الغزالی ،وابن حجر الهیتمی (۲) لایجوز لعنه الااذا تحقق ثبوت انه کان من الفساق الظالمین الذین تباح لعنتهم وانه مات مصرا علی ذلک فاذا کان کذلک جاز لعنه وهذا رائ ابن تیمیةوالحقیقة ان مبنی الخلاف فی عدم لعن یزید یعود الی مسئلة الخلاف فی جواز لعن الفاسق المعین فالجمهور علی عدم جواز لعن الفاسق المعین وممن قال بعدم جوازه وهو رائ الجمهور الی عدم جواز لعن یزید باسمه" یعنی علما کا یزید کے فسق پر اتفاق ہے اوران کے دل اس سے نافر ہیں، البتہ اس پر لعن کی اجازت نہیں دیتے اور یہ جمہور علما کی رائے ہے ان میں کے چند علما یہ ہیں ابن صلاح، امام غزالی، ابن تیمیہ، ابن حجر مکی وغیرہم، اوراس پر لعن منع ہے اس کے سبب میں ان کے مختلف اقوال ہیں (۱) اس نے امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے قتل کا حکم نہیں دیااور یہ ابن صلاح، امام غزالی شافعی اورابن حجر مکی شافعی کی رائے ہے (۲) اس پر لعن جائز نہیں مگراسی وقت جب کہ یہ ثابت ہوجائے کہ وہ ان فساق وفجاراورظالمین میں سے ہے جن پر لعن کرنا مباح ہے اوروہ اسی پر مصر ہوکر مرا پھرا گر معاملہ ایسا ہی ہوتواس پر لعن کرنا جائز ہےاور یہ ابن تیمیہ کی رائے ہےاور حقیقت میں یزید پر لعن نہ کرنے میں اختلاف کی بنا یہ اس مسئلہ کی طرف عود کرتی ہے کہ معین فاسق پر لعن کرنے میں اختلاف ہے،توجمہور معین فاسق پر لعن کی اجازت نہیں دیتے اورجن جمہور علما کی رائے یہ ہے کہ معین فاسق پر لعن جائز نہیں ان کی یہ بھی رائے ہے کہ یزید کا نام لے کراس پر لعن جائز

نہیں۔(۱)

(۲) محمد انور شاہ کشمیری لکھتا ہے:

"ویزیدفاسق بلاریب ،وفی شرح الفقہ الاکبر لملاعلی القاری : وروی عن احمدبن حنبل ان یزید کافر" یعنی بلاشبہ یزید فاسق ہے اور شرح فقہ اکبر جو کہ ملاعلی قاری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی ہے اس میں امام احمد بن حنبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ یزید کافر ہے۔(۲)

(۳) رشید احمد گنگوہی لکھتا ہے:

"کسی مسلمان کو کافر کہنا مناسب نہیں ،یزید مومن تھا بسبب قتل کے فاسق ہوا، کفر کا حال دریافت نہیں کافر کہنا جائز نہیں کہ وہ عقیدۂ قلب پر موقوف ہے"(۳)

(۴) قاری محمد طیب مہتمم دارالعلوم دیو بند لکھتا ہے:

"یزید کے فسق وفجور پر جب کہ صحابۂ کرام سب کے سب متفق ہی ہیں ،خواہ مبائعین ہوں یا مخالفین ہوں پھر ائمۂ مجتہدین بھی متفق ہیں اور ان کے بعد علمائے راسخین محدثین فقہا مثل علامہ قسطلانی ،علامہ بدرالدین عینی،علامہ ہیثمی ،علامہ ابن جوزی ،علامہ سعدالدین تفتازانی محقق ابن ہمام ،حافظ ابن کثیر،علامہ الکیاالہراسی جیسے محققین یزید کے فسق پر علمائے سلف کا اتفاق نقل کررہے ہیں اور خود بھی اسی کے قائل ہیں تو اس سے زیادہ یزید کے فسق کے متفق علیہ ہونے کی شہادت اور کیا ہوسکتی ہے۔(۴)

زید آگے لکھتا ہے :

---

(۱) الرد علی المتعصب العنید المانع من ذم یزید، مسالۃ لعن یزید،ص ۱۵ تا ۱۷۔

(۲) العرف الشذی ،ج ۲،ص ۲۱۳۔

(۳) فتاویٰ رشیدیہ،ج ۱،ص ۵۰۔

(۴) شہید کربلا اور یزید،ص ۱۵۹۔

**"احمد رضا خاں بریلوی کے فتوے میں لکھا ہے کہ امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ یزید کو کافر جانتے ہیں یہ بات غلط ہے، اگر امام احمد بن حنبل یزید کو کافر جانتے تھے تو امام احمد رضا خاں بریلوی نے ہی دوسری جگہ خود لکھا ہے کہ جو کافر کو کافر نہ کہے وہ بھی کافر ہے اور خود کہہ رہا ہے ہم کافر نہیں کہتے"**

اس عبارت سے زید نے عوام اہل سنت کی آنکھوں میں جس طرح دھول جھونکنے کی کوشش کی ہے یقیناً یہ اسی کا حصہ ہے، نیز زید امام احمد رضا سے عداوت ودشمنی اور بغض وحسد میں کس قدر مبتلیٰ ہے اس عبارت سے خوب خوب سمجھا جاسکتا ہے۔ عوام اہل سنت کو چاہیے کہ اس کے مکر وفریب میں نہ آئیں، اور اپنے امام سے سچی و پکی وابستگی قائم رکھیں، اور ان جیسے حاسدین ومفسدین سے خود کو دور رکھیں۔

خیر ہم نفس مسئلہ کی طرف رخ کرتے ہیں، اصل مسئلہ یہ ہے کہ **"جو کسی کافر کو کافر نہ جانے وہ خود کافر ہے"** یہ حکم ہر اس شخص کے بارے میں نہیں جس کا کافر ہونا یقینی ہو یا نہ ہو، بلکہ یہ حکم خاص اسی شخص کے متعلق ہے جس نے ضروریات دین میں سے کسی امر دینی ضروری کا انکار کیا ہو یا جس کا کافر ہونا یقینی اور قطعی ہو اس کے کفر میں کوئی شک وشبہ اور کسی قسم کا کوئی اختلاف نہ ہو، رہا وہ شخص جس کے کفر میں اختلاف ہو تو اسے کافر نہ جاننے سے آدمی کافر نہیں ہوتا جیسے یزید پلید کہ بہت سے ائمۂ اہل سنت اسے کافر نہیں جانتے جیسا کہ تفصیل سے اوپر گذرا خصوصاً حضرت عبداللہ بن زبیر جیسے جلیل القدر صحابی رسول رضی اللہ تعالیٰ عنہما اسے کافر نہیں جانتے تھے لہذا زید کے مذکورہ قول کی حقیقت لوگوں کو گمراہ کرنے سے زیادہ نہیں۔

اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان قدس سرہ لکھتے ہیں:

"جو کسی منکر ضروریات دین کو کافر نہ کہے آپ کافر ہے، علامہ قاضی عیاض مالکی قدس سرہ "شفا شریف" میں فرماتے ہیں: **"الاجماع علی کفر من لم یکفر احدامن النصاریٰ والیھود وکل من فارق دین المسلمین اووقف فی**

تکفیرھم او شک ،قال القاضی ابو بکر :لان التوقیف و الاجماع اتفقا علی کفرھم فمن وقف فی ذلک فقد کذب النص و التوقیف او شک فیہ،و التکذیب و الشک فیہ لایقع الا من کافر "یعنی اجماع ہے اس کے کفر پر جو یہود و نصاریٰ یا مسلمانوں کے دین سے جدا ہونے والے کو کافر نہ کہے یا اس کے کافر کہنے میں توقف کرے یا شک لائے ،امام قاضی ابوبکر باقلانی نے اس کی وجہ یہ بیان فرمائی کہ نصوص شرعیہ واجماع امت ان لوگوں کے کفر پر متفق ہیں تو جوان کے کفر میں توقف کرتا ہے وہ نص وشریعت کی تکذیب کرتا ہے یا اس میں شک رکھتا ہے اور یہ امر کافر ہی سے صادر ہوسکتا ہے"(۱)

ایک اور مقام پر تحریر فرماتے ہیں:

"مسائل تین قسم کے ہوتے ہیں ایک ضروریات دین ،ان کا منکر بلکہ ان میں ادنیٰ شک کرنے والا بالیقین کافر ہوتا ہے ایسا کہ جو اس کے کفر میں شک کرے وہ بھی کافر ،دوم ضروریات عقائد اہل سنت ،ان کا منکر بد مذہب گمراہ ہوتا ہے،سوم وہ مسائل کہ علمائے اہل سنت میں مختلف فیہ ہوں ان میں کسی طرف تکفیر وتضلیل ممکن نہیں ،یہ دوسری بات ہے کہ کوئی شخص اپنے خیال میں کسی قول کو راجح جانے خواہ تحقیقاً یعنی دلیل سے اسے وہی مرجح نظر آیا خواہ تقلیداً کہ اسے اپنے نزدیک اکثر علما یا اپنے معتمد علیہم کا قول پایا"(۲)

مسئلۂ دائرہ میں یزید پلید کا معاملہ قسم سوم میں آتا ہے اور اس میں کسی کی تکفیر وتفسیق ممکن نہیں ،جیسا کہ فتاویٰ رضویہ کی مذکورہ بالا عبارت سے واضح و روشن ہے اور یہی بات قاسم نانوتوی نے بھی کی ہے چناں چہ مکتوبات شیخ الاسلام میں ہے:

"بر اصول اہل سنت حال یزید بہ نسبت سابق متبدل شود نزد بعض کافر شد و نزد

---

(۱) فتاویٰ رضویہ مترجم ،ج ۱۵،ص ۴۴۳۔

(۲) فتاویٰ رضویہ مترجم ،ج ۲۹،ص ۱۳۴ تا ۱۴۴۔

بعض کفر او متحقق نہ گشت ، اسلام سابق مخلوط بفسق لاحق شد ، اگر حضرت امام کافرش پنداشتند در خروج بر وچہ خطا کردند ، امام احمد رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ را ہمیں خاطر پسند خاطر افتاد مگر چناں کہ ممکن است کہ کفر کسے نزدیک متحقق شود ونزد دیگراں نہ شود ہم چنیں خروج برودرحق ایں وآں مختلف خواہد بود ، اتفاق در تکفیر و تفسیق وتعدیل وتجریح کسے از ضروریات دینی یا از بدیہات عقلی نیست''
یعنی اہل سنت وجماعت کے اصول پر یزید کی پہلی حالت بدل گئی بعض کے نزدیک وہ کافر ہو گیا اور بعض کے نزدیک اس کا کفر متحقق نہیں بلکہ اس کا پہلا اسلام فسق کے ساتھ مخلوط ہو گیا، اگر امام حسین نے اس کو کافر سمجھا تو اس پر خروج کرنے میں کیا غلطی کی؟ امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کو یہی بات پسند آئی چناں چہ ممکن ہے کہ کسی کا کافر ہونا ایک شخص کے نزدیک ثابت ہو اور دوسروں کے نزدیک ثابت نہ ہو اسی طرح اس پر خروج کرنے میں بھی اختلاف ہو جائے گا اور کسی کی تکفیر، تفسیق، تعدیل، تجریح وغیرہ پر اتفاق و اجماع ضروریات دینی یا بدیہات عقلی میں سے نہیں ہے۔(۱)

زید لکھتا ہے : **''پوری دنیا اور تاریخ میں ایک حنبلی نہیں جو یزید کو کافر کہتا ہو جب ان بریلویوں کے مطابق امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ یزید کو کافر جانتے تھے تو حنبلی بھی اسے کافر کہتے لیکن کوئی حنبلی یزید کی تکفیر کا قائل نہیں''** یہ بھی محض بے بنیاد اور بلا دلیل ہے جیسا کہ آغاز جواب میں ہم نے امام ربانی حضرت امام احمد بن حنبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا قول نقل کیا، اور بے شمار حنبلی علما کی کتابوں کا حوالہ پیش کیا اگر زید اپنے دعویٰ میں سچا ہوتا تو اس پر لازم تھا کہ اپنی بات کو کسی مستند حنبلی کا حوالہ پیش کرتا ورنہ اس طرح بے سر و پا باتیں کرنا اور ڈینگیں مارنا عقل مندوں، اہل دیانت و منصفین کا طریقہ نہیں یہ سراسر فتنہ وفساد پھیلانا ہے واللہ لا یحب المفسدین۔ واللہ تعالیٰ اعلم وعلمہ اتم واحکم۔

---

(۱) ج۱، ص ۲۵۸۔

## مآخذ ومصادر

| نمبر شمار | اسمائے کتب | مصنفین |
|---|---|---|
| 1 | قرآن مجید | منزل من اللہ تعالیٰ علی رسولہ الاعلیٰ |
| 2 | کنز الایمان | اعلیٰ حضرت امام احمد رضا محقق بریلوی |
| 3 | الصواعق المحرقۃ | امام شہاب الدین احمد بن حجر مکی شافعی |
| 4 | شرح العقائد مع جمع الفرائد | علامہ سعد الدین تفتازانی |
| 5 | منح الروض الازہر | سلطان محمد علی معروف بہ ملا علی قاری |
| 6 | الرد علی المتعصب | علامہ عبد الرحمٰن بن علی جوزی حنبلی |
| 7 | شذرات الذہب | امام عبد اللہ بن اسعد یافعی |
| 8 | شرح الشفاء | امام ملا علی قاری |
| 9 | احیاء علوم الدین | امام محمد بن محمد غزالی شافعی |
| 10 | تکمیل الایمان | شیخ شاہ عبد الحق محدث دہلوی |
| 11 | مکتوبات | امام ربانی مجدد الف ثانی |
| 12 | احسن الوعاء | علامہ نقی علی خاں |
| 13 | تاریخ الخلفاء | خاتم الحفاظ امام جلال الدین سیوطی |
| 14 | رد المحتار علی الدر المختار | علامہ ابن عابدین شامی |
| 15 | فتاویٰ رضویہ | امام احمد رضا محدث بریلوی |
| 16 | بہار شریعت | صدر الشریعہ علامہ مفتی محمد امجد علی اعظمی |

| | | |
|---|---|---|
| 17 | فتاوی بحر العلوم | بحر العلوم علامہ مفتی عبد المنان اعظمی |
| 18 | فتاویٰ فیض الرسول | فقیہ ملت مفتی جلال الدین امجدی |
| 19 | حبیب الفتاویٰ | عمدۃ المحققین علامہ مفتی حبیب اللہ اشرفی |
| 20 | فتاویٰ شارح بخاری | شارح بخاری مفتی شریف الحق |
| 210 | فتاویٰ بریلی شریف | مفتی عبد الرحیم نشتر فاروقی |
| 22 | ملفوظ شریف | اعلیٰ حضرت امام احمد رضا |
| 23 | اخبار مکہ | امام محمد بن عبد اللہ مکی ازرقی |
| 24 | شرح السنۃ | امام محی السنۃ حسین بن مسعود بغوی شافعی |
| 25 | الروض الباسم | امام محمد بن ابراہیم الوزیر الحسنی |
| 26 | حجۃ اللہ البالغۃ | شاہ ولی اللہ محدث دہلوی |
| 27 | سر الشہادتین | شاہ عبد العزیز محدث دہلوی |
| 28 | الخیرات الحسان | امام شہاب الدین احمد بن حجر مکی شافعی |
| 29 | مناقب الامام ابی حنیفۃ | امام محمد بن احمد بن عثمان ذہبی |
| 30 | مناقب ابی حنیفۃ | امام موفق بن احمد مکی |
| 31 | العرف الشذی | محمد انور شاہ کشمیری |
| 32 | فتاویٰ رشیدیہ | رشید احمد گنگوہی |
| 33 | شہید کربلا اور یزید | قاری محمد طیب مہتمم دار العلوم دیوبند |
| 34 | مکتوبات شیخ الاسلام | قاسم نانوتوی بانی دار العلوم دیوبند |

# **Tajushsharia Academy** ke membaraan

| SL | Name | Address |
|---|---|---|
| 1 | Arif Hussain ghausi | Lalpur patti,Rampur,u,p |
| 2 | Maulana Arif raza noori sahab | Pili bheet shareef,u,p |
| 3 | Maulana Farooque sahab | Mumbai,Maharashtara |
| 4 | Maualana Muhammad Hussain sahab | Jamnagar,Gujarat |
| 5 | Maulana Jabir raza sahab | Veravel,Gujarat |
| 6 | Maulana Shah nawaz sahab | Dehli |
| 7 | Hafiz Muhammad Amir raza sahab | Madnapur,bareilly shareef |
| 8 | Maualana Shakir Hasan sahab | Hubli,karnatka |
| 9 | Maulana Anees raza sahab | Jammu Kashmir |
| 10 | Maulana Sabir raza sahab | Bihar |
| 11 | Hafiz Afroz sahab | Bihar |
| 12 | Maulana Arif Raza sahab | Motihari,bihar |
| 13 | Ilyas sahab | Kutyana,Gujarat |

| | | |
|---|---|---|
| **14** | imtiyaz sahab | Kutyana,Gujarat |
| **15** | AdHameed,sahab | Kutyana,Gujarat |
| **16** | Abdulqadir,sahab | Kutyana,Gujarat |
| **17** | Anees sahab | Kutyana,Gujarat |
| **18** | Jafar sahab | Kutyana,Gujarat |
| **19** | Asvad sahab | Kutyana,Gujarat |
| **20** | ismael sahab | Lalpur patti,Rampur,u,p |
| **21** | Arshad sahab | Kutyana,Gujarat |

# گستاخ امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ امام اہل سنت کی نظر میں

اعلیٰ حضرت امام احمد رضا قدس سرہ تحریر فرماتے ہیں:

"اہل سنت کے عقیدہ میں تمام صحابۂ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کی تعظیم فرض ہے اور ان میں سے کسی پر طعن حرام اور ان کے مشاجرات میں خوض ممنوع، حدیث میں ارشاد "اذاذکر اصحابی فامسکوا"، رب عزوجل کہ عالم الغیب والشہادۃ ہے اس نے صحابۂ سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی دو قسمیں فرمائیں مومنین قبل الفتح، جنھوں نے فتح مکہ سے پہلے راہ خدا میں خرچ و جہاد کیا اور مومنین بعد الفتح، جنھوں نے بعد کو فریق اول کو دوم پر تفضیل عطا فرمائی کہ "لَا يَسْتَوِي مِنْكُمْ مَّنْ اَنْفَقَ مِنْ قَبْلِ الْفَتْحِ وَ قَاتَلَ اُولٰٓئِكَ اَعْظَمُ دَرَجَةً مِّنَ الَّذِيْنَ اَنْفَقُوْا مِنْ بَعْدُ وَ قَاتَلُوْا" اور ساتھ ہی فرمادیا "كُلًّا وَّعَدَ اللّٰهُ الْحُسْنٰى" دونوں فریق سے اللہ نے بھلائی کا وعدہ فرمالیا اور ان کے افعال پر جاہلانہ نقطہ چینی کا دروازہ بھی بند فرمایا کہ ساتھ ہی ارشاد ہوا "وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِيْرٌ" اللہ کو تمھارے اعمال کی خوب خبر ہے، یعنی جو کچھ تم کرنے والے ہو وہ سب جانتا ہے بایں ہمہ تم سب سے بھلائی کا وعدہ فرماچکا، خواہ سابقین ہو یا لاحقین اور یہ بھی قرآن عظیم سے ہی پوچھ دیکھیے کہ مولیٰ عزوجل جس سے بھلائی کا وعدہ فرماچکا اس کے لیے کیا ہے فرماتا ہے "اِنَّ الَّذِيْنَ سَبَقَتْ لَهُمْ مِّنَّا الْحُسْنٰى-اُولٰٓئِكَ عَنْهَا مُبْعَدُوْنَ لَا يَسْمَعُوْنَ حَسِيْسَهَا وَ هُمْ فِيْ مَا اشْتَهَتْ اَنْفُسُهُمْ خٰلِدُوْنَ لَا يَحْزُنُهُمُ الْفَزَعُ الْاَكْبَرُ وَ تَتَلَقّٰىهُمُ الْمَلٰٓئِكَةُ، هٰذَا يَوْمُكُمُ الَّذِيْ كُنْتُمْ تُوْعَدُوْنَ" بے شک جن سے ہمارا وعدہ بھلائی کا ہو چکا وہ جہنم سے دور رکھے گئے ہیں، اس کی بھنک تک نہ سنیں گے اور وہ اپنی من مانتی مرادوں میں ہمیشہ رہیں گے، انہیں غم میں نہ ڈالے گی بڑی گھبراہٹ، فرشتے ان کی پیشوائی کو آئیں گے یہ کہتے ہوئے کہ یہ ہے تمہارا وہ دن جس کا تم سے وعدہ تھا۔ سچا اسلامی دل اپنے رب عزوجل کا یہ ارشاد عام سن کر کبھی کسی صحابی پر نہ سوئے ظن کر سکتا ہے نہ اس کے اعمال کی تفتیش، بفرض غلط کچھ بھی کیا تم حاکم ہو یا اللہ (تعالیٰ)؟ تم زیادہ جانو یا اللہ (تعالیٰ)؟ انتم اعلم ام اللہ (تعالیٰ)؟ دلوں کی جاننے والا سچا حاکم یہ فیصلہ فرماچکا کہ مجھے تمہارے سب اعمال کی خبر ہے، میں تم سے بھلائی کا وعدہ فرماچکا اس کے بعد مسلمان کو اس کے خلاف کی گنجائش کیا ہے؟

[فتاویٰ رضویہ قدیم، ج:۱۱، ص: ۶۴-۶۵]